عقائد اہل سنّت قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

آئیے قرآن سمجھیں

مؤلف

ابو تراب مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی

والضحیٰ پبلی کیشنز

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ
"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر" ۱۳۶۹

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی ایک زبان ہوکر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کرپائے؟ یہ ممکن ہی نہیں! اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

عقائد اہلسنّت قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

مؤلف

ابوتراب مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی

داتا دربار مارکیٹ لاہور 0300-7259263

کتاب	آیئے قرآن سمجھیں!
مصنف	علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری
ناشر	**والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور**
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر: ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
تاریخ اشاعت	ربیع الثانی 1434ھ/ مارچ 2013ء
تعداد	1100
قیمت	220 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ: مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز: فیصل آباد، لاہور — **دار الاسلام**: داتا دربار مارکیٹ، لاہور

مکتبہ بہارِ شریعت: دربار مارکیٹ، لاہور — انوار الاسلام: چشتیاں، بہاول نگر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل: کراچی — رضا بک شاپ: گجرات

اسلامک بک کارپوریشن: راول پنڈی — مکتبہ شمس و قمر: بھاٹی چوک، لاہور

مکتبہ قادریہ: لاہور، گجرات، کراچی، گوجراں والا — مکتبہ اہل سنت: فیصل آباد، لاہور

مکتبہ امام احمد رضا: لاہور، راول پنڈی — نظامیہ کتاب گھر: اُردو بازار، لاہور

ہجویری بک شاپ: گنج بخش روڈ، لاہور — ضیاء القرآن پبلی کیشنز: لاہور، کراچی

احمد بک کارپوریشن: راول پنڈی — مکتبہ برکات المدینہ: کراچی

مکتبہ درسِ نظامی: پاک پتن شریف — علامہ فضل حق پبلی کیشنز: لاہور

فہرست

❁❁❁❁

عرضِ مؤلف

قرآن پاک وہ عظیم الشان کتابِ الٰہی ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود رب عزوجل نے لیا یہی وجہ ہے کہ الحمد للہ! آج تک یہ کتاب محفوظ ہے اور اس میں کسی قسم کا ردو بدل نہ ہو سکا اور نہ ہو سکے گا مگر افسوس کہ اسلام دشمن عناصر نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے اس کے تراجم میں ایسی تبدیلیاں کرنا شروع کر دیں جس نے بھولے بھالے مسلمانوں کو عقائد اسلامیہ سے متعلق مشکوک وشبہات اور غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امت محمدیہ میں افتراق وانتشار کا دروازہ کھل گیا۔

اہل علم وفہم حضرات اس دلخراش اور روح فرسا حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ امت محمدیہ ﷺ جسے "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا" کا حکم دیا گیا افتراق وانتشار کے بھڑکتے شعلوں کی نذر ہوگئی خود غرض و بدخواہ اسلام دشمن عناصر کی اس بھڑکائی ہوئی آگ میں یہ امت جھلس کر اپنی شناخت کھو بیٹھی۔ فرقہ واریت کے خلاف ہر دور میں اسلام مخلص لوگوں نے آواز اٹھائی اور

امت میں پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور قرآن و حدیث کو معیار بنا کر اس کی روشنی میں غفلت و جہالت کی تاریکی دور کرنے کی کوشش کی۔

یقین بالیقین قرآن عظیم لوگوں کی رہنمائی اور ان کی حقیقی فلاح و کامرانی کا موثر ذریعہ ہے چنانچہ ہر عہد میں ہی ملت اسلامیہ کے مجاہدوں نے معاشرے میں پھیلے انتشار وافتراق کی فضا کو ساز گار بنانے کیلئے قرآن عظیم کے فیض بے پایاں کو عام کیااور عقل سلیم کو غور و فکر کرنے کی دعوت دی کہ ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھرنے کے اسباب کیا ہیں اور اسے کس طرح یکجا کیا جائے اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو عقائد اسلامیہ کے متعلق شکوک و شبہات اور غلط فہمیوں کے دلدل سے نکال کر راہ ہدایت پر لایا جائے اور اسلام دشمن عناصر کی عقائد و اعمال سے متعلق کی ہوئی غلط رہنمائی اور غلط پروپیگنڈے کے باعث حقیقت پر جو پردے پڑ گئے وہ کیونکر اٹھائے جائیں اور حقیقت آشکار کی جائے۔

چنانچہ ملت اسلامیہ کے بگڑتے ہوئے عقائد و اعمال اور ان کی اصلاح کے لئے کی گئی اسلاف کی انتھک کوششوں کو دیکھتے ہوئے فقیر حقیر کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ اس معاملے میں قرآن عظیم ہی سے مدد لی جائے جو کتاب ہدایت ہے لہذا عقائد اسلامیہ سے متعلق آیات قرآنیہ ایک جگہ

جمع کرنے کا ارادہ کیا تاکہ اس کتاب مقدس کو صحیح طور پر سمجھا جا سکے اور اس کی روشنی میں عقائد اسلامیہ کے بارے میں صحیح طور پر واقفیت ہو سکے اور عقائد حقہ و ذہنوں میں راسخ کیا جا سکے۔

چنانچہ فقیر حقیر کی ایک ادنیٰ ترین کوشش بنام "آیئے قرآن سمجھیں" پیش خدمت ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں عقائد اسلامیہ یعنی عقائد اہلسنت صرف قرآن مجید سے ہی تحریر کئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں آسان اور عام فہم آیات قرآنیہ کا انتخاب کیا گیا تاکہ بآسانی سمجھا جا سکے اور ان کے ذریعے عقائد حقہ یعنی عقائد اہلسنت ذہن نشین ہو سکیں ہر آیت مبارکہ کے بعد آسان و سلیس انداز میں مختصراً تشریح بھی بیان کر دی گئی تاکہ آیت کو ہر پہلو سے سمجھنا آسان ہو جائے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے پیاروں کے صدقے و طفیل اس کوشش کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

☆☆☆☆☆☆

باب نمبر:1

قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث پر عمل بھی حق ہے

1۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚۖ

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کہ اسے (ایمان) نہ پھیرو (منہ نہ موڑو) (پارہ۹: الانفال)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے مسلمانوں کے لئے نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کا مرکز اطاعت ہونا واضح طور پر ثابت ہو گیا لہذا اس اعتبار سے اب نبی کریم ﷺ کا ہر حکم ہمارے لئے اسی طرح واجب الاطاعت ہے جس طرح قرآن کریم کا حکم ہمارے لئے واجب الاطاعت ہے کیونکہ آپ ﷺ کا حکم بھی بالواسطہ اللہ عزوجل ہی کا حکم ہے لہذا معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت سے پھرنا درحقیقت اللہ عزوجل سے پھرنا ہے۔ لہذا وہ لوگ جو حدیث کے انکاری

ہیں۔ جیسے چکڑالوی، اہل قرآن وغیرہ اس آیت مبارکہ کو غور سے پڑھیں اور حدیث کی اہمیت پر غور کریں کہ آپ ﷺ کے احکام و فرامین، اعمال و افعال اور آیات قرآن کی تشریحات و مرادات سے باخبر ہونے کا واحد ذریعہ احادیث نبویہ ہیں لہذا اس سے انکار گمراہی و محرومی ہے۔

2۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا (کفار کے دلوں سے تمہاری ہیبت) جاتی رہے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پارہ۹: الانفال)

آیئے قرآن سمجھیں۔

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے بھی اللہ عزوجل کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے حکم کی وضاحت ہوتی کہ آپ میں نااتفاقی پیدا نہ ہونے کا سبب اطاعت رسول ﷺ ہے اور اطاعت رسول ﷺ جب ہی ممکن ہے جب ہم آپ ﷺ کے اقوال و افعال مبارکہ سے واقف ہوں لہذا احادیث مبارکہ کے ذریعہ ہم بخوبی آپ ﷺ کے احکام و فرامین سے واقف ہو کر اطاعت رسول بجالا سکتے ہیں لہذا جو احادیث کا ہی انکار کر دے وہ قرآن

کے اس حکم پر عمل سے محروم اور اللہ عزوجل کے غضب کا حقدار ہے۔

3۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کر بیٹھیں) تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر (جسمانی یا قلبی طور پر) ہوں اور پھر اللہ سے (تمہارے وسیلے سے) معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے (اللہ سے ان کے لیے معافی چاہے) تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (گناہ بخشنے والا) پائیں (پارہ۵: النساء)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے ہر قول کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ اور یہ اطاعت کا حکم کوئی نیا نہیں بلکہ دنیا میں جس قدر رسول بھی آئے ان سب کی امتوں کو اس کی اطاعت کا حکم تھا لھذا ہمارا دنیا میں آنا نبی ﷺ کی فرمانبرداری کے لئے ہے اور یہ فرمانبرداری بحکم پروردگار ہے جیسی اطاعت رب تعالی کی چاہیے ویسی ہی نبی ﷺ کی بھی۔ اور نبی ﷺ کی

جن احکامات کی اطاعت کا ہمیں حکم دیا جارہا ہے ان احکامات کے مجموعہ کا نام مجموعہ احادیث ہے لہذا احادیث کا انکار کرنے والا گویا اطاعت رسول ﷺ کا منکر ہے۔

4۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(پارہ ۳: آل عمران)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو نبی کریم ﷺ کی اتباع ضروری ہے جو آپ ﷺ کا اتباع کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کا محبوب بن جاتا ہے نبی کریم ﷺ کی اطاعت واتباع کے بغیر احکام الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیات قرآنی کا منشاء و مراد سمجھنا ممکن ہی نہیں لہذا لا محالہ احادیث مبارکہ بھی احکام شرع کا ماخذ قرار پائیں گے کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے فرامین اور قرآن احکامات کی تشریحات سے باخبر ہونے کا واحد معتبر ذریعہ ہیں۔ لہذا احادیث پر عمل ہی اتباع رسول ﷺ ہے اور اتباع رسول ﷺ

دراصل قرآنی تعلیمات پر عمل ہے نبی کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ہمارے ایمان کے اصلی و نقلی ہونے کی کسوٹی ہے جس درجہ کی کامل اطاعت وفرمانبرداری ہوگی اسی درجہ کا ایمان اور اسی درجہ کی محبوبیت حاصل ہوگی چنانچہ احادیث کا انکار احکام الٰہی سے روگردانی ہے چاہیے کہ فتنہء انکار حدیث میں مبتلا ہونے سے خود کو بچائیں۔

5۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان:

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس (حکم کو قبول کرنے) سے رکاوٹ (تردد) نہ پائیں اور جی (خوش دلی) سے مان لیں (پارہ:۵النساء)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو گیا نبی کریم ﷺ کے سارے فیصلے ہمارے لئے حق اور واجب العمل ہیں اور انہیں دل سے ماننا ہم پر واجب اور ان کے فیصلوں پر اعتراض کرنا یا زبان طعن دراز کرنا کفر وارتداد ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے اپنے تمام تر معاملات میں سنت نبوی

ﷺ کو پیش نظر رکھے چنانچہ اس کے لئے ضروری ہے کہ علم حدیث سے پوری طرح واقفیت ہو کہ فتنہ انکار حدیث کا بہت بڑا سبب علم حدیث سے ناواقفیت ہے۔ ہمارے نبی ﷺ صاحب شریعت رسول ہیں اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی وضاحت و تفصیلات جاننے کیلئے آپ ﷺ کے ارشادات وفرمودات ہی واحد مدد گار ہیں جنہیں ہم احادیث مبارکہ کا نام دیتے ہیں۔ لہذا احادیث سے واقفیت اور اس پر عمل ہی سے اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے۔ احادیث کا ہی انکار کر دیا جائے تو پھر اطاعت رسول ممکن ہی نہ رہے گا لہذا معلوم ہوا کہ شریعت پر عمل اور اپنے دینی و دنیاوی معاملات میں نبی کریم ﷺ کے فیصلوں پر عمل پیرا ہونے کے لئے لازمی وضروری ہے کہ احادیث مبارکہ کو پیش نظر رکھا جائے صرف اپنی انکل یا ناقص سمجھ بوجھ سے اپنے دینی و دنیاوی معاملات نبٹانا جہالت و گمراہی ہے۔

6۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (مسلمان حکمران) ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے

اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو (شرعی فیصلہ کرو) اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا،پارہ ۵ النساء

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ساتھ اس کے رسول ﷺ کا حکم ماننے کا قرآن میں صاف صاف حکم فرمادیا گیا کہ کسی بھی مسئلے میں کوئی اختلاف ہو یا کوئی معاملہ درپیش ہو تو قرآن و حدیث سے اس مسئلے یا معاملے کو حل کرو کیونکہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے احادیث مبارکہ کی مدد لینا لازمی ہے کہ اس کے بغیر قرآنی احکام کو سمجھنا اور اس کی تفصیلات کو جاننا ناممکن ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ احادیث کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے اس کا انکار گمراہی ہے لہذا معلوم ہوا کہ حدیث کا قرآن سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ حدیث کے بغیر قرآن پر عمل ممکن ہی نہیں لہذا اللہ عزوجل کی اطاعت کیلئے لازم ہے کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور رسول کی اطاعت کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کی تفصیلات جاننا بے حد ضروری اور تفصیلات صرف اور صرف احادیث مبارکہ سے ہی مل سکتی ہیں۔ لہذا ایک اسلامی زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ حدیث کو لازماً تھامے رکھا جائے ورنہ نہ اطیعوا اللہ پر عمل ہو گا اور نہ اطیعوا الرسول پر۔ احادیث کا انکار کرنے والے ان دونوں احکام پر عمل سے محروم ہیں۔

7۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق (ظاہر و باطن کے سچے) اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، پارہ ۵: سورۃ النساء

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی اطاعت کے ساتھ اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی لازم ہے یعنی فرض کے ساتھ سنت پر عمل ضروری ہے قرآن کیساتھ حدیث بھی ضروری ہے جیسا کہ من یطع اللہ والرسول سے معلوم ہوا۔ لہذا معلوم ہوا کہ اللہ کے ساتھ ساتھ اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ایمان میں پختگی پانے اور اچھوں کیساتھ حشر ہونے کا سبب ہے۔ چنانچہ چاہیے کہ مسلمان کی نگاہ حدیث پر ہو اگر ایسا ہو گیا تو اس آیت میں داخل ہو جائیگا اللہ نصیب کرے۔

8۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان:

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے (اطاعت سے) منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو (اعمال کا ذمہ دار بنا کر) نہ بھیجا پارہ:۵ سورۃ النساء

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر حال میں لازم ہے اقوال و افعال ہر طرح آپ کا فرمان واجب العمل ہے خواہ آپ ﷺ کا حکم سمجھ میں آئے یا نہ آئے کسی مسلمان کو چون چرا کرنے کی گنجائش نہیں کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے ہر حکم کی پیروی کا حکم دیا اور آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا یعنی اللہ عزوجل کی اطاعت اور قرآن مجید پر عمل صرف آپ ﷺ کی پیروی سے ہی ہو سکتے ہیں کہ براہ راست نہ کوئی رب کی اطاعت کر سکتا ہے اور نہ قرآن مجید پر عمل کر سکتا ہے۔ اسلام کے احکام ہمیں نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوئے ورنہ ہمیں خبر نہ تھی کہ کون سی عبادت کیسے کریں اور کون سا معاملہ کس طرح نبٹائیں احادیث مبارکہ ہی ذریعے اللہ عزوجل کی اطاعت اور قرآنی احکام پر عمل ممکن ہے بغیر احادیث کے عمل ناممکن۔ آپ ﷺ کی اطاعت احادیث پر عمل جیسے اللہ عزوجل کی اطاعت ممکن ہے۔ تفسیر نعیمی میں اس بات کو یوں سمجھایا گیا کہ رب تعالیٰ غیب الغیوب ہے جسے کسی نے آج تک نہ دیکھا سوائے

نبی کریم ﷺ کے اور آپ ﷺ شاہد و مشاہد ہیں غائب کی اطاعت مشاہد کے ذریعے ہو سکتی ہے دیکھو رب کو سجدہ کرنا ہو تو کعبہ کی طرف کرو کہ رب غیب ہے کعبہ مشاہد یونہی رب کی اطاعت کرنا ہو تو نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرو کہ آپ ﷺ کعبہ ایمان ہیں دوسرے یہ کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت اقوال و اعمال اور افعال ہر چیز میں کی جائے گی اللہ عزوجل کی اطاعت اقوال و احکام میں بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ مجمل ہیں جب آپ ﷺ شرح کریں تو ان پر عمل ہو تیسرے یہ کہ اللہ عزوجل کے ہاں اجمال ہے اور نبی کریم ﷺ کے ہاں شرح تفصیل۔ متن کی سمجھ شرح سے ہوتی ہے اجمال پر عمل تفصیل کے بعد ہوتا ہے یہ آیت مبارکہ منکرین حدیث کے لئے موت ہے کہ وہ انکار حدیث بھی کرتے ہیں پھر اللہ عزوجل کی اطاعت کا دعویٰ بھی۔

9 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل (کفر یانفاق سے) باطل (ضائع) نہ کرو پارہ ۲۶: سورۃ محمد

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث کے احکام ماننا بھی فرض ہیں کیونکہ اطاعت رسول ﷺ کا علیحدہ حکم

دیا گیا اور اطاعت رسول ﷺ کا یہ حکم آپ ﷺ کی صرف ظاہری حیات تک کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے کیونکہ اگر معاذاللہ اس حکم الہی کو رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہری کے ساتھ خاص کر دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ قرآن و اسلام پر عمل کرنے کا زمانہ بھی رسول خدا ﷺ کی حیات ظاہری تک ہی محدود ہے اس لئے کہ رسول ﷺ کے فرمودات کی اطاعت اور ان افعال کی پیروی لازم ہی اس لئے تھی کہ بغیر اس کے قرآن و اسلام کی تفصیلات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ممکن ہی نہ تھا لیکن جب قرآن اسلام پر عمل درآمد کا حکم قیامت تک کے لئے ہے تو ثابت ہوا کہ رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کا حکم بھی قیامت تک کے لئے ہے۔ اور جب قرآن ہم سے اطاعت رسول کا طالب ہے تو لازما ہمارے سامنے احکام رسول ﷺ کا ہونا بھی ضروری ہے لہذا یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ رسول ﷺ کے احکام سے وہ احکام مراد نہیں جو قرآن میں وارد ہوئے کیونکہ مذکورہ آیت میں اللہ کی اطاعت کا اور رسول کی طاعت کا الگ الگ حکم دیا گیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ رسول ﷺ کے جن احکامات کی اطاعت کا ہمیں حکم دیا گیا وہ قرآنی احکام نہیں بلکہ رسول ﷺ کے احکام و ارشادات اور قرآن و اسلام کی تشریحات اور تفصیلات کا مجموعہ، مجموعہ احادیث ہے لہذا مذکورہ بالا آیت کریمہ سے احادیث کی دینی ضرورت اور اس کی اسلامی حیثیت بخوبی واضح ہو گئی حدیث کا انکار وہی کر سکتا ہے جو اطاعت

رسول کا منکر ہو اللہ ایسوں کی صحبت سے بچائے۔

10 قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں (اطاعت سے) تو اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے کافر (پارہ ۳ سورۃ آل عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے حکم واطاعت سے سرتابی کرنے والا مسلمان کہلانے کے لائق نہیں ہر شخص کو نبی ﷺ کی اطاعت ضروری ہے یعنی جس طرح قرآن کے ذریعے ہم تک پہنچنے والے احکام ہمارے لئے واجب الاطاعت ہیں اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ہر حکم بھی ہمارے لئے واجب الاطاعت ہے کیونکہ نبی ﷺ کا حکم بھی بالواسطہ اللہ عزوجل ہی کا حکم ہے۔ لہذا جو اللہ عزوجل کی اطاعت کا دعویٰ کرے اور حدیث کا انکار کرے وہ بشہادت قرآن جھوٹا ہے کہ حدیث پر عمل ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے لہذا منکرین حدیث اس طاعت سے خارج۔

11 وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، اور اللہ سے ڈرو (رسول کی مخالفت نہ کرو) بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے

(پارہ ۲۸ سورۃ الحشر)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ فتنہ انکار حدیث کی رد میں بہترین دلیل ہے کہ یہاں ہر مسلمان کو حکم ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے احکامات کی پابندی ضروری ہے ان تمام احکام رسالت کو اپنی سرآنکھوں پر رکھ کر عمل پیرا ہوں اور بلا چون وچرا اپنے نبی ﷺ کی بات مانتے چلے جائیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ نبی ﷺ کے جن احکامات کو ماننے کا حکم ارشاد فرمایا جارہا ہے وہ احکام کہاں ہیں اس کا جواب یہی ہے کہ نبی ﷺ کے اقوال وافعال اور کوائف واحوال کو جن مقدس ہستیوں نے براہ راست ملاحظہ فرمایا انہوں نے روایت فرمانے اور تمام تر اقوال واحوال کو جمع کرنے کا اہم فریضہ انجام دیا جو مجموعہ احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے آیا اور یہ مجموعہ احادیث ہی واحد ذریعہ ہے جو ہمیں نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک کے تمام تر شعبہ اور احکام وتعلیمات کی خبر دیتا ہے لہذا اس کا انکار احکام اسلامیہ کی اطاعت سے محرومی ہے۔

12 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ

ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (یہ پیروی) اس کے لیے (ہے) کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید (ایمان) رکھتا ہو اور اللہ کو (ہر حال میں) بہت یاد کرے (پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو اتباع رسول ﷺ کی ترغیب دلائی گئی۔ احکام شریعت کا پہلا سرچشمہ قرآن عظیم ہے کہ وہ کتاب اللہ ہے اور قرآن ہی کی ہدایت کے مطابق مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی اتباع لازم ہے مگر آپ ﷺ کی اتباع جب ہی ممکن ہے جب ہمیں آپ ﷺ کے افعال واعمال کی تشریحات اور احکام وفرامین کی تفصیلات معلوم ہوں۔ لہٰذا لامحالہ حدیث بھی اس لحاظ سے احکام شرع اور نبی ﷺ کی اتباع کا ماخذ قرار پائی گئی چنانچہ حدیث کی اہمیت کا انکار جہالت و گمراہی ہے۔

باب نمبر:2

''اللہ عزوجل جھوٹ سے پاک ہے''

1 اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی (کہ وہ جھوٹ سے پاک ہے) (پ۵۔النساء)

''آئیے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اللہ عزوجل جھوٹ سے پاک ہے اور تمام سچوں سے زیادہ سچا ہے اسکا سچا ہونا واجب بالذات ہے۔ یہ عقیدہ عین ایمان ہے جسکا یہ عقیدہ نہیں اسکا ایمان نہیں۔ جو یہ کہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے وہ خود سب سے بڑا جھوٹا بے دین ہے۔

2 وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ﴿۱۲۲﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی ہے کہ (عنقریب) ہم

انہیں (جنت کے) باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام (کامیابی)

(پ ۵۔ النساء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں بھی اللہ عزوجل نے صاف صاف ارشاد فرمایا دیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لہٰذا ہر مسلمان کا یہ ہی عقیدہ ہونا چاہیئے کہ اللہ عزوجل جھوٹ سے پاک ہے اسکا ہر وعدہ سچا ہے وہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ لہٰذا جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزوجل جھوٹ بول سکتا ہے اسکا ایمان سلامت نہیں۔

3 رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے رب ہمارے بیشک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن (قیامت) کے لئے جس میں کوئی شبہ نہیں بیشک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا (وعدہ کے خلاف نہیں کرتا) (پ ۳۔ ال عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہوا کہ وعدہ خلافی یعنی

جھوٹ الہ بر حق ہونے کے منافی ہے یعنی اللہ وہ ہی ہے جو وعدہ خلافی نہ کرے اللہ عزوجل وعدہ خلافی سے پاک ہے اسکا ہر وعدہ سچا ہے بے شک وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لہٰذا جو خدا میں جھوٹ کا امکان مانے وہ الوہیت کا انکار کرتا ہے جبکہ حق یہ ہے اللہ کا ہر وعدہ سچا ہے اسمیں خلاف کا احتمال ہی نہیں۔

4 رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے رب ہمارے! اور ہمیں دے وہ جس (بھلائی) کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا، (پ ۴ ال عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے وعدے سچے ہیں انکے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ وعدہ خلافی جھوٹ ہے اور جھوٹ عیب ہے اور اللہ عزوجل تمام عیبوں سے پاک ہے۔ جسطرح اللہ عزوجل کا شریک ایسے ہی اسکا جھوٹ بولنا یا وعدہ خلافی کرنا بھی ممکن نہیں۔

باب نمبر3

''انبیاء علیہم السلام کا علم غیب''

1 وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کا علم دینے کے لیے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے. (پ ۴۔ آل عمران)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کا پتا دے رہی ہے کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم اسلام کو علم غیب عطا فرمانے کا ذکر فرمارہا ہے آیت سے ظاہر ہے کہ علم تو اللہ عزوجل نے اپنے تمام ہی نبیوں کو عطا فرمایا مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ اپنے محبوب ترین رسول جسے رسولوں اور نبیوں کا سردار بنایا اُسے علم غیب عطا نہ فرمایا کہ افعال واقوال اور دلی حالات و کیفیت ایمان و کفر اور درجات و

مراتب سے باخبر ہوتے ہیں تو جب تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے علم کا یہ حال ہے تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کا کیا پوچھنا۔ یقیناً نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ عزوجل نے علم غیب عطا فرمایا لہذا ہر مسلمان کا اسی پر ایمان ہے نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا انکار کافروں اور منافقوں کا طریقہ ہے۔

2 وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری (قرآن و احکام شریعت) اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے (تمام علوم غیبیہ) اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (پ ۵ النساء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ جانتے تھے۔ یہاں وعلمک مالم تکن تعلم میں شرع امور دین و علوم غیبیہ دلوں کے ارادے نیتیں اگلی پچھلی خبریں حالات و واقعات لوگوں کے احوال و افعال و اقوال اور انکا انجام سب ہی کچھ داخل ہیں۔ یہاں جاننے کی کوئی قید نہیں لگائی گئی

نہ کوئی حد بتائی گئی بلکہ فرمادیا گیا کہ جو کچھ تم نہ جانتے تھے وہ سب کچھ سکھادیا لہٰذا!
یہاں سارے ہی علوم غیبیہ مراد ہیں اور یہ اللہ عزوجل کا بڑا ہی خاص فضل ہے جو
اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر فرمایا۔

3 مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا (کچھ نہ چھوڑا) پھر اپنے رب کی
طرف (حساب کے لیے) اٹھائے جائیں گے (پ ۷ الانعام)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ قرآن کریم وہ مکمل و جامع کتاب ہے جسمیں تمام اشیاء کا
بیان ہے ہر خشک و تر کا بیان ہے اور یہ کتاب تمام علوم کی جامع ہے امام موسیٰ
فرماتے ہیں کہ اولین آخرین کے سارے علوم قرآن مجید میں ہیں تفسیر روح
المعانی میں اس آیت مبارکہ کے ضمن میں فرمایا کہ یہاں من شئی میں کوئی قید
نہیں یعنی قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے قرآن میں جہاں یہ معلوم ہوا کہ کوئی
چیز ایسی موجود نہیں جو قرآن میں بیان نہ کی گئی ہو وہیں یہ بھی بتایا گیا کہ الرحمٰن
علم القرآن یعنی رحمٰن نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سارا قرآن
سکھادیا تواب نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
اول سے آخر تک کے تمام علوم عطا فرمادیئے اور کوئی خبر کوئی شئے خواہ دینی ہو

یا دنیاوی ایسی نہیں جسکا علم نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ ہو چنانچہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کا انکار کرے یا کم یا ناقص کہے وہ بے دین ہے۔

4. وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی (مخلوق) اپنی طرف سے بنالے (گھڑ لے) بے اللہ کے اتارے (بغیر اللہ کے نازل کیے) ہاں وہ اگلی (پہلی آسمانی) کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔(پ ۱۱ یونس)

''آئیے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ قرآن کریم کلام الٰہی ہے اسمیں گزشتہ زمانوں کی کتابوں کی مسائل و عقائد کی لوگوں کے افعال واحوال کی خبریں بھی موجود ہیں اور لوح محفوظ کے علوم غیبیہ کی بھی تفصیل موجود ہے تو جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا فرمادیا اسے اولین و آخرین کا علم عطا فرمادیا تو چونکہ قرآن کے مطابق جب اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآن کا علم عطا فرمادیا تو ثابت ہوا کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کل علم غیب عطا فرمادیا ایسا

کوئی قطرہ کوئی زرہ نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نگاہ نبوت سے پوشیدہ ہو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر ہر چیز کا علم دیا گیا۔

5 وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جس دن ہم ہر گروہ (امت) میں ایک گواہ (نبی) انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر (انکے ایمان و کفر کی) گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب (انبیاء و امتوں) پر شاہد (گواہ) بنا کر لائیں گے، اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن (تفصیلی) بیان ہے اور (یہ) ہدایت اور رحمت اور (جنت کی) بشارت (ہے) مسلمانوں کو (سورۃ نحل پارہ) 14

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ بھی نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کی دلیل ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گواہ اعظم بنایا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے امتی کے ہر ہر حال سے واقف ہیں جیسا کہ امام سدی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم کی پیدائش سے

پہلے مجھ پر تمام انسان اپنی صورتوں پر پیش کئے گئے میں نے سب کو جان لیا پہچان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا پھر منبر شریف پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ آج سے قیامت تک کی جو بات چاہو پوچھ لو تم جو بھی پوچھو گے ہم بتائیں گے۔ سبحان اللہ! یہ ہے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا علم کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے ہر شخص کے حال اسکے ایمان و کفر پرہیزگاری و گناہ گاری اچھی طرح جانتے ہیں ہر ایک کے ایمان و اعمال کے مدارج کو جانتے ہیں تب ہی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت میں سب کی گواہی دینگے جیسا کہ مذکورہ مالا آیت مبارکہ میں بیان ہوا۔

6 الرحمٰن٥علم القراٰن٥

ترجمہ آسان کنزالایمان

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ (پ ۲۷۔الرحمٰن)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم وسیع علم بخشا کیونکہ اللہ عزوجل نے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآن سکھایا جسمیں تمام علوم کی تفصیل موجود ہے۔ جب پڑھانے والا رب عزوجل اور پڑھنے والے محبوب رب اور جو کتاب پڑھی وہ کلام الٰہی تو پھر

علم مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کیا عالم ہو گا کہ یہ وسیع علم اللہ عزوجل کی خاص عطا ہے جسکی پیمائش یا مقدار کا اندازہ ممکن ہی نہیں جیسے آفتاب کا نور کہ اسکی پیمائش یا مقدار کا اندازہ ممکن ہی نہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کا احاطہ ممکن ہی نہیں لہٰذا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم میں کمی اور کجی نکالے وہ ہر گز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

7 عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ انکے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے۔ (پ۲۹۔الجن)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل اپنے خاص فضل و کرم سے اپنے نبیوں اور رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے لہٰذا اللہ عزوجل کے سب سے پسندیدہ و محبوب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھی علوم غیبیہ پر مکمل دسترس حاصل ہے۔ اب اگر کوئی نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرے وہ قرآن کا انکار کرتا ہے اور ساتھ ہی اللہ کے فضل اور اس کے کرم کا بھی انکار کرتا ہے ایسے شخص کو اپنی

ایمانی حالت اور اپنے ٹھکانے کا بخوبی اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ اسکا یہ گندہ عقیدہ جنت میں لے جانے والا ہے یا جہنم میں لے جانے والا۔

8 وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ عزوجل نے علم غیب عطا فرمایا ہے کیونکہ بخیل نہ ہونا یا سخی ہونا جب ہی اسکی صفت ہو سکتی ہے کہ جب اسکے پاس چیز ہو اور وہ لوگوں کو دیتا رہے بخیلی نہ کرے لہٰذا جب مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں فرمایا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غیب کا علم دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ علم غیب اپنے صحابہ کرام کو بھی عطا فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

9 . وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ، بیشک اگر تو انہیں (زندہ) رہنے دے گا تو (پھر یہ) تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کے اولاد ہو گی تو وہ بھی نہ ہو گی مگر بدکار بڑی ناشکر (پ۲۹۔ نوح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے نور نبوت سے آئندہ آنے والی نسلوں کی نیک بختی و بد بختی ایمان و کفر سے خبردار ہوتے جیسا کہ مذکورہ آیت میں نوح علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اب انکی پشت سے مومن پیدا نہ ہونگے یہ علوم خمسہ میں سے ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے انہیں عطا کیا جب نوح علیہ السلام کے علم کا یہ حال ہے تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کا کیا عالم ہو گا جو انبیاء علیہم السلام کے علم میں نقص نکالنے اور انکے علم کا انکار کرے وہ بہت ہی بڑا جاہل ہے۔

10 وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﳔ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا

تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف، یہ فرماتا ہو کہ میں تمہارے پاس (اپنی نبوت کی) ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی (اڑنے لگتی) ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور سفید داغ (برص) والے کو اور میں مُردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا (خبر دیتا) ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے (میری نبوت پر کھلی) بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو، (پ ۳ آل عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ علم غیب انبیاء علیہم السلام کا معجزہ ہے چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے اسے اللہ کی نشانی فرمایا مذکورہ آیت مبارکہ میں آپ علیہ السلام اپنے اسی معجزے یعنی علم غیب کا بھی ذکر فرما رہے ہیں کہ تم جو کچھ بھی کھاتے ہو یا جمع کرتے ہو میں سب بتا سکتا ہوں میں ہر ہر دانے ہر ہر لقمے کے بارے میں جانتا ہوں جو جس نے کھایا۔ اور یہ کہ تم نے کل کیا کھایا آج کیا کھاؤ

گے اور اگلے وقت کے لئے کیا کھانا تیار کر رکھا ہے میں سب جانتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام کی نگاہ دور نزدیک کھلی چھپی اندھیرے اجالے پس پردہ سب دیکھتی ہے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کے علم کا یہ عالم ہے تو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا علم کس قدر وسیع ہو گا۔ انبیاء کے علم کا انکار کفار کا طریقہ ہے الحمد اللہ مسلمان تو اپنے نبی کے علم کی شان اور رفعت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ جو انبیاء کے مطلقاً علم کو نہ مانے وہ مومن ہی نہیں۔

باب نمبر4

''انبیاء علیھم اسلام بے عیب اور معصوم ہیں''

1 اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا ﴿۶۵﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں، اور تیرا رب کافی ہے (ان کا) کام بنانے کو (کہ انھیں تجھ سے محفوظ رکھے)(پ ۱۵۔ نبی اسرآئیل)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک معصوم اور بے عیب ہیں نبوت کے لئے عصمت لازم ہے یعنی نبی کا گناہوں سے پاک ہونا لازم ہے لہٰذا اللہ عزوجل نے حضرات انبیاء علھیم السلام کو گناہوں سے پاک رکھا معصوم بنایا جو عظمت انبیاء کا انکار کرے یا حضرات انبیاء کے لئے گناہوں کی نسبت کرے وہ گمراہ ہے۔ چنانچہ آیت مبارکہ میں شیطان کو صاف بتا گیا کہ تو کچھ بھی کرے مگر میرے محبوبوں پر تیرا کچھ بس نہ چلے گالہذا یہ عقیدہ رکھنا ایمان کا تقاضا ہے کہ حضرات انبیاء علیھم السلام سے گناہوں کا صدور ممکن ہی نہیں وہ بے عیب اور معصوم ہیں۔

2 قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا، مگر (سوائے) جو ان میں تیرے چنے ہوئے (مخلص) بندے ہیں۔

(پ ۲۳۔ ص)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو رہا ہے کہ حضرات انبیاء اسلام گناہوں سے پاک ہیں اور شیطان لاکھ کوشش کرے ان سے گناہ اور کفر نہیں کروا سکتا مذکورہ آیت مبارکہ میں خود شیطان نے اس بات کا اقرار کیا کہ تیرے مخلص بندوں کو میں گمراہ نہیں کر سکتا تو جب عام مخلص بندے شیطان سے محفوظ رہتے ہیں تو حضرات انبیاء علیہم السلام بلا شک و شبہ گناہوں سے پاک معصوم بے عیب ہیں چنانچہ جو انبیاء علیہم السلام کو گناہ گار جانے وہ شیطان سے بھی بدتر ہے لہذا ایسے خبیث النفس لوگوں سے دور رہنے میں ہی ایمان کی سلامتی ہے۔

3 وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین (دین اسلام) اختیار کیا ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں. یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے. (پ ۱۲، یوسف)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! عصمت انبیاء پر کیسی پیاری دلیل ہے یعنی حضرات انبیاء علیہم السلام پر اللہ کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے ان حضرات کو عقیدے اور عمل کی ہر برائی سے پاک صاف بنایا لہٰذا جو بد بخت ان حضرات انبیاء علیہم السلام کو گناہ گار مانے وہ خود سخت گناہ گار اور جہنم کا حق دار ہے۔

4 وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف کرنے لگوں میں تو جہاں تک بنے سنوارنا (تمھاری اصلاح) ہی چاہتا ہوں. (پ ۱۲۔ ھود)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم

السلام گناہ ہی نہیں بلکہ گناہ تو دور کی بات بلکہ گناہ کا ارادہ بھی نہیں کرتے کیونکہ گناہ نفس امارہ کے سبب ہوتا ہے یا شیطان کرواتا ہے اللہ عزوجل کے فضل سے حضرات انبیاء علیھم السلام کا نفس امارہ نہیں ہوتا اور رہا شیطان تو اسے ان حضرات پر کچھ قابو نہیں وہ ان حضرات انبیاء علیھم السلام کی طرف سے مایوس ہو چکا ہے اللہ عزوجل نے اسے پہلے ہی صاف فرمادیا کہ اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا کوئی داؤ نہیں چل سکتا یہاں بندوں سے مراد اللہ عزوجل کے محبوب مخلص بندے ہیں لہٰذا انبیاء کرام گناہ وارادہ گناہ سے پاک ہیں۔ شیطان خود بھی جانتا ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام پر میرا فریب نہیں چل سکتا اسی لئے اس نے کہا تھا کہ میں تیرے خاص بندوں پر غلبہ نہ پاسکوں گا لہٰذا اب جو یہ کہے کہ انبیاء کرام گناہ کرسکتے ہیں ایسا کہنے والا شیطان سے بھی بدتر ہے۔

5 قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔

(پ ۸۔ الاعراف)

آیئے قرآن سمجھیں سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی بھی ایک لمحہ کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتا جیسا مذکورہ آیت مبارکہ میں نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہ بتایا

کہ میں اول ہی سے ہدایت پر ہوں ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہوا اور مجھ میں معمولی گمراہی بھی نہیں یعنی مجھ میں گمراہی کا مادہ ہی نہیں جس سے میں گمراہ ہو سکوں کیونکہ مجھے میرے رب نے اپنی نبوت لئے منتخب فرمایا اور نبوت کے منصب کے لئے ضروری ہے نبی ہر قسم کے اعتقادی و اعمالی گناہوں سے معصوم ہوں ۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم اسلام کی گمراہی کو ممکن ماننے میں اللہ عزوجل کی توہین ہے کہ اللہ عزوجل کا انتخاب غلط ہوتا ہے (معاذ اللہ) لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا عین ایمان ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور گمراہی کا دور کا بھی واسطہ نہیں اور اللہ عزوجل نے انہیں عقائد و اعمال کی خرابی سے معصوم رکھا ہے۔

6 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (یہ پیروی) اس کے لیے (ہے) کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید (ایمان) رکھتا ہو اور اللہ کو (ہر حال میں) بہت یاد کرے (پ ۲۱۔ الاحزاب)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی

حیات مبارکہ ایسی مثالی ہے کہ اسے تمام انسانوں کے لئے نمونہ قرار دے گیا یہی عصمت انبیاء علیہم اسلام کی دلیل بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کواپنانے کا مسلمانوں کو درس دیا جارہاہے یقینا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گناہوں سے پاک و معصوم ہیں کہیں کوئی معمولی سی بھی گمراہی یا گناہ کا شائبہ تک نہیں۔ چونکہ نبی کی زندگی اس کے امتیوں کے لئے قابل تقلید قرار دی گئی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ نبی گناہ و معصیت سے پاک و معصوم اور بے عیب ہو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زات مبارکہ کو جب قرآن میں کامل نمونہ قرار دے دیا تو آپ ﷺ کا بے عیب و معصوم ہونا خود بخود ثابت ہو گیا۔

7 مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

ارے صاحب (رسول حق و ہدایت سے) نہ بھکے نہ بے راہ (بدعقیدگی پر) چلے (پ ۲۷۔ النجم)

آئیے قرآن سمجھیں

مذکورہ آیت مبارکہ میں نبی کریم روَف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاذکر فرمایا گیاہے کہ تمھارے نہ بھکے نہ بے راہ چلے۔ یعنی نبی کریم روَف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم برے خیالات سے اور برے اعمال سے معصوم پاک

ہیں۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عظیم الشان ہدایت بنایا تو آپ ﷺ کا بدعقیدگی و بداعمالی سے پاک و صاف ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں بلکہ ایسا کہنا تو کجا سوچنا بھی ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ جب خود قرآن کہہ رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہی کبھی بہکے یعنی نہ ہی کبھی معصیت کا شکار ہوئے اور نہ ہی بے راہ چلے یعنی نہ ہی کبھی گمراہی میں مبتلا ہوئے کیونکہ نبی کا ہر کلام ہر کام رب کی طرف سے ہوتا ہے نبی اپنی خواہش اور ارادے سے کچھ نہیں کرتے وہ فنافی اللہ کے درجے پر فائز ہوتے ہیں لہٰذا انکے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایک آن کے لئے بھی کسی معصیت کا شکار ہوں۔ لہٰذا نبی کو معصوم و بے عیب ماننا عین ایمان ہے۔

باب نمبر 5

انبیا علیہم السلام کا ادب و تعظیم

1 فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ آسان کنزالایمان ۔

تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (گناہ بخشنے والا) پائیں تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس (حکم کو قبول کرنے) سے رکاوٹ (تردد) نہ پائیں اور جی (خوش دلی) سے مان لیں۔ (پ ۵۔ النساء)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی فرمانبرداری اور بلا چوں چرا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہر فیصلے کو مان لینا عین ادب و تعظیم ہے جو ہر مسلمان پر لازم ہے جیسا کہ آیت مبارک میں واضح کر دیا گیا کہ وہ مسلمان نہیں ہو سکتے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلے کو دل سے بغیر ہچکچاہٹ کے نہ مان لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو دل سے قبول نہ کرنا طریقہ کفار ہے اور زبان سے آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کے فیصلے پر اعتراض کرنا کفرو ارتداد ہے اور اگر کوئی مجبوراً آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فیصلہ مان لے مگر دل میں بغض رکھے تو وہ بھی کافر ہے لہذا معلوم ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ایسی طرح ضروری ہے جسطرح اللہ عزوجل کی اطاعت ضروری ہے یعنی نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری حکم الٰہی ہے۔

2 يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے (انسان کچھ کر نہیں پاتا) اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف (بارگاہِ الٰہی میں) اٹھنا (پیش ہونا) ہے۔

(پ۹۔الانفال)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہ اسلام کی اطاعت میں جلدی کرنی چاہیئے یہاں بلانے پر فوراً حاضر ہو جانے سے مراد فوراً اطاعت کرنا ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی طرف بلائیں یا اللہ کے کسی حکم کی

طرف ہمیں چاہیئے کہ فوراً اطاعت بجالائیں۔ لہذا احادیث پر عمل کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے جسطرح قرآن پر عمل چونکہ نفس و شیطان اطاعت کے راستے میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں لہذا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اطاعت میں جلدی کریں یہی بارگاہ رسالت کا ادب و تعظیم کا تقاضا ہے۔

3 فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے (تبلیغ دین میں) مدد دیں اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد (کامیاب) ہوئے۔ (پ9۔ الاعراف)

آئیے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہ اسلام کی اطاعت و تعظیم خواہ قولاً ہو یا عملاً لازمی ہے بلکہ رکن ایمان ہے لہذا ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز کی تعظیم وادب لازمی و ضروری سمجھا جائے۔ اور جو نور انکے ساتھ اترا یعنی قرآن و حدیث وغیرہ ان سب پر عمل کرنا بھی اطاعت و تعظیم جو ادب میں داخل ہے الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر خیر

کا ادب مثلاً میلاد شریف وغیرہ آپ ﷺ کے شہر پاک کا ادب موئے مبارک کا ادب خاک مدینہ کا ادب نام پاک سن کر ادباً انگھوٹے چومنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نقش نعلین پاک کا ادب وغیرہ غرضیکہ تاقیامت سارے مسلمانوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تعظیم وادب لازم ہے۔

4 لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا

ترجمہ آسان کنزالایمان اور (مومنین کو جنت کی) خوشی اور (کفار کو عذاب جہنم کا) ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو (پ۲۶۔الفتح)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! یہاں بخوبی واضح ہو گیا کہ تمام مخلوق پر نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت تعظیم توقیر واجب ہے کہ یہ قرآن کا حکم ہے ہر وہ تعظیم جو خلاف شرع نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کی جائیگی یہاں تعظیم و توقیر میں کوئی قید نہیں لگائی گئی لہذا تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہو یا آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی کسی چیز کی ہو بہر حال ایمان کا لازمی جزو ہے۔

5 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے (قول و فعل میں) آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ۲۶۔ الحجرات)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادب و تعظیم یہ بھی ہے کہ کسی بھی معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیش قدمی نہ کی جائے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو اپنی عقل کی ترازو میں نہ تولا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات و سنت و احکامات کو ہلکا نہ جانے بلکہ جیسا فرمایا گیا بلا چوں چرا ویسا ہی کیا جائے یہی عین اطاعت اور تعظیم و توقیر ہے۔

6 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

ترجمہ آسان کنزالایمان اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (آہستہ آواز سے عرض کرو) اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں (اس بے ادبی کے سبب) تمہارے

(نیک) عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (پ۲۶۔ الحجرات)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک اور ادب سکھایا جارہا ہے کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جائے تو اپنی آوازوں کو اونچا ہونے یعنی بلند ہونے سے بچائیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عام القابات سے نہ پکاریں جسطرح ہم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں یہ سخت بے ادبی ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی ادنیٰ سی بے ادبی بھی کفر ہے کیونکہ کفر سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں جیسا کہ بیان ہوا کہ کہیں تمھارے عمل رکاوٹ نہ ہو جائیں اس سے واضح ہو کہ جب بارگاہ نبوی میں صرف میں ہر رواز بلند کرنے پر نیک اعمال ضایع ہو جائے تو دوسری بے ادبیوں پر بلابادی کا کیا حال ہو گا چنانچہ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا ادب تعظیم و توقیر و ایمان کا حصہ ہے یہ نہیں تو ایمان بھی باقی نہیں رہتا۔

7 لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو (بنالو) جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے (سے) نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ (دنیا میں عذاب نہ) پہنچے یا ان پر (آخرت میں) دردناک عذاب (نہ آ) پڑے (پ۱۸۔ النور)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بھی یہ ہی واضح ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسے الفاظ سے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی کہتے ہیں یہ سخت بے ادبی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم سب کے آقا و مولی اور تمام نبیوں کے سردار ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یا رسول اللہ یا شفیع المذنبین یا رحمۃ اللعالمین یا سید الانبیاء وغیرہ وغیرہ ادب کے الفاظ سے پکارو اور یاد کرو۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے آقا و مولی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پکارنے پر یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کسی حکم پر فوراً لبیک کہو اور بڑھ کر عمل کرو آپ ﷺ کے فرمان کو آپس کی باتوں کی طرح نہ سمجھو کہ مانو یا نہ مانو کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہر فرمان ہر حکم ہر پکار پر عمل کے لئے کھڑے ہو جاؤ جو ایسا نہ کرے گا وہ سخت بے ادبی کا

مرتکب ہو گا۔

8 وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ (کسی) مسلمان عورت کو (یہ حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم (فیصلہ) فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم (فیصلہ) نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح (کھلی) گمراہی (میں) بہکا۔ (پ۔ الاحزاب)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ بھی انبیاء کرام علیہ اسلام کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم سنا رہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو بھی یہ حق حاصل نہیں اور اسکے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بھی معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کے برخلاف کرے خواہ اسکا اپنا ذاتی معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہر حکم کے آگے اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ سر جھکا دینا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے دین دنیا مال و جان کے مالک ہیں یہی قرآن کا فیصلہ ہے۔

9 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک (ان سے) اذن (اجازت) نہ پاؤ مثلاً (اس صورت میں کہ) کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (انتظار کرو) ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب (کھانا) کھا چکو تو (فوراً) متفرق ہو جاؤ نہ یہ (کرو) کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک (تمہارے اس طرح کرنے سے) اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے (حیا و مروت میں تم سے کچھ نہ کہتے) اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا، اور جب تم ان (رسول کے اہل خانہ) سے برتنے (استعمال) کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر (پیچھے سے) مانگو، اس میں زیادہ ستھرائی (پاکیزگی) ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں (ہرگز یہ حق) نہیں پہنچتا کہ (اپنے کسی بھی عمل سے) رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان

کے (ظاہری وصال کے) بعد کبھی ان کی بیبیوں (ازواج) سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات (باعث غضب) ہے۔ (پ ۲۲۔ الاحزاب)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! نبی کو انبیاء علیھم السلام کی ادب و تعظیم کی اہمیت کا اندازہ اس آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو رہا ہے کہ انبیاء علیھم السلام کے گھروں کی عظمت و حرمت کا قرآن پاک میں بیان ہوا کہ انبیاء علیھم السلام کے گھروں میں بغیر اجازت داخل ہونا سخت بے ادبی ہے حضرت جبریل امین و حضرت ملک الموت بھی نبی کریم اور رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دولت کدے میں بغیر آپ صلی اللہ علیہ والہٰ وسلم کی اجازت کے اندر داخل نہ ہوئے چنانچہ مذکورہ آیت مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سکھائے جارہے ہیں یہاں تک کہ یہ بھی بیان ہوا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دعوت دے کر بلائیں تب بھی بغیر اجازت داخل نہ ہوں بلکہ کھانا تیار ہو جانے کے بعد جب بلایا جائے تب حاضر ہوں اور جب کھانا کھالیا جائے تو فوراً ہی واپس لوٹ آئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادب و تعظیم اور توقیر ایمان کا لازمی جزو اور ایسا لازمی جزو جسکا طریقہ خود رب عزوجل سکھا رہا ہے اور یہ وہ ادب ہے جسے صرف مومن ہی نہیں بلکہ جن ملائکہ، درندے و پرندے شجر و حجر غرض تمام مخلوق بجالاتی ہے۔

10 وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اللہ نے فرمایا بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے سوالوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو (اس کی راہ میں خرچ کرو) بیشک میں تمہارے گناہ اتار دوں (مٹادوں) گا اور ضرور تمہیں (جنت کے) باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں، پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی (ہدایت کی) راہ سے بہکا (پ ۶۔ المائدہ)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر ایسی اہم اور لازمی عبادت ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں سے اسکا عہد لیا تعظیم و ادب کا کوئی سا بھی طریقہ ہو بس شرک نہ ہو تو باعث اجر و ثواب ہے اور ایمان کا حصہ ہے تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ جس قدر ممکن ہو سکے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور ادب بجالائے اور اسمیں کوئی کسر نہ

اظہار کھے کیونکہ آخرت کی کامیابی انبیاء علیھم السلام کی تعظیم وادب اور توقیر میں پوشیدہ ہے اور اعمال پر مقدم ہے لہٰذا معلوم ہو کہ تمام نبیوں پر ایمان لانا اور ان کا ادب واحترام تعظیم و توقیر اسلام کا رکن ہے اور کسی بھی نبی کا انکار یا بے ادبی کفر ہے۔

11 وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے،

(پ ۱۰۔ التوبہ)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو ایذا دینا تکلیف دینے والا دردناک عذاب کا حقدار ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں واضح فرما دیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیف دینا خواہ زبان سے ہو یا کسی عمل سے کفر ہے کیونکہ قرآن پاک میں دردناک عذاب کا ذکر کفار کے لئے ہی بتایا گیا اور چونکہ انبیاء علیہم اسلام کا ادب ایمان کا رکن ہے تو اب جو بے ادبی اور گستاخی رسول کا مرتکب ہو وہ خارج از ایمان ہے۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم واختیار اور ذات و صفات میں نقص نکالتے ہیں اور شان پاک گھٹانے کی کوشش کرتے

رہتے ہیں اور اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان کا ایسا کرنا انہیں ایمان سے ایسے خارج کر دیتا ہے جس کمان سے تیر ہر مسلمان کو چاہیے کہ ایسے بے ادبوں گستاخوں سے دور رہیں اور ہر ممکن طریقہ سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادب بجالائیں اور سعادتمندوں میں شامل ہو جائیں۔

12 اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا، یہی بڑی رسوائی ہے۔ (پ ۱۰۔ التوبہ)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم اسلام کے کسی بھی حکم کو ناحق جاننا اور اسکی مخالفت کرنا کفر ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت دینی امور ہو یا دنیادی امور میں ہر حال میں کفر تک لے جانے والی ہے یہاں تک کہ مخالفت ادنی ترین ہی کیوں نہ ہو کفر ہے خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ دل سے ہو یا زبان سے اسکے لئے ہمیشہ

کے لئے جہنم کی آگ ہے یعنی وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گالہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ اور اسکے رسول کوراضی رکھنے کی ہر دم کوشش کرتا رہے اور یقیناً اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا انکی مخالفت میں نہیں بلکہ انکی اطاعت میں ہے۔

13 وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اے محبوب اگر تم ان سے (مسلمانوں پر طعنہ زنی کا) پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں (دل لگی کرتے) تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے (دل لگی کرتے) ہو، بہانے نہ بناؤ۔

(پ ۱۰۔ التوبہ)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم اسلام کی شان میں گستاخی ایمان ضایع ہو جانے کا سبب ہے مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ انبیاء کرام کا مذاق اڑانا۔ان پر بھتیاں کسنا کی سنا انکے احکامات کا یا انکی غیبی خبروں مذاق اڑانا یا علم غیب کا مطلقاً انکار کرنا یہ سب انبیاء علیھم السلام کی توہین ہے جو کفر ہے اور منافقین اور کفار کا طریقہ ہے یہاں تک کہ

گستاخی کی نیت نہ ہو محض دل بہلانے کا کسی کو راضی کرنے یا خوش کرنے کے لئے بھی گستاخی کی جائے تو کفر ہے حتیٰ کہ ایسی گستاخانہ باتیں گستاخی کرنے والے کی رضا کے لئے خاموشی سے سننا اور رد نہ کرنا بھی کفر ہے جان لینا چاہیے کہ نبی کی توہین اللہ کی توہین ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ منافقین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین کی تھی مگر قرآن پاک میں فرمایا گیا اباللہ وایتہ ورسولہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مذاق اڑانا اللہ عزوجل اور اسکی تمام آیات کا مذاق اڑانا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعظیم ادب اللہ عزوجل اور قرآن پاک کی تعظیم و ادب ہے۔

14 قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے (سجدے سے باز رہے) جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں (کی جماعت) میں، بولا میں اس (آدم) سے بہتر ہوں (کیونکہ) تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا، فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا (لعنت کیا) گیا اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک

(پ ۲۳۔ ص)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالاآیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کس قدر نقصان دہ ہے ابلیس جو عالم بھی تھا ایک بڑا عبادت گزار بھی تھا مگر جب اس نے نبی کی شان میں گستاخی کی اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیااور نبی کے مقابل خود کی افضل و برتر جانااور کہا تو نتیجتاً ہمیشہ کے لئے بارگاہ الٰہی عزوجل میں پھٹکارا ہوالعنت زدہ قرادیا گیاجبکہ باقی ملائکہ نے اطاعت کی اور آدم علیہ السلام کو سجدہ بھی کیااور انھیں افضل و برتر جانا تو وہ سب کے سب بارگاہ الٰہی میں مقرب ٹھرے لہٰذا معلوم ہوا کہ انبیاء علیھم السلام کاادب و تعظیم مقرب الٰہی کاذریعہ اور ایمان کی سلامتی کا سبب ہے جبکہ انبیاء علھیم اسلام کی شان میں گستاخی و بےادبی غضب الٰہی اور سلب ایمان کا سبب ہے۔

15 اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے (اس کی رحمت سے محروم ہیں) دنیااور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کاعذاب تیار کر رکھا ہے (پ ۲۲۔ الاحزاب)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس کام سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا پہنچے وہ کام حرام اور ایمان ضائع ہو جانے کا ذریعہ ہے خواہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کسی سنت کو ہلکا جانے اسے حقیر سمجھے یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات و صفات میں طعن کرے یا کسی بھی ذریعے یا طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان و عظمت گھٹانے کی کوشش کرے یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تصرفات و اختیارات کا انکار کرے آپکی حیات بعد وفات کا منکر ہو یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر خیر کو روکنے کی کوشش کرے وغیرہ وغیرہ یہ سب عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا پہنچانے والے ہیں اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعظیم میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے روکتے ہیں اسمیں رکاوٹیں ڈالتے ہیں اور لوگوں کو بہکاتے ورغلاتے ہیں وہ سب کے سب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا پہنچانے والوں میں شامل ہیں اور ایسوں کے لئے قرآن پاک کا یہ فیصلہ ہے کہ ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور حشر میں انکے لئے ذلت کا عذاب تیار ہے۔

16 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان اے ایمان والو! راعنا (رعایت کریں) نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ا۔البقرہ)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان مبارک میں ہلکا یا ادنیٰ لفظ بولنا حرام ہے چاہے توہین کی نیت نہ بھی تو پھر بھی ایسا کرنا سخت بے ادبی ہے اور اگر توہین کی نیت سے ایسا کوئی ہلکا لفظ بولا تو کفر ہے۔ اور اگر ایسا لفظ ہو جس کے دو معنی نکلتے ہوں ایک معنی اچھا اور ایک معنی برا تو ایسا لفظ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے بولنا منع ہے اور ادب و تعظیم کے خلاف ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا۔ یہاں بخوبی یہ بھی واضح ہو گیا کہ بارگاہ نبوت کا یہ ادب خود قرآن نے ہمیں سکھایا ہے۔ لہٰذا اب اسمیں چون چرا کی ہرگز گنجائش نہیں لہذا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں ایسے الفاظ بھی ہرگز ہرگز نہ بولے جائیں جن میں بے ادبی کا ادنیٰ سا بھی شائبہ ہو یہی ادب و تعظیم کا تقاضا ہے۔

باب نمبر 6

"انبیاء علیہم السلام کا حاضر ناظر ہونا"

1 وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۠

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور تم کیوں کر (کیسے) کفر کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں (قرآن کے احکام سنائے جاتے ہیں) اور تم میں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا سہارا لیا (اللہ کے دین کو مضبوطی سے اپنایا) تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا (ہدایت دیا) گیا۔ (پ ۴ ال عمران)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تا قیامت مسلمانوں میں کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فیض جاری رہے گا یعنی مسلمانوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسطرح تشریف فرمایں کہ دکھائی نہیں دیتے مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جودو کرم جاری و ساری ہے جیسے جان کہ جسم میں موجود ہوتی ہے مگر دکھائی دیتی چنانچہ مسلمانوں سے فرمایا جا رہا ہے کہ اے مسلمانوں تمہارا ایمان سے پھر جانا اور کافر ہو جانا کیونکر ہے جبکہ تمہارے پاس قرآن پاک بھی موجود ہے جسکے احکامات ارشادات تا قیامت علماء و فقہاء و صوفیا

سمجھاتے اور سکھاتے رہیں گے اور دوسرے عظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں جو تا قیامت تمہارے درمیان تشریف فرما رہینگے جو بظاہر نظر تو نہیں آتے مگر انکی نبوت کے آثار و شواہد دکھائی دیتے رہیں گے چنانچہ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حاضر و ناظر ہیں ہمارے احوال سے باخبر ہیں اور ہمارے ایمان و اعمال کے گواہ ہیں۔

2 وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کر بیٹھیں) تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر (جسمانی یا قلبی طور پر) ہوں اور پھر اللہ سے (تمہارے وسیلے سے) معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے (اللہ سے ان کے لیے معافی چاہے) تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (گناہ بخشنے والا) پائیں۔ (پ ۵۔ النساء)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حاضر ناظر ہیں اپنی امت کے حالات و واقعات اچھے برے اعمال سے واقف ہیں اسی لئے قیامت تک کے مسلمانوں کو فرمادیا گیا کہ اگر وہ کوئی

گناہ کر بیٹھیں تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اب خواہ مدینہ طیبہ حاضر ہو کر یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی کی طرف متوجہ ہو کر دونوں ہی صورتوں میں کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم متوجہ ہوتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرے پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جسکے لئے بارگاہ الٰہی میں معافی چاہیں گے تو اللہ عزوجل اسکے گناہ معاف فرمادے گا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اسی لئے آیت مبارکہ میں جاؤ ک تو فرمایا مگر فی المدینہ کی قید نہ لگائی گئی لہٰذا ثابت ہوا کہ بارگاہ نبوت میں حاضری کے لئے مدینہ منورہ جانا ضروری نہیں مگر جہاں بھی ہو وہیں اپنی توجہ کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف مبذول کرے حاضری میسر ہوجائیگی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گنا ہگار کی شفاعت کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے امتی کا حال ملاحظہ فرمارہے ہیں یہی ایک مسلمان کا عقیدہ ہونا چاہیے۔

3 فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو کیسی (حالت) ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ (ہر امت کے نبی کو) لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵۔ النساء)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام اگلے پچھلے واقعات ملاحظہ فرمارہے ہیں جبھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روز قیامت گواہ ہونگے اور ہرایک کی گواہی دینگے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام ہی انبیاء کرام علیھم السلام اپنی امت کے ظاہری و باطنی اعمال پر مطلع ہوتے ہیں انھیں ملاحظہ فرمارہے ہوتے ہیں انکے درمیان موجود ہوتے ہیں اگر انبیاء علیھم اسلام حاضر و ناظر نہ ہوتے تو گواہی کیسی اور یہ گواہی بھی سنی سنائی نہ ہوگی بلکہ چشم دید ہوگی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیھم السلام اور ہمارے کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور روز قیامت کفار بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حاضر و ناظر کے قائل ہونگے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گواہی پر جرح نہ کرینگے تو پھر ایک مسلمان کس طرح ان کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار ہی ہوسکتا ہے۔

4 وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمھیں کیا سب امتوں میں افضل، کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (پ ۲۔ البقرۃ)

آ یئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ بھی نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کی دلالت کرتی ہے جیسا کہ آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ روز قیامت نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی امت کے تقوی و طہارت کی بھی گواہی دینگے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حالات و واقعات کے شاہد ہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام انبیاء کے حالات آنکھوں سے ملاحظہ فرمائے اور اپنی امت کے ہر ظاہر و باطن حال کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور دنیا میں ہر ایک کے سارے حالات سے پورے واقف ہیں۔

5 وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو (کیونکہ تم رحمتہ اللعالمین ہو) (پ ۲۔ الانفال)

آ یئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ کو دل کی آنکھوں سے پڑھا جائے تو بخوبی واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حاظر و ناظر ہیں اور ہر بات ملاحظہ فرمارہے ہیں کیونکہ جن گناہوں کے سبب پچھلی امتوں

اور قوموں پر عذاب الٰہی نازل ہوئے وہ تمام تر بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ تو آج بھی ہو رہے ہیں مگر عذاب الٰہی نازل نہیں ہوتا کیوں یعنی صرف نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی کی وجہ سے عذاب نازل نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظاہری طور پر پردہ فرمانے کے باوجود ہمارے درمیان موجود ہیں اسی وجہ سے ہم اللہ عزوجل کے عذاب سے بچے ہوئے ہیں اور تا قیامت بچے رہیں گے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رحمتہ اللعالمین ہیں جب تک عالم باقی ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیضان سے ہم فیض پاتے رہینگے بلکہ قبر وحشر میں بھی یہ فیض جاری رہے گا۔ چنانچہ یہ عقیدہ رکھنا عین ایمان ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر وقت مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور گناہوں کے باوجود ہم پر عذاب نازل نہ ہونے کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی ہے۔

6 اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

ترجمہ آسان کنزالایمان

یہ نبی مسلمانوں کا (دین و دنیا کے تمام معاملات میں) ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں (ازواج) ان (مومنین) کی مائیں ہیں

(پ۲۱ الاحزاب)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! یہ آیت مبارکہ بھی نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حاظر ناظر ہونے کا اشارہ دے رہی ہے۔ اولیٰ کے معنیٰ ہیں زیادہ قریب زیادہ مالک زیادہ حقدار یہاں تینوں ہی معنیٰ درست ہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر مومن کے دل میں حاظر و ناظر ہیں کہ جان سے زیادہ قریب ہیں اور یہی عقیدہ صحابہ کرام، اولیاء کرام عظام اور تمام مومنین کا ہے۔

7 اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ

ترجمہ آسان کنزالایمان

بے شک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔ (پ ۲۶، الفتح ۸)

ترجمہ کنزالایمان۔۔۔۔۔۔آئیے قرآن سمجھیں

مذکورہ آیت مبارکہ میں بھی نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کی وضاحت ہو رہی ہے کہ شاہد بمعنی گواہ کے بھی ہیں اور محبوب حاضر موجود۔ یہ تمام ہی معنیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف نسبت رکھتے ہیں آپ ہر مسلمان کے محبوب بھی ہیں انکے دلوں میں موجود ہیں اور حاضر ناظر ہونے کی وجہ سے روز قیامت تمام انبیاء علیہم السلام اور امتوں کے گواہ بھی ہیں کہ سب کے فیصلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گواہی پر ہونگے یعنی

آپ ﷺ تاقیامت مخلوق کے درمیان موجود رہیں گے لہٰذا روز قیامت مخلوق کی گواہی دیں گے خود قرآن نے اس بات کا اظہار مذکورہ آیت مبارکہ میں کیا کہ ہم نے آپکو شاہد یعنی حاضر ناظر بھیجا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی کا انکار کرنا محض جہالت اور قرآن سے ناواقفی کے سبب ہے۔

8 اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿ؕ۱۵﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

(اے اہلِ مکہ) بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (محمد) بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں (ہر ایک کے ایمان و کفر کو جانتے ہیں) جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول (موسیٰ وہارون) بھیجے (پ۲۹۔ المزمل)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہارے درمیان حاضر ناظر ہیں اور تمہارے ہر ہر عمل کو ملاحظہ فرمارہے ہیں تو تمھیں چاہیے کہ خود کو گناہوں سے بچاؤ اور اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حیا کرو کہ وہ تمھارے ہر درمیان موجود ہیں اور تمھاری حالت ملاحظہ فرمارہے ہیں اور تمہارے حال افعال اقوال اور دلی ارادوں تک سے واقف اور گواہ ہیں۔

باب نمبر 7

انبیاء علیھم اسلام کا تصرف و اختیار

1 قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے تو دن کا حصہ رات میں ڈالے (دن کو رات میں داخل کرے) اور رات کا حصہ دن میں ڈالے (رات کو دن میں داخل کرے) اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی (بے حساب) دے۔ (پ ۳ آل عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء و اولیاء اللہ عزوجل کی عطا سے اسکے ملکوں کے مالک ہیں اور رب عزوجل کے

دیئے ہوئے اختیارات سے عالم میں تصرف کرتے ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت میں تو تی الملک سے واضح ہوا چنانچہ معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء نائب کبریا ہوتے نہیں تو جب عام انبیاء علیہم السلام سے تصرفات و اختیارات رکھتے ہیں تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اختیارات کا کیا عالم ہو گا۔ لہٰذا جو حضرات انبیاء علیہم السلام کو کسی چیز کا مالک نہ مانتے وہ اس آیت کا انکاری ہے مذکورہ آیت مبارکہ کے آخری حصے میں و ترزق من تشاء بغیر حساب فرمایا گیا۔ رب تعالیٰ کی نعمت کے حصے کو رزق کہا جاتا ہے چنانچہ اسکے لئے فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل جسے چاہے بے گنتی دے اور حساب بمعنی گمان بھی آتا ہے اور بمعنی شمار بھی یعنی جسے چاہے اتنا عطا فرماتا ہے جو خیال و گمان اور شمار میں بھی نہ آسکے تو جب رب عزوجل کی عطا کا یہ عالم ہے تو اسکے فضل و کرم اور اسکی عطا کا اسکے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کیا عالم ہو گا لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے خاص فضل و کرم سے اسکے انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام بہت تصرف و اختیار رکھتے ہیں جو ہمارے گمان و شمار میں بھی نہیں آسکتا۔

2 اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَۚ

ترجمہ آسان کنزالایمان

میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی (اڑنے لگتی) ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور سفید داغ (برص) والے کو اور میں مُردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا (خبر دیتا) ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو. بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے (میری نبوت پر کھلی) بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو. (پ ۳ آل عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ عزوجل کے اذن سے دافع بلا و دافع وباء ہوتے ہیں جیسے کہ آیت میں مذکور ہوا. پیدائشی اندھا ہونا کوڑھی ہونا عظیم بلا و وباء ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام اسے دفع فرمایا کرتے تھے یہ انکے تصرف و اختیار کا کھلا ثبوت ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے موت و زندگی کا بھی اختیار عطا فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا کہ میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں حالانکہ زندگی اور موت پر کسی کا اختیار نہیں سوائے اللہ عزوجل کے مگر وہ چاہے تو اختیار جسے چاہے عطا فرمادے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمایا تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تصرفات کا یہ عالم ہے تو جو حضرت عیسیٰ کے بھی سردار ہیں اور محبوب رب

عزوجل ہیں تو آپ ﷺ کے تصرفات و اختیارات کا کیا پوچھنا۔ اگر غور کیا جائے تو یہ بھی معلوم ہو گا صرف مردے ہی زندہ نہ فرماتے تھے۔ بلکہ جسم کے اجزاء مٹی بن گئے اور اسکے زرات بکھر گئے کوئی مغرب میں تو کوئی مشرق میں کوئی تری میں تو کوئی خشکی میں ان اجزاء کو جمع کرنا پھر ہڈی گوشت کھال بنانا پھر جسم کا مکمل ہونا اسکا زندہ ہونا اور بولنا سننا چلنا پھرنا یہ ایسے امر ہیں جو سوائے اللہ کے کسی کی قدرت میں نہیں مگر جب اللہ چاہے یہ طاقت و قدرت اپنے محبوبوں کو بھی عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ آیت میں مذکورہ ہوا اسی طرح پیدائشی اندھا کہ نہ اسکی آنکھ نہ اسمیں نور مگر عیسیٰ علیہ السلام پیدائشی بے نور آنکھوں کو بھی روشن فرما دیا کرتے یہ سب اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے تو جو حضرات انبیاء کے تصرفات و اختیارات کا انکار کرے وہ اللہ عزوجل کے کے فضل کا انکاری ہے لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا بالکل درست ہے کہ حضرات انبیاء علیہم اسلام و سید الانبیاء دافع بلاو وبلا و الم ہیں اولاد دیتے ہیں زندگی بخشتے ہیں صحت دیتے ہیں الغرض جو چاہیں جسے چاہیں جب چاہیں عطا فرماتے ہیں۔

3 قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا

ترجمہ آسان کنزالایمان

بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں، کہ (تاکہ) میں تجھے ایک ستھرا (پاکیزہ) بیٹا دوں (عطا کروں)(پ ۱۶۔ مریم)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام اللہ عزوجل کے اذن سے بیٹا دے سکتے ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں جبریل امین نے فرمایا کہ مجھے رب عزوجل نے بھیجا ہے کہ میں آپکو ایک ستھرا بیٹا دوں جب اللہ عزوجل کے فرشتے کو یہ اختیار قدرت حاصل ہے کہ رب عزوجل کی عطا سے وہ اولاد جیسی اعلیٰ نعمت بھی کسی کو عطا کر سکتا ہے تو جو تمام جہانوں کے سردار اور اللہ عزوجل کے محبوب ترین رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تصرف و اختیارات کس درجے اور مرتبے کے ہونگے۔ یقیناً نبی کریم رؤف رحیم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے رب عزوجل کے خاص فضل و کرم اور عطاو اذن سے بے اولادوں کو اولاد بیماروں کو صحت مفلسوں کو مال و دولت اور حاجت مندوں کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتے ہیں لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا درست ہے کہ حضرات انبیاء علیھم اسلام اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لوگوں کو اولاد، مال، عزت، صحت، شہادت حتیٰ کہ ایمان و جنت بھی عطا کرنے کا اختیار رکھتے ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں مذکورہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ربیعہ نے جنت اور ایک صحابیہ نے شہادت اور حضرت ابوہریرہ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہم نے اپنی والدہ کے لئے ایمان کی نعمت طلب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انھیں وہ سب کچھ عطا فرمایا۔

4 فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

توہم نے ہوا اس (سلیمان) کے بس (قابو) میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم (فرمانبردارانہ انداز میں) چلتی جہاں وہ چاہتا، اور دیو (جن) بس (قابو) میں کردیے ہر معمار (عمارتیں تعمیر کرنے والے) اور غوطہ خور (سمندر سے موتی نکال کردینے والے) (پ ۲۳۔ ص)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا اور اسکے خاص فضل و کرم سے حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا پر تصرف فرماتے تھے اور وہ آپ علیہ السلام کے حکم سے چلتی تھی یقیناً یہ آپ علیہ السلام کے تصرفات و اختیارات کی ایک جھلک ہے کہ ہوا جو قادر مطلق عزوجل کے اختیار میں ہے اور اسکے زیر حکم ہے مگر رب کی عطا سے اسکے رسول کے بھی زیر فرمان ہے تو جب سلیمان علیہ السلام کی دسترس میں ہوا ہے تو سب نبیوں اور رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دسترس میں کیا کچھ نہ ہوگا لہذا ہوا ہو یا بارش سورج ہو چاند ہر شئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قدرت و اختیار میں ہے متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے

بارش برسی اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے رک بھی گئی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے ڈوبا سورج واپس پلٹ آیا اور ایسے ہی بے شمار تصرفات و اختیارات کے نظارے کتب احادیث میں مروی ہیں۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ اسلام کے زیر فرمان جنات بھی تھے یعنی اللہ کی مخلوقات اللہ کے حکم سے اسکے محبوبوں کے قبضے میں ہوتی ہیں جنات جیسی طاقتور مخلوق بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضے میں تھی حتی کے آپ علیہ السلام نے سرکش جنات کو بیڑیوں میں جکڑ کر قید کر دیا یہ سب حضرات انبیاء کے تصرفات و اختیارات کی دلیلیں ہیں جو ہر ذی شعور مسلمان کی سمجھ میں با آسانی آجائیگی ہاں جنکی عقلیں ہی انکا ساتھ چھوڑ گئی ہیں انکی سمجھ میں نہیں آسکتا ہے اسی لئے یہ لوگ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ فاسد عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ جبکہ الحمد اللہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کی عطا سے اللہ کے محبوب اختیارات و تصرفات رکھتے ہیں اور خاص طور پر محبوب رب العالمین کے اختیارات و تصرفات تو نہایت اعلی درجے کے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا دیا یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے ہمارا گمان و ادراک اس درجے تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

5 اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں"(پ۳۰۔الکوثر)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اختیارات کا واضح و روشن ثبوت ہے۔ مختلف تفاسیر میں مذکور ہے کہ یہاں کوثر سے مراد حوض کوثر بھی ہے اور کثیر بھی ہے اور کثیر نعمتیں بے اندازہ علم و کمال بے شمار اوصاف بے حساب اختیارات شفاعت کبریٰ وغیرہ وغیرہ یعنی اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بہت کچھ عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ کسی شمار و حساب میں نہیں۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں بھی مذکور ہوا کہ اللہ عطا کرتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا فرمایا کہ بندوں میں تقسیم فرمائیں یعنی اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مالک و مختار بنایا کہ اسکے بندوں میں سے جسے چاہیں جو چاہیں جب چاہیں عطا کریں لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی کو کچھ نہیں دے سکتے یہ کفار و منافقین کا عقیدہ ہے آج بھی ایسے بدباطن و خبیث النفس موجود ہیں لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ انکی صحبت سے دور

ہیں اور اپنا عقیدہ عین قرآن کے مطابق رکھیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کثیر بھلائیاں عطا فرمائیں ہیں اور یہ رؤف و رحیم آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے غلاموں کو ان بھلائیوں میں عطا فرماتے ہیں۔

6 اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ٝ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے (بغیر استاد کے پڑھے) غیب کی خبریں دینے والے کی جسے (صفاتِ محمدیہ) لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ (دین کے سخت احکام) اور گلے کے پھندے (سخت عبادات) جو ان پر تھے اتارے (ختم کردے) گا، تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے (تبلیغ دین میں) مدد دیں اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد (کامیاب)

ہوئے،(پ،الاعراف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو احکام شرعیہ کا مالک بنایا ہے اور حلال و حرام مقرر کر دینے کا اختیار عطا فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چاہیں تو اللہ کے عطا کردہ اختیارات سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھرا سکتے ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں یحل اور یحرم کے بیان سے واضح ہوا کہ ان دونوں کاموں کی نسبت یعنی حلال و حرام کرنے نسبت اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف فرمائی۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہت سی طیب چیزیں حلال فرمادیں اور بہت سی چیزیں از خود حرام فرمادیں جیسا کہ قرآن میں صرف سور کے حرام ہونے کا ذکر ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتا بلی گدھا وغیرہ حرام کر دیئے۔ جن چیزوں کو نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طیب قرار دیا وہ طیب ہیں خواہ عقل مانے یا نہ مانے اور جن چیزوں کو خبیث قرار دیا وہ خبیث ہیں خواہ دل تسلیم کرنے یا نہ کرے یوہی یہ بھی معلوم ہوا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ عزوجل کے حکم سے آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والے ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت بیان ہوئی کہ وہ بوجھ اور گلے کے پھندے اتارنے والا ہے

لہٰذا کریم آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے امتیوں کے سروں سے گناہوں کا بوجھ اتارنے والے اور شرعی احکامات کے بوجھ کا ہلکا کرنے والے ہیں جیسا کہ احادیث میں مختلف احکامات کے بارے میں بیان ہوا ایک جگہ فرمایا کہ میں اگر ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا ایک موقع پر فرمایا کہ مجھے میری امت کا مشقت میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو وضو میں مسواک کو لازم قرار دیتا وغیرہ وغیرہ معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا سے شرعی احکامات پر بھی تصرف و اختیار رکھتے ہیں جو چاہیں فرض فرمادیں جو چاہیں معاف

7 قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین (اسلام) کے تابع (اس پر عمل کرنے والے) نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے گئے (اہل کتاب) جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر (عاجزی سے) (پ ۱۰۔ التوبہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حرام فرمانے کا اختیار دیا ہے جو چیزیں قرآن میں حرام کی گئیں وہ اللہ عزوجل کی حرام فرمائی ہوئی ہیں جیسے سؤر مردار وغیرہ اور جو چیزیں حدیث مبارکہ میں حرام فرمائی گئیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام فرمائیں جیسے کتا بلی وغیرہ جیسا کہ حرم اللہ ورسولہ سے واضح ہوا۔

وہ زبان جسکو سب کن کی کنجی کہیں
اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

باب نمبر 8

"انبیاء علیہم السلام مستجاب الدعوات ہیں"

1 قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

(موسیٰ نے) کہا تو چلتا بن (دور ہوجا) کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ تو (ہر ایک سے) کہے (گا) چھو نہ جا (مجھے نہ چھوؤ) اور بیشک تیرے لیے ایک وعدہ (عذاب) کا وقت (مقرر) ہے جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے (پوجا کے لیے بیٹھا) رہا قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے (اس خاک کو) دریا میں بہائیں گے (پ ۱۶۔ طٰہٰ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت کریمہ سامری کے بارے میں ہے جسکے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور آپ علیہ السلام کی بطور دعا اسکے حق میں قبول ہوئی۔ یہاں معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان کن کی کنجی ہوتی ہے جو انکے منہ سے نکل جائے وہ اللہ عزوجل کے اذن سے ہو کر رہتا ہے

جیسا کہ آپ علیہ السلام کی دعا کی یہ تاثیر ظاہر ہوئی کہ سامری کے جسم میں یہ تاثیر پیدا ہو گئی کہ جو کوئی اسے چھو جاتا اسے بھی بخار ہو جاتا اور سامری کو بھی۔ لہٰذا سامری ہر ایک سے کہتا پھرتا تھا کہ مجھے نہ چھونا مجھ سے دور رہنا اور وہ جانوروں کی طرح ہر ایک سے دور دور رہتا غرضیکہ جیسا موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے نکلا وہ پورا ہو کر رہا۔

2 وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ (پ۲۹۔ نوح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ نوح علیہ السلام کی کافر قوم سے متعلق ہے جسکے لئے حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ یہاں واضح ہوا کہ انبیاء علیھم السلام بارگاہ الٰہی میں مستجاب الدعوات ہوتے ہیں آپ علیہ السلام کی کافر قوم جب کسی طرح ایمان نہ لائی اور اسکی سرکشی وہٹ دھرمی بڑھتی چلی گئی تو آپ علیہ السلام ایمان لانے والے مسلمانوں کو کشتی میں لے کر سوار ہوئے اور باقی کافر قوم کے لئے آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور قوم نوح علیہ السلام کے کافروں میں کوئی ایک بھی باقی نہ بچا بلکہ عذاب الٰہی نے انھیں گھیر لیا اور سب

کے سب طوفان نوح میں غرق ہو گئے۔

3 وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو (نفع اٹھانے کا سامان) اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

(پ ا۔البقرہ)

"آئیے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ ! مذکورہ آیت مبارکہ میں حضرت ابراھیم خلیل اللہ دعا کی قبولیت واضح ہوئی کہ حضرات انبیا علیھم اسلام دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ اللہ عزوجل اپنے ان محبوبوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے جیسا کہ یہاں ابراھیم علیہ السلام کی دعا کی اثر انگیزی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مکہ معظمہ وہ شہر ہے جہاں کھیتی باڑی پیداوار نہیں ہوتی یہ ایک پہاڑی و صحرائی شہر ہے مگر اسکے باوجود دنیا بھر

کے پھل و سبزی اور انواع و فساد کی کھانے پینے کی چیزیں وافر مقدار میں ہر وقت موجود ہوتی ہیں ہر سال لاکھوں حاجی اور پورا سال عمرہ کرنے والے یہاں آتے ہیں اور یہاں کے مقامی لوگ بھی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں مگر سب کو وافر مقدار میں رزق میسر ہے اور کسی چیز کی کمی نہیں۔ ساتھ ہی آپ علیہ السلام کی یہ دعا کہ اس شہر کو امان والا کردے بھی قبول ہوئی اور یہ وہ شہر ہے جہاں جانور تک کو مارنے کی اجازت نہیں حتیٰ کہ کسی شخص کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا بھی ممنوع ہے مسلمان جو یہاں آتا ہے اللہ کی امان میں رہتا ہے الغرض یہ شہر آپ کی دعا سے آباد ہوا معلوم ہوا کہ اللہ کے یہ پیارے انبیاء علیہم السلام اپنے رب عزوجل کی مانتے ہیں اور رب عزوجل اپنے ان پیارے مخلصوں کی مانتا ہے۔

4 رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم (علم باطن یعنی حکمت) سکھائے اور انہیں خوب ستھرا (گناہوں سے پاک) فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (پ ۱۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری سے متعلق ہے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے رب عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ یااللہ اس امت مسلمہ میں اپنے نبی آخری الزماں کو بھیج یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعاء ابراھیم ہیں آپ علیہ اسلام کی دعا مقبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل فرمایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آباؤ اجداد اور والدین کریمین مومن تھے اللہ عزوجل نے ان سب کو کفر و شرک و زنا سے پاک و صاف رکھا۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام نے نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے جو جو دعائیں کیں اللہ عزوجل نے وہ لفظ بدل بہ لفظ قبول فرمائیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابراھیم خلیل اللہ کی دعاؤں کے مطابق مومن جماعت میں تشریف لائے مکہ معظمہ میں جلوہ افزور ہوئے صاحب کتاب نبی و مرسل ہوئے اور کتاب کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکمت بھی عطا ہوئی یعنی حدیث۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام جہان کے معلم بنا کر بھیجے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھنے والے اور ساتھ رہنے والے سب پاک مومن ہیں عقائد و اعمال میں ستھرے یعنی صحابہ کرام علیھم الرضوان چنانچہ معلوم ہوا کہ اللہ

عزوجل کی بارگاہ میں حضرات انبیاء علیھم السلام کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

5 يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا رہا دوسرا وہ سُولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے حکم ہوچکا (یہ ضرور ہوگا) اس بات کا جس کا تم سوال کرتے (پوچھتے)، تھے (پ ۱۳۔ یوسف)

''آیئے قرآن سمجھیں''

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضراب انبیاء علیھم السلام جو بات کہہ دیتے ہیں وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام نے دونوں قیدیوں کو جو کہ کافر تھے صاحب کہہ مخاطب کیا تو اللہ عزوجل نے دونوں کو ایمان کی دولت سے سرفراز فرما کر صحابیت کا شرف عطا فرمایا دونوں یوسف علیہ السلام کے صحابی بن گئے۔ اسی طرح یوسف علیہ السلام کی زبان سے جو تفسیریں نکلیں پوری ہو کر رہیں حالانکہ دونوں قیدیوں نے حقیقتاً یہ خواب دیکھے بھی نہیں تھے جب ایک قیدی نے بتایا کہ تم نے جھوٹے خواب بیان کئے تھے تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا اب کچھ

ہیں ہو سکتا جو تعبیر میرے منہ سے نکل گئی اب میری تعبیر سے وہ نتیجہ ہو کر
ہے گا چنانچہ وہی ہوا جو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا ایک قیدی کو تعبیر کے
مطابق بادشاہ نے شراب پلانے پر ملازم رکھ لیا اور دوسرے قیدی کو تین دن
بعد سولی دے دی گئی غرض یہ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام مستجاب دعوات کے
درجہ پر فائز ہیں لہٰذا انکی رضا و خوشنودی میں ہی دنیا و آخرت کی سلامتی موقوف
ہے۔

6 رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝

ترجمۂ آسان کنزالایمان

اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے (وادی) میں بسائی جس میں کھیتی (پیداوار) نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر (کعبہ کے پاس) کے پاس (مکہ مکرمہ میں)، اے میرے رب اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل (شوق و محبت سے) اِن کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل (رزق) کھانے کو دے شاید (تاکہ) وہ احسان مانیں۔ (پ ۱۳۔ ابراھیم)

"آیئے قرآن سمجھیں" مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں بھی حضرت ابراھیم علیہ

السلام کی دعا مذکورہ ہوئی کہ آپ علیہ السلام نے کعبہ معظمہ جیسے بے آب و دانہ ویران شہر کے لئے دعا فرمائی جہاں آبادی کا نام و نشان نہ تھا مگر آپ علیہ السلام کی دعا سے وہاں خوب آبادی ہوئی وہاں کی زمین پر حالانکہ کھیتی باڑی زراعت، فصلیں وغیرہ نہیں مگر پھر بھی وہاں قسم قسم کے پھل، سبزیاں اور انواع و اقسام کی خوراک کے ڈھیر لگے رہتے ہیں بلکہ حال تو یہ ہے کہ جو پھل وغیرہ اور جگہ مشکل سے ملتے ہیں وہاں باآسانی مل جاتے ہیں معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی زبان سے جو کچھ نکلتا ہے ہو کر رہتا ہے۔

7 رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے رب ہمارے! ان کے مال برباد کردے (کہ وہ اس سے گمراہی پھیلائیں گے) اور ان کے دل سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ (پ ۱۱۔ یونس)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ فرعون اور اسکی قوم کے سرداروں کے متعلق ہے جبکہ کفر سرکشی وہٹ دھری کے سبب موسیٰ علیہ السلام نے انکے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ جیسا آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ

فرعونیوں کے مال درہم دینار پھل کھانے پینے و استعمال کی اشیاء پتھر کی ہو گئیں یہاں تک کہ دل بھی پتھر کے ہو گئے آخر وقت تک ایمان نہ لائے البتہ جب عذاب الٰہی دیکھ لیا اور ڈوبنے لگے تو اس وقت ایمان لائے مگر وقت نکل چکا تھا اور ان کا ایمان مقبول نہ ہوا چنانچہ معلوم ہوا کہ نبی کی زبان کن کی کنجی ہوتی ہے وہ جو کہہ دیں اللہ عزوجل پورا فرماتا ہے۔

باب نمبر:9

''انبیاء علیھم السلام عام بشر نہیں''

1 قَالَتْ نَمْلَةٌ يَّاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

(تو) ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو! اپنے گھروں (بلوں) میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات (سے محظوظ ہو کر سلیمان) مسکرا کر ہنسا (پ۹_النمل)

''آیئے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیھم اسلام دور کی آواز بھی سن لیتے ہیں جیسا کہ آیت میں مذکور ہوا کہ سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز بھی سن لی جب کہ عام آدمی اگر چیونٹی کے قریب کان بھی لے جائے پھر بھی اس کی آواز سننے سے قاصر ہے جبکہ سلیمان علیہ السلام حالانکہ چیونٹی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر تھے پھر بھی آپ علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز سن لی اور اسکی بات سن کر تبسم فرمایا یہ آپ علیہ السلام کا عظیم معجزہ ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ انبیا علیھم سلام کی سماعت عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ عزوجل کی دی ہوئی قوت و طاقت سے سنتے ہیں لہٰذا جو اسکا

انکار کرے وہ نہ صرف قرآن کا انکار کرتا ہے بلکہ اللہ عزوجل کی طاقت و قدرت کا بھی منکر ہے ساتھ ہی یہ بھی وضاحت ہوئی کہ سلیمان علیہ السلام جانور کی بولیاں بھی سمجھتے تھے جیسا کہ آپ علیہ السلام نے چیونٹی کی بات سنی اور اسکی بات سن کر تبسم فرمایااور اپنے لشکر کو ٹھہر جانے کا حکم دیا تا کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں گھس جائیں چنانچہ معلوم ہوا کہ انبیا علیھم سلام دور سے سنتے اور مدد کرتے ہیں انھیں عام انسان سمجھنا بے دینی ہے۔

2 وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ نے کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا ہے،

(پ ۱۳۔الیوسف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ انبیاء علیھم السلام اپنے رب کی دی ہوئی قدرت و طاقت سے دیکھتے سنتے سونگھتے ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں بیان ہوا کہ سینکڑوں میل دور سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو جوانکے کرتے میں بس گئی تھی سونگھ لی جبکہ عام

آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے انبیاء اولیا عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتے انکی شان بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے انھیں اپنے جیسا عام آدمی سمجھنا جہالت و نادانی ہے۔

3 وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۟ۚ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف، یہ فرماتا ہو کہ میں تمہارے پاس (اپنی نبوت کی) ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی (اڑنے لگتی) ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور سفید داغ (برص) والے کو اور میں مُردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا (خبر دیتا) ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے (میری نبوت پر کھلی) بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (پ۳ ال عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے انبیاء علیہم سلام کی شان قدرت کی جھلک نظر آتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے وہ شان قدرت عطافرمائی کہ آپ علیہ السلام کو زندگی اور موت کا اختیار عطافرمایا حالانکہ یہ ایسی چیز ہے جہاں کسی کا اختیار نہیں چلتا انسان اسکے آگے بے بس ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمادیا کرتے مٹی سے پرند کی صورت بنا کر پھونک مارتے تو پرندہ میں جان پڑجاتی۔ پیدائشی اندھوں کو بینا کردیتے اور تمام جسم کے کوڑ کو تندرست کردیا کرتے حالانکہ یہ تمام چیزیں ناممکنات میں سے ہیں مگر اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کو یہ طاقت و قدرت عطافرماتا ہے۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا علم بھی خداداد تھا لوگ جو کھانا کھاتے اور جو گھروں میں موجود ہوتا اسکا بھی پتادے دیا کرتے یقیناً یہ بھی ایسی بات ہے کہ جو ناممکن ہے کیونکہ کوئی بھی بغیر جانے یہ نہیں بتاسکتا کہ فلاں نے کیا کھانا کھایا اور گھر میں کیا کھانا موجود ہے مگر اللہ عزوجل کی عطا سے اسکے محبوب غیب بھی جان جاتے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم اسلام کی وہ شان ہے جسکا عام آدمی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پھر ان محبوبان خدا کو اپنے جیسا عام آدمی سمجھنا کسقدر بے وقوفی و نادانی ہے۔

4 وَكَذٰلِكَ نُرِىٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ

الْمُوْقِنِيْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے (تا کہ آنکھوں سے بھی دیکھ لیں) (پ ۷۔ الانعام)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اعلیٰ و ارفع شان معلوم ہوئی کہ آپ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے تمام آسمانوں اور زمینوں کی چیزوں کا آنکھوں سے مشاہدہ کروایا یعنی عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ یونہی زمین تحت الثریٰ تک اور اسکے اندر کی تمام چیزیں دکھائی گئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم اسلام ان چیزوں کا مشاہدہ کر لیتے ہیں جو عام آدمی کے بس کی بات نہیں لہٰذا ان محبوبان خدا کی شان عام آدمی سے بہت بلند ہے لہٰذا ان کا مقابلہ کرنا انھیں اپنے جیسا عام بشر سمجھنا سخت بے دینی و جہالت ہے۔

5 وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو۔

(پ ا۔البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کی یہ شان تھی کہ آپ علیہ السلام نے ایسی جگہ پانی کے لئے دعا فرمائی جہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا مگر رب عزوجل اپنے محبوبوں کی دعا رد نہیں فرماتا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپ علیہ السلام کے عصا کو یہ طاقت بخشی کہ جیسے ہی موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک پتھر پر مارا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے یہ ہے محبوبان خدا کی شان کہ ہاتھ اٹھتے ہی مدعا پورا فرما دیا جاتا ہے اور وہ کچھ مل جاتا ہے جسکی رسائی عام آدمی تک ممکن نہیں یقیناً انبیاء علیھم سلام کی شان بہت ہی بلند و بالا ہوتی ہے۔

باب نمبر:10

"انبیاء علیھم السلام کو بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے"

1 فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا (مالک) بنے اور (اگر) اللہ (رسول بھیجنا) چاہتا تو فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ (ایسا) اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا (کہ انسان بھی رسول ہو سکتا ہے) (پ ۱۸۔ المؤمنون)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کو اپنے جیسا عام بشر سمجھنا اور کہنا اور انکے فضائل و خصوصیات پر نظر نہ کرنا کفار کا طریقہ ہے انکے کفر کا سبب بھی یہی تھا کہ وہ انبیاء کرام علیھم السلام کو اپنے جیسا عام آدمی سمجھتے تھے ان ہی کی قوم کے آج بھی بعض لوگ موجود ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے جیسا عام شخص جانتے اور بتاتے ہیں اور ان میں بہت سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بس اپنے بڑے بھائی جیسا درجہ دیتے ہیں اور نبی کی تعظیم و

توقیر کو شرک گردانتے ہیں ایسے بے دینوں کو چاہیے کہ مذکورہ آیت مبارکہ پر غور کریں اور اپنے کفریہ عقائد سے بعض آجائیں۔

2 مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ

ترجمہ آسان کنزالایمان

کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے (نقصان) میں ہو، (پ۱۸۔ المومنون)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم سلام کو اپنے جیسا عام آدمی سمجھنا طریقہ کفار ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کفار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ نبی علیہ السلام کے ظاہری اعمال کھانے پینے سونے جاگنے پر تو نظر رکھتے تھے مگر انکے باطنی اسرار فضائل و خصوصیات کو نظر انداز کیا کرتے تھے وہ یہ نظریہ رکھتے تھے کہ اگر یہ نبی ہوتے کھانے پینے سونے جاگنے اور بشری تقاضوں کے حاجت مند نہ ہوتے جیسا کہ ابوجہل کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صرف ظاہر بشرت کو دیکھا اور اپنے جیسا بشر سمجھا لہٰذا کافر ہوا صحابی نہ ہوا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بشریت کے

لبادے میں نور کو دیکھا اور نور سمجھا لہٰذا صدیق بھی ہوئے اور صحابی بھی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو عام بشر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے اور اسمیں آخرت کی بربادی ہی بربادی ہے۔

3 قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

(قوم کے لوگ) بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے (عام) آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو۔ (پ ۲۲۔ یٰسین)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر سمجھنا کافروں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے۔ لہٰذا جو یہ کہے کہ نبی ہمارے جیسے عام انسان ہیں یا ہمارے بڑے بھائی جیسے ہیں وہ ایمان سے خارج ہیں ایسوں کی صحبت سے بچنا لازم ہے۔

4 ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ

ترجمہ آسان کنزالایمان

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں (معجزے)

لائے تو (ایمان لانے کے بجائے) بولے، کیا (ہم جیسا) آدمی ہمیں (دین کی) راہ بتائیں گے تو (رسولوں کا انکار کرکے) کافر ہوئے اور (ایمان سے) پھر گئے اور اللہ نے (بھی) بے نیازی کو کام فرمایا (ان سے بے پرواہ ہو گیا) (پ ۲۸_ التغابن)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ نبی کو اپنے برابر یا اپنے جیسا سمجھتے ہوئے بشر کہنا کفر ہے اور کفار کا طریقہ ہے لہذا ایسا عقیدہ رکھنا ایمان زائل ہو جانے کا سبب ہے اب جو ایسا عقیدہ رکھے وہ خارج از اسلام ہے۔

باب نمبر 11

''نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نوری بشر ہونا''

1 اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرْبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا، اس کے نور کیمثال ایسی (ہے) جیسے (کہ) ایک طاق (ہو) کہاس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک (شیشے کے) فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا (موتی کی طرح) چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب کا (مشرقی) نہ پچھم کا (مغربی) قریب ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) بھڑک اٹھے (روشن ہو جائے) اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے (یہ) نور پر نور (نور ہی نور) ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے، اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ ۱۸۔ النور)

آیئے قرآن سمجھیں

معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نور ہیں اللہ

عزوجل تو مثال سے پاک ہے پھر کیسے اپنی مثال دے سکتا ہے چنانچہ یہاں اللہ کے نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اور یہ ایسا نور ہیں جسے کوئی نہیں بجھا سکتا بلکہ بجھانے کی کوشش کرنے والا خود بجھ کر رہ جاتا ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ نورِ محمدی کسی طاقت سے بجھ نہیں سکتا۔ خیال رہے کہ رب کا نور ہونے کے یہ معنی نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے نور کا ٹکڑا یا حصہ ہیں اور نہ ہی یہ معنی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کی طرح ازلی ابدی ذاتی نور ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کسی مخلوق کے واسطے کے براہ راست رب عزوجل سے فی پانے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نورنیت حسی بھی تھی صحابہ کرام نے اس نورنیت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہدایت فرمایا کہ "گویا سورج آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرے میں چمکتا تھا"

2 يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اللہ کا نور (دینِ اسلام) اپنے مونھوں سے (قرآن کو جادو بتا کر) بجھادیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے (اسلام کمال تک پہنچا کر رہے

گا) برا مانیں کافر، (پ ۱۸۔ الصف)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! یہاں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی مراد ہیں یعنی باطل قوتیں لاکھ کوشش کریں مگر اللہ کے اس نور یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کچھ نہ بگاڑ پائینگے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ دین کی کوششوں اشاعت قرآن، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فضائل آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر خیر الغرض کسی پر بھی دشمنانِ اسلام و رسول کا کوئی حربہ کارگر نہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان والا تبار پر کوئی فرق نہ پڑے گا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کا روشن کردہ نور ہیں جسے کوئی نہیں بجھا سکتا۔

3 يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور (مومنین کو جنت کی) خوشخبری دیتا اور (کافروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈر سناتا اور اللہ (کے دین) کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے (اپنے نورِ نبوت سے کفر کی تاریکیوں کو دور کرتے) والا آفتاب (پ ۲۲۔ الاحزاب)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! یہاں بھی بخوبی واضح ہو گیا کہ اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نور والا بنایا جیسا کہ آیت میں سراجا منیرا یعنی چمکا دینے آفتاب کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر فرمایا گیا۔ وہ سورج جو دوسروں کو بھی چمکاتا ہے یعنی انکی زندگی، قبر و حشر میں اجالے ہی اجالے بکھیر دیتا ہے۔ یہی وہ نور ہے جو کفر کی اندھیریوں اور معصیت کی تاریکیوں میں ہدایت کی روشنی بکھیرتا ہے۔ اور جیسے سورج کی روشنی پیچیدہ راستوں پر چلنا آسان بنادیتی ہے یونہی ہدایت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات و صفحات کا پُر نور ہدایت کی راہ کو سہل بناتا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر انوار دنیا کو چمکا دینے والے سورج کی طرح ہے کہ جب اسکا نور پھیلتا ہے تو رات کی تاریکی دور ہوجاتی ہے یونہی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نورانی وجود سے کفر و معصیت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں۔

4 قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ

ترجمہ آسان کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (محمد عربی) آیااور روشن کتاب (قرآن) (پ٦۔المائدہ)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نور فرمایا

گیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نور اسطرح ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات باری سے پہلے فیض پانے والے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے سے دوسرے لوگ فیض لینے والے ہیں۔ یعنی معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نور ہیں انھیں رب عزوجل نے نور بنایا ہے کسی انسان نے منور نہیں کیا۔ جسطرح اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت سی صفات بخشی ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رسول اللہ نبی اللہ، حبیب اللہ ہیں یونہی آپ صلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم نور اللہ بھی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نورانیت صرف عقلی نہیں بلکہ حسی بھی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم انور کا سایہ نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرے مبار کہ اور دندان مبارک سے نور نکلتا تھا اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ایک نام بھی ہے۔

باب نمبر:12

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ آخری نبی ہیں''

2 اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

ترجمہ آسان کنزالایمان آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا (تمام احکام آچکے) اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی (کہ مکہ فتح ہو گیا) اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا (پ٦۔المائدہ)

''آیئے قرآن سمجھیں'' مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقاو مولیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبی آخری الزماں ہیں کیونکہ قرآن میں صاف صاف فرمادیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کے دین اسلام کو کامل کر دیا گیا یعنی عقائد واحکام نزول قرآن، مسائل، و قانون سب مکمل کر دیئے گئے اور کچھ باقی نہ چھوڑا لہذا جب شریعت مکمل ہو گئی تو اب مزید کسی نبی اور رسول کی حاجت نہیں اب نہ ہی کوئی آیت نازل ہو گئی تو اب مزید کسی نبی رسول کی حاجت نہیں اب نہ ہی کوئی آیت نازل ہو گی نہ ہی کوئی نیا حکم نازل ہو گا نہ ہی کوئی نیا دین و شریعت آئیگی۔ اور قیامت تک اسلام کا حکم کوئی منسوخ نہیں ہو سکتا نہ ہی اصول دین میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے لہذا جب دین کامل ہو چکا تو اب کوئی نیا نہیں آسکتا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے تو ہونگے مگر حق یہی ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ والہ سلم آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا جو ایسا
دعویٰ کرے وہ جھوٹا بے دین ہے۔

3 هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ
وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین
(اسلام) کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں (برا
مانتے رہیں) مشرک، (پ۱۰۔التوبہ)

"آیئے قرآن سمجھیں" سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ
نبی کریم آخری نبی ہیں اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ سلم کے لائے
ہوئے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ عطا فرمایا یعنی قرآن کریم و کتب
۔ ث کو تمام کتابوں پر آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کے ذکر مبارک کو تمام
دینی پیشواؤں پر اور آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کی امت کو تمام امتوں پر غلبہ
حاصل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کے لائے ہوئے دین اسلام سے تمام
انسانی دین منسوخ فرما دیئے گئے۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول
کے وقت تمام دنیا میں صرف دین اسلام باقی رہے گا تمام دین مٹ جائینگے۔
لہٰذا جب واضح ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کا لایا ہوا دین و شریعت کبھی نہ
مٹنے والی ناقابل منسوخ ہے اب کسی نئے دین کی ضرورت نہیں تو پھر ثابت ہو

کہ اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم ہی آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کے بعد نہ کوئی نبی آیا ہے نہ قیامت تک آئے گا ۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم ہی نبیوں میں آخری نبی آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کی لائی ہوئی کتاب قرآن پاک تمام آسمانی کتابوں میں آخری کتاب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم کا لایا ہوا دین دین اسلام تمام دینوں میں آخری دین ہے۔ اب اگر کوئی نیا نبی ہونے ، نئی کتاب لانے نیا دین لانے کا دعویٰ کرے یا اسے ممکن جانے وہ دین اسلام سے خارج و مرتد ہے۔

4 وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے (ہر زمانے کے ہے) خوشخبری دیتا اور (بھیجا) ڈر سناتا لیکن بہت لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے (پ ۲۲۔ سبا)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ سلم تمام انسانوں کے لئے کافی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت تمام انسانوں کے لئے ہے تو جب یہ بات واضح

ہو گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام انسانوں کے لئے کافی ہیں تو خود بخود یہ
بات ثابت ہو گئی کہ اب مزید کسی نبی کی ضرورت نہیں لہذا آپ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم ہی خاتم النبین اور ختم المرسلین ہیں نہ ہی کسی نئے نبی کی حاجت نہ ہی کسی نئی
شریعت و دین کی حاجت۔

5 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠

ترجمہ آسان کنزالایمان محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں
ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (آخرالانبیاء) اور اللہ سب کچھ جانتا
ہے۔ (پ ۲۲۔ الاحزاب)

"آیئے قرآن سمجھیں" سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل
کے واضح طور پر ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ سلم کے بعد اب کوئی
دوسرا نبی نہیں آسکتا لہذا اب جو کسی نبی کا آنا مانے یا اسکا امکان سمجھے وہ مرتد ہے
لہذا یہ عقیدہ رکھنا عین ایمان ہے کہ جسطرح اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہو سکتا یو
نہی نبی صلی اللہ علیہ والہ سلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا نہ بن سکتا ہے۔ آپ خاتم
النبین ہیں یعنی سب سے آخری نبی یہی عقیدہ مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ہمیں
سکھایا گیا ہے۔

6 قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں (پ ۹۔ اعراف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ سلم تمام انسانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا۔ یہاں قیامت تک آنے والے مسلمان مراد ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب قیامت تک آنے والے انسانوں کے نبی ہیں تو اب کسی کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہی لہذا اس آیت مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی ہیں

7 هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے (دین اسلام کو) سب (باطل) دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے (اپنے رسول کی رسالت کا) (پ 26۔ الفتح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دین اسلام تمام دینوں پر غالب ہے اور رہیگا یعنی

اللہ کی طرف سے اب کوئی نیا دین نازل نہیں ہو گا اور جب کوئی نیا یعنی آئے گا نہیں تو پھر کوئی نیا نبی کیوں آئیگا چنانچہ معلوم ہوا کہ دین اسلام ہی حق ہے اسکے علاوہ کوئی دین سچا نہیں اور نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی آخری نبی ہیں اب کوئی نبی آنے والا نہیں جو ایسا دعویٰ کرے وہ سچا نہیں بلکہ جھوٹا اور مرتد ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اَلّا رحمتہ للعلمین٥

ترجمہ آسان کنزالایمان اے حبیب ﷺ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (پ۱۷، الانبیا)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام جہانوں یعنی تمام مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے رحمتہ للعلمین ارشاد فرمایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت تک کے لئے تمام مخلوقات کی طرف بنا کر بھیجے گئے تو اب مزید کسی نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی لہٰذا ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رحمت قیامت تک کے لئے عام کر دی گئی ہے۔

باب نمبر13

"نبی کریم ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی"

1 سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

ترجمہ آسان کنزالایمان

پاکی ہے اسے (ہر نقص و عیب سے) جو اپنے (خاص) بندے کو، راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے (دینی و دنیاوی) برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے، (پ15۔النسا)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معراج جسمانی کا ثبوت ہے جسمیں اللہ عزوجل نے اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معراج جسمانی کا ذکر فرمایا "عبد" جسم اور روح دونوں کو کہتے ہیں یہاں عبد کا استعمال معراج جسمانی کو واضح کر رہا ہے اگر یہ معراج محض خواب میں ہوتی تو اس آیت مبارکہ کو سبحان الذی سے شروع نہ فرمایا جاتا کیونکہ یہ کلمہ عجیب اور عظیم شان والی چیز پر بولا جاتا ہے اور معراج جسمانی یقینا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے لہٰذا آیت مبارکہ کو اس

کلمہ سے شروع فرمایا گیا۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کو معراج جسمانی قطعی یقینی ہے اور اسکا انکار جہالت و گمراہی اور کفر اسکا منکر گمراہ ہے۔

2 وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو (نظارہ) تمہیں (شب معراج) دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (کہ کون مانتا ہے کون انکار) اور (آزمائش بنایا) وہ (جہنم کا) پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے - (پ۔بنی اسرآئیل)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں معراج جسمانی کا ثبوت ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معراج میں اللہ عزوجل کی نشانیاں حالت بیداری میں لامکاں میں ملاحظہ فرمائیں۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں دکھانے سے مراد شب معراج کی وہ سیر ہے جسکی خبر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کفار کو دی تو وہ مذاق اڑانے لگے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سن کر ایمان لے آئے تو صدیق اکبر بن گئے معلوم ہوا کہ معراج کا انکار کفار کا طریقہ اور اس پر ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت۔

3 شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۭ ثُمَّ دَنَا

فَتَدَلّٰی ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ؕ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ﴿۱۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان طاقتور نے پھر اس جلوہ نے (بلندیوں کی طرف) قصد (ارادہ) فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند (اونچے) کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا (اور قریب تر ہوا) تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے جھوٹ نہ کہا (بلکہ تصدیق کی) جو (چشم مصطفیٰ نے) دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے (واقعہ معراج) پر جھگڑتے ہو (اطمینان نہیں لاتے) اور انہوں نے (رسول نے) تو وہ جلوہ دوبار دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے (درخت) پاس اس کے پاس جنت الماویٰ (جنت کا ایک درجہ) ہے، جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو (نورِ تجلیات) چھا رہا تھا (رسول کی) آنکھ نہ کسی طرف پھری (مائل نہ ہوئی) نہ حد (ادب) سے بڑھی بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں (غیب کی باتیں) دیکھیں (پ ۲۷۔ والنجم)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! ان مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی معراج جسمانی کاذکر ہے یعنی محبوب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آسمانوں کے بلند کناروں سے گزرتے ہوئے عرش بریں پر جلوہ گر ہوئے کہ حضرت جبریل تو سدرہ پر رک گئے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آگے بڑھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نور الٰہی سے قریب ہوئے یا نور الٰہی حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قریب ہوا یہاں تک کے دو ہاتھوں کا یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا پھر جسطرح دو کمانوں کے ملنے سے دائرہ بن جاتا ہے اس وقت نظارہ یہ تھا کہ چہار طرف رحمت خدا اور بیچ میں محبوب خدا۔ شب معراج کی ان مبارک گھڑیوں میں رب عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وہ خاص باتیں کیں جو کسی کے وہم و گمان میں نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے رب عزوجل کا دیدار فرمایا اور دل نے بھی تصدیق کی کہ واقعی دیدار کیا۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں دوبار دیکھنے سے مراد بار بار دیکھنا ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معراج کی شب صرف جمال الٰہی کا نظارہ ہی نہیں کیا بلکہ تمام فرشتے جنت اور اسکی نعمتیں اسمیں ہونے والے عذابات سب ملاخطہ فرمائے۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں معراج جسمانی کا انکار کرنے والے مشرکین مکہ سے فرمایا گیا کہ اے مشرکو تم معراج جسمانی اور دیدار الٰہی کا انکار کرنے والے کون ہوتے ہو معلوم ہوا کہ معراج جسمانی کا انکار کفار کا طریقہ ہے۔

باب نمبر:14

انبیاء علیہم السلام کے تبرکات کے فضائل

1 اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل (روشن ہو) جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ۔(پ ۱۳۔ یوسف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات ان کے جسم سے چھوئی ہوئی چیزیں انکے تبرکات و آثار مقدسہ بیماریوں کی شفا، دافع بلا، مشکل کشا ہوتی ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اپنا کرتا دیا کہ یہ لے جاؤ اور میرے والد یعقوب علیہ السلام کے چہرے پہ ڈالو انکی آنکھیں روشن ہو جائینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یوسف علیہ السلام کے غم میں روتے روتے بینائی کھو چکی تھیں پھر سے بینا ہو گئیں چنانچہ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے تبرکات کے بڑے فضائل ہیں۔

2 اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار (تو میٹھا چشمہ ظاہر ہو) یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو (اس سے مرض دور ہو جائے گا) (پ ۲۳۔ ص)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق ہے کہ آپ علیہ السلام بہت سخت بیمار ہو گئے آپ علیہ السلام کا مال اولاد سب ختم ہو گئے اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کو سخت آزمائش میں مبتلا فرمایا مگر آپ علیہ السلام نے صبر و تحمل سے اس آزمائش کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ آزمائش کا وقت گزر گیا پھر اللہ عزوجل کی طرف سے آپ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا پاؤں مبارک زمیں پر ماریں لہٰذا آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جہاں آپ علیہ السلام نے پاؤں مبارک مارا وہاں ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا پھر آپ علیہ السلام کو اسمیں غسل کرنے کا حکم دیا گیا جب آپ علیہ السلام نے اس چشمے سے غسل فرمایا تو تمام بیماری جاتی ہی آپ علیہ السلام صحتیاب ہو گئے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے پاؤں کا دھوَن بھی شفا ہوتا ہے اسی لئے آپ علیہ السلام کے لئے شفا کا ذریعہ بنایا گیا۔

3 وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۠ ﴿۲۴۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں (تبرکات) معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ۲۔ البقرہ)

"آئیے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور دلوں کو چین حاصل ہوتا ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات سے برکت و فیض لینا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے واضح ہوا۔ مذکورہ تابوت میں انبیاء کرام اور انکے مکانات کی قدرتی تصویریں تھیں اور توریت کی تختیاں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا آپ علیہ السلام کے کپڑے اور نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ شریف وغیرہ تھے اسکے علاوہ اسمیں کچھ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا کے ٹکڑے بھی تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کے دولت خانہ کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بحالت نماز قیام میں ہیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گرد صحابہ کرام موجود ہیں یہ تابوت، تابوت سکینہ کے نام سے مشہور ہے جسکی برکت سے تسکین ملتی ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات دافع رنج و بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں کیونکہ جس چیز کو بزرگوں سے نسبت ہو جائے وہ بابرکت ہوتی ہے اس سے فیض و نفع ملتا ہے اور ان چیزوں سے سکون قلب میسر ہوتا ہے لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بزرگوں کے تبرکات کے فضائل کا قائل ہو اور اسکی تعظیم کرتا ہو اور ان تبرکات کا انکار سخت بے دینی و جہالت ہے۔

4 قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ

ترجمہ آسان کنزالایمان

بولا میں نے وہ (ایسی چیز کو) دیکھا جو (جس کو) لوگوں نے نہ دیکھا تو (میں نے) ایک مٹھی بھر لی فرشتے (کی سواری) کے نشان سے پھر اسے (اس ڈھانچے میں) ڈال دیا اور میرے جی (نفس) کو یہی بھلا (اچھا) لگا، (پ ۱۶۔ سورہ طٰہٰ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریل علیہ

السلام کی گھوڑی کے قدموں کی خاک میں وہ تاثیر ہے جس نے بے جان بچھڑے میں جان پیدا کر دی کہ وہ آواز نکالنے لگا تو ایک فرشتے کے گھوڑے کی قدموں سے نسبت رکھنے والی چیز کی یہ تاثیر ہے تو بزرگوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں اور تبرکات کی برکتوں اور فیض کا کیا عالم ہو گا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور بزرگان دین کے تبرکات کے بے شمار فضائل و برکات ہیں ہر مسلمان کا اس پر ایمان ہونا چاہیے۔

5 وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع (لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ) اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

(پ ا۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے تبرکات کی فضیلت معلوم ہوئی

کہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام جس پتھر پر قدم رکھ کر کے کی تعمیر فرمائی یعنی مقام ابراھیم وہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے باعث تعظیم ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کی تعظیم کرنا اور اس سے برکت لینا قرآن سے ثابت ہے اور تمام مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔ مقام ابراھیم ایک جنتی پتھر ہے مگر اسکی تعظیم کا حکم جنتی ہونے کے سبب نہیں آیا بلکہ اسکی وجہ ہے کہ اس کو قدم خلیل اللہ سے نسبت ہے اسی لیے قرآن کریم نے اس پتھر کو جنتی پتھر نہ کہا بلکہ مقام ابراھیم کہا تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس پتھر کی تعظیم و توقیر اسلئے ہے کہ وہ ابراھیم علیہ السلام کا جائے قیام ہے تمام مسلمانوں کے سر اسکی طرف جھکتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ تبرکات کی تعظیم و ادب اسلام میں سے ہے جو اسے اسلام سے خارج مانے وہ قرآن سے ناواقف جاہل ہے۔

باب نمبر15

"شان صحابہ علیہم الرضوان"

1 هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

جو کہتے ہیں کہ ان (مفلس مسلمانوں) پر (مال) خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان (ہو کر الگ) ہو جائیں ۔اور اللہ ہی کے لیے (اسی کے قبضہ قدرت میں) ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے (وہی سب کا رزاق ہے) مگر منافقوں کو سمجھ نہیں ۔(منافق) کہتے ہیں

(پ ۲۷۔ المنفقون)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ !مذکورہ بالا آیت مبارکہ صحابہ کرام کے فضائل کی ایک جھلک پیش کر رہی ہے مذکورہ آیت مبارکہ میں صحابہ کرام کے لئے اللہ عزوجل وعدہ فرمارہا ہے کہ یہ منافقین پر لاکھ کوشش کریں کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے صحابہ کو پریشان کریں انھیں تنگدستی و محتاجی میں مبتلا کردیں مگر یہ بدبخت کامیاب نہ ہونگے اللہ عزوجل آپ کے صحابہ کو غنی کردے گا ان پر رزق کے دروازے کھول دے گا۔ رب عزوجل اپنا وعدہ

پورا فرمایا اور صحابہ کرام کو مالامال کر دیا۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دشمن کبھی نہ بخشے جائینگے۔ ان کے گستاخ و بے ادب کو کہیں پناہ نہیں دل میں صحابہ کی عزت و عظمت محبت عقیدت ہونا ایمان کی سند ہے۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جنکے برے مذہب میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں گستاخیاں کی جاتی ہیں اور انھیں مسلمان ہی نہیں سمجھا جاتا (معاذ اللہ) اللہ ایسے بدفطرت کی صحبت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

2 وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۠

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور عزت تو (صرف) اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو (اس حقیقت کی) خبر نہیں (پ ۲۸۔ المنفقون)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بارگاہ رب العزت میں بڑی ہی قدر و منزلت ہے چنانچہ مذکورہ آیت مبارکہ میں صاف صاف فرمادیا گیا کہ تمام تر عزتیں اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہیں تو جب عام مسلمان کی اتنی عزت و توقیر ہے کہ اللہ عزوجل اپنی عزت کاذکر فرمارہا ہے تو دورنبوی کے مسلمان یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت و توقیر کا کیاعالم ہوگا مگر منافقین اس سے بے خبر ہیں

الہذا جو صحابہ کی شان و عظمت کا انکار کرے انکی زات میں نقص نکالے انکی شان میں گستاخیاں کرے وہ بھی ان منافقین میں شامل ہے۔

3 لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ؕ وَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا،

(پ ۲۷۔ الحدید)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں صحابہ کرام کی بلند و بالا شان بیان ہوئی کہ فتح مکہ سے قبل اور بعد میں جہاد کرنے والے اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے قطعی جنتی ہیں اللہ ان سے جنت کا وعدہ فرما چکا اور بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا اور کسی مسلمان کا عمل صحابہ کی طرح نہیں ہو سکتا انکے اعمال کی قبولیت اور جنت میں داخلے کی سند رب عزوجل کی طرف سے آچکی۔ اللہ کے وعدے کو سچا تسلیم نہیں کرتا اور قرآن کا منکر ہے ایسا شخص خود جنت کا حقدار نہیں۔

4 اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری (تقویٰ) کے لیے پرکھ (خالص کر) لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے (پ ۲۶ الحجرات)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی فضیلت معلوم ہوئی۔ مذکورہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی کہ یہ حضرات بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں انتہائی دھیمے انداز میں گفتگو فرمایا کرتے تھے چنانچہ اللہ عزوجل نے انکی تعریف و توصیف فرمائی کہ حضرات صحابہ کے دل تقویٰ و پرہیزگاری سے مزین ہیں لہٰذا جو کوئی ان صحابہ کو فاسق مانے وہ اس آیت مبارکہ کا منکر اور خود بہت بڑا فاسق ہے۔

5 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جان لو کہ تم میں (تمھارے درمیان) اللہ کے رسول (تشریف فرما) ہیں (تمھارے) بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں (تمہاری رائے کے مطابق حکم دیں) تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمانپیارا کر دیا ہے (ایمان کی محبت پیدا کر دی) اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا (رچابسا دیا) اور کفر اور (اللہ اور اسکے رسول کی) حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی (تمہیں اس سے متنفر کر دیا). ایسے ہی لوگ راہ (حق) پر ہیں (پ۲۶۔الحجرات)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں صحابہ کرام علیھم الرضوان کے اعلیٰ درجے کے ایمان کا ذکر فرمایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ حضرات علیھم الرضوان کو ایمان بڑا پیارا اور محبوب ترتھا اور ایمان کا یہ اعلیٰ درجہ اللہ عزوجل کی بڑی رحمت ہے کمال ایمان کا یہ درجہ اپنی کوشش سے نصیب نہیں ہوتا بلکہ فضل ربانی سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان پر اللہ عزوجل کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے ان حضرات کو کمال ایمان عطا فرمایا لہٰذا ان حضرات صحابہ کے ایمان میں شک کرنا انتہائی جہالت اور قرآن سے ناواقف کے سبب ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان

کے دل گناہ و معصیت سے متنفر اور بیزار ہیں اللہ عزوجل کے خاص فضل و کرم سے ان کے قلوب نیکی پرہیز گاری رشد و ہدایت سے لبریز ہیں لہٰذا ان حضرات صحابہ کو گناہ گار سمجھنا اور انہیں فاسق جاننا انتہا درجے کی گمراہی ہے۔

6 وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ان میں سے اوروں (اور لوگوں) کو (بدعقیدگی و بد عملی سے) پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں، جو ان اگلوں (پہلوں) سے نہ ملے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ (پ ۲۷۔ الجمعہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے صحابہ کرام کی فضیلت بخوبی واضح ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا فیض قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے جاری و ساری ہے مگر پھر بھی تمام کے تمام مسلمان آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نگاہ کرم سے پاک و صاف ہونے کے باوجود درجہ صحابیت تک نہیں پہنچ سکتے کوئی کتنا ہی صالح متقی منصب ولایت پر فائز ہو مگر صحابی کے گرد قدم کو بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ براہ راست بارگاہ نبوت سے فیض یافتہ نہیں ہوتا جبکہ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قرب خاص سے فیض پایا ہے لہٰذا قیامت تک آنے والے مسلمان قاری ہونگے حاجی

ہونگے نمازی ہونگے مگر صحابی نہیں ہوسکتے صحابیت کا درجہ صرف انہوں نے ہی پایا جنہوں نے اپنی سر کی آنکھوں سے حالت پر ایمان میں سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی انھیں یہ درجہ صحابیت خاص اللہ کے فضل و کرم سے عطا ہوا اور نصیب والوں کو عطا ہوا لہٰذا جو صحابہ کرام کی فضیلت کا انکار کرے وہ بد باطن و بد بخت ہے۔

7 اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

جبکہ کافروں نے اپنے دلوں میں اڑ (ضد) رکھی وہی زمانہ جاہلیت کی اڑ (ضد یعنی رسول اور مسلمانوں کو کعبہ معظمہ سے روکنا) تو اللہ نے اپنا اطمینان (قلبی سکون) اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا اور پرہیزگاری کا کلمہ (کلمہ توحید) ان (مسلمانوں) پر لازم فرمایا (اس پر استقامت بخشی) اور وہ (جنہوں نے رسول کی بیعت کی) اس کے زیادہ سزاوار (مستحق) اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ ۲۶۔ الفتح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی

بلند و بالا شان کو واضح کر رہی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان وہ اعلیٰ و ارفع شان والے حضرات ہیں جن کے دلوں کو اللہ عزوجل نے سکون و اطمینان سے بھر دیا اور ایمان و تقویٰ و اخلاص ان میں ایسا رچا بسا کہ ان سے جدا ہو سکتا ہی نہیں۔ لہٰذا مذکورہ آیت مبارکہ میں تمام حضرات صحابہ کے حسن خاتمہ کی یقینی خبر اور قطعی جنتی ہونے کی بشارت بھی پوشیدہ ہے۔ جو صرف حضرت علی کو صحابی مانے باقی صحابہ کے ایمان کا انکار کرے وہ ان تمام آیت کا منکر قرآن کا منکر اور خود جہنم کا حقدار ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ تمام صحابہ کامل مومن ہیں انکے اخلاص و ایمان تقویٰ پرہیزگاری میں کوئی شبہ نہیں۔

8 مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠

ترجمہ آسان کنزالایمان

محمد اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے (اصحاب) کافروں پر سخت (جنگجو) ہیں اور آپس میں نرم دل (مہربان) تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے (کثرت سے نمازیں پڑھتے) اللہ کا فضل و رضا

چاہتے .ان کی (عبادتوں وایمان) علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان (نور عبادت) سے یہان کی صفت توریت میں (مذکور) ہے.اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور ہے یہ اسلام) جیسے ایک کھیتی (کہ) اس نے اپنا پٹھا نکالا (بالی نکالی) پھر اسے طاقت دی پھر دبیز (موٹی) ہوئی پھر اپنی ساق (تنے) پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں.اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں (نیک اعمال) والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا. (پ۲۶۔الفتح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ ! صحابہ کرام علیھم الرضوان کی شان دیکھنی ہو تو مذکورہ بالا آیت مبارکہ کو پڑھیں کہ اللہ عزوجل کتنے واضح اور پیارے انداز میں انکی شان وفضیلت بیان فرمارہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام صحابہ کفار پر اتنے سخت اور شدید ہیں کہ اس معاملے میں اپنی جان مال رشتہ داری کی بھی پرواہ نہیں کرتے انھیں کسی کافر منافق سے ہرگز ہرگز محبت اور انسیت نہیں جبکہ مسلمانوں پر تمام صحابہ اسے مہربان ہیں جیسے باپ بیٹے پر مہربان یا بھائی بھائی پر مہربان اور انتہائی عبادت گزار وشب بیدار کہ انکے چہرے عبادت کے نور سے جگمگاتے ہیں انکے اخلاص وتسلیم ورضا کی صفات ومدح سرائی توریت وانجیل میں بھی مذکور کی گئی اور جیسے کھیتی پر زندگی کادارومدار

ہے ایسے ہی ان پر مسلمانوں کی ایمان زندگی کا دارومدار ہے اور جیسے کھیتی کی حفاظت کی جاتی ہے یونہی تمام صحابہ اور انکے ایمان و اعمال اللہ عزوجل کی نگرانی میں ہیں اور جسطرح کسان کو اپنی پھلی پھولی کھیتی بھلی لگتی ہے یونہی اللہ عزوجل کو اپنے محبوب کے اصحاب کی جماعت بہت پیاری ہے لہذا معلوم ہوا کہ صحابہ سے محبت سنت الہیہ ہے اور رسول کے اصحاب سے جلنے والے بغض رکھنے والے جہنم کے حقدار ہیں کیونکہ تمام صحابہ مومن و صالح اور قطعی جنتی ہیں کہ رب نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا اور رب کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی مدح سرائی سنت الہیہ ہے اور انکی بدگوئی گمراہی۔

9 لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ

ترجمہ آسان کنزالایمان

ان فقیر ہجرت کرنے والوں (مہاجروں) کے لیے (بھی ہے) جو اپنے گھروں اور مالوں (جائدادوں) سے (جبرا) نکالے گئے (اور جو) اللہ کا

فضل (ثواب) اور اس کی رضا چاہتے اور (ہر وقت) اللہ و رسول (کے دین) کی مدد کرتے (رہتے ہیں) وہی (اپنے ایمان و اخلاص میں) سچے ہیں اور (یہ مال انکے لیے بھی ہے) جنہوں نے پہلے (ہی) سے اس شہر (مدینہ پاک) اور ایمان میں (ثابت قدمی سے) گھر بنا لیا (وہ) دوست رکھتے ہیں انہیں (مہاجرین کو) جو ان کی طرف (مدینہ میں) ہجرت کر کے گئے اور (وہ) اپنے دلوں میں کوئی حاجت (خواہش) نہیں پاتے اس چیز کی (مال کی) جو (مہاجرین کی مدد کو) دیے گئے اور (وہ) اپنی جانوں (اپنے آپ) پر ان (مہاجرین) کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ (خود) انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا (پاک کیا) گیا تو وہی (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہیں۔ (پ ۲۸۔ الحشر ۱)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی انتہائی مدح و ثنا بیان کر رہی ہے کہ حضرات صحابہ جنہوں نے ہجرت کی تو انکی ہجرت کا مقصد اللہ و رسول کی رضا و خوشنودی اور انکی مدد کرنا تھا اور وہ صحابہ جو پہلے ہی سے مدینہ منورہ میں تھے انکے دل اپنے مہاجر ساتھیوں کے آجانے سے تنگ نہ ہوئے بلکہ خوش دلی سے انہیں اپنا پاس جگہ دی اپنے مکانات، اموال باغات وغیرہ میں شریک کیا اور مہاجرین کو غنیمت میں سے جو حصہ وغیرہ ملتا ہے تو انصار اس حرص پر حسد نہیں کرتے خود بھوکے رہ کر اپنے مہاجر

بھائیوں کا پیٹ بھرتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ صحابہ سے محبت کمال ایمان کی علامت ہے کہ آیت مذکورہ میں انصار صحابہ کرام کی تعریف فرمائی گئی۔ یہ حضرات صحابہ وہ ہیں جنکا نفس و دل لالچ سے پاک و صاف کردیا گیا اور اللہ عزوجل کے ارشاد کے مطابق ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں جیسے تمام صحابہ۔ لہٰذا حضرات صحابہ پر طعن کرنا انکی شان گھٹانا مسلمانوں کا شیوہ نہیں بلکہ مسلمان تو تمام صحابہ سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور انکی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کا شائبہ بھی گوارا نہیں کرتے۔

10 وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے (انکی پیروی کی) اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی (خوش) اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں (جنت کے) باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۱۱۔ التوبہ)

''آیئے قرآن سمجھیں'' سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں حضرات صحابہ کا بارگاہ الٰہی میں بلند درجہ و فضیلت واضح ہو رہی ہے جیسا کہ مذکور ہوا کہ سابقین و

اولین یعنی مہاجرین انصار، تمام صحابہ کرام اور ان صحابہ کرام کی پیروی کرنے والے قیامت تک آنے والے مسلمان ان سب سے اللہ راضی ہے لہذا معلوم ہوا کہ جب رب عزوجل صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کتنا راضی ہوگا۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ سارے صحابہ عادل متقی ہیں ان میں کوئی گناہ گار و فاسق نہیں یہ سب کے سب قطعی جنتی ہیں کیونکہ انکے جنتی ہونے کا وعدہ الٰہی ہو چکا اور اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔ لہذا صحابہ کو ماننے والے حق پر ہیں جو صحابہ کو نہ مانے انکی پیروی نہ کرے وہ گمراہ و باطل ہے۔

11 لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں (خوب برسیں) ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی (غزوۂ تبوک کی بے سرو سامانی) میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل (مشکلات کے سبب) پھر جائیں (جہاد سے ہچکچائیں) پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا (اور وہ ثابت قدم رہے) بے شک وہ ان پر مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (پ ۱۱۔ التوبہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ ! مذکورہ آیت مبارکہ ان مہاجرین و انصار صحابہ کی بلند بالاشان واضح کر رہی ہے جو غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے اللہ عزوجل کی رحمت ان کے ساتھ ہوئی اور اس حاضری کی برکت سے رب عزوجل کی رحیمی و کریمی کا سایہ ان پر رہا چنانچہ ثابت ہوا کہ تمام کے تمام صحابہ قطعی جنتی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ عزوجل کی رحمتوں کے سائے میں ہیں جو انکے جنتی ہونے کا انکار کرنے وہ اس آیت کا منکر ہے۔

12 لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۹۶﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا (افضل) کیا اور اللہ نے سب (مسلمانوں) سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔ اُس کی طرف سے درجے اور بخشش اور

رحمت اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(پ ۵۔ النساء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تمام ہی صحابہ ایمان و صحابیت میں برابر البتہ درجات میں مختلف ہیں کوئی بھی صحابی فاسق نہیں کیونکہ فاسق سے جنت کا وعدہ نہیں ہوتا لہذا ثابت ہوا کہ تمام صحابہ عادل و جنتی ہیں جو تاریخی واقعہ کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ جھوٹا ہے اور قرآن بلاشک وشبہ سچا ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا جو صحابہ غزوات میں شریک ہوئے وہ بھی مومن قطعی جنتی اور جو کسی سبب یا بلا سبب غزوات میں شریک نہ ہوسکے وہ بھی مومن اور قطعی جنتی البتہ مجاہدین صحابہ کو غیر مجاہدین صحابہ پر فضیلت حاصل ہے البتہ جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود جہاد پر جانے سے روکا جیسے غزوہ بدر میں حضرت عثمان غنی اور غزوہ تبوک میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہ مجاہدین میں ہی شامل ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غنیمت میں سے حصہ دیا گیا۔ اللہ عزوجل نے تمام صحابہ ہی سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ کوئی غیر صحابی مسلمان کتنا ہی بڑا عالم عامل ہو صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا کہ ان حضرات سے اللہ نے جنت کا قطعی وعدہ فرمایا جبکہ ہم سے نہیں فرمایا لہذا جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی فضیلت کا انکار کرے وہ گمراہ اور جہنم کا حقدار ہے۔

باب نمبر16

''فضائل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا''

1 یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًاۚ

ترجمہ آسان کنزالایمان اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (تمھارا مرتبہ بہت بلند ہے)اگر اللہ سے ڈرو (پرہیز گاری اختیار کرو) تو (اگر نامحرم سے بات کرنی پڑ جائے) بات میں ایسی نرمی نہ کرو (لوچ نہ رکھو) کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں (نیکی و نصیحت کی) اچھی بات کہو (پ ۲۲۔ الاحزاب)

''آیئے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت معلوم ہوئی کیونکہ مذکورہ آیت میں ازواج مطہرات کا ذکر ہوا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو ازواج میں سب سے محبوب ترین زوجہ ہیں لہٰذا مذکورہ آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ سیدنا عائشہ صدیقہ و دیگر ازواج عام عورتوں کی طرح نہیں بلکہ تمام جہان کی اولین و آخرین عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں یہ دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قربت پاک سے فیضیاب ہوئیں اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہونگی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور تمام ازواج حضرت آدم علیہ السلام تا روز قیامت تمام عورتوں سے افضل ہیں کوئی ان کا ہمسر نہیں۔ لہذا جو سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کرتا ہے اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

2 وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اگر تم بیمار ہو (کہ پانی نقصان پہنچائے) یا سفر میں (جب پانی نہ مل سکے) یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا (صحبت کی) اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے

(پ ۵۔ النساء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کا پتا دیتی ہے۔ کہ آپ رضی اللہ عنہا کے سبب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک غزوہ سے واپسی پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا اسکی تلاش کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تمام لشکر وہاں جنگل میں

ٹھہر گئے نماز کا وقت آیا مگر پانی کا نام و نشان تھا تب تیمم کا حکم آیا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے آل ابو بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئی ہیں۔ سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقام بارگاہ الٰہی میں بہت ہی ارفع و عالی ہے کہ آپکی وجہ سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں عطا ہوئی ہیں۔ یہ ان کا ہم پر احسان ہے پھر جو انھیں برا کہے وہ بڑا احسان فراموش ہے۔ ورنہ تو سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار کھو جانا قیامت کے لئے مسلمانوں کے رحمت ہو گیا۔

3 اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۟

ترجمہ آسان کنزالایمان گندیاں (بدکار) گندوں (بدکاروں) کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے اور ستھریاں (پاکدامن عورتیں) (پاکدامن مردوں) ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے وہ پاک ہیں ان باتوں (تہمتوں) سے جو یہ (بہتان لگانے والے) کہہ رہے ہیں، ان (پاکدامن مرد و عورتوں) کے لیے بخشش اور (جنت میں) عزت کی روزی ہے (پ۱۸۔ النور)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں سیدتنا عائشہ صدیقہ اللہ عنہا کی

طہارت، عفت و عصمت کی گواہی دی جا رہی ہے کہ مطلب یہ کہ کوئی مہربان و شفیق باپ یہ پسند نہیں کرتا کہ اسکا نکاح کسی بری عورت کیا جائے تو کریم و مہربان رب عزوجل اپنے محبوب اطہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نکاح کسطرح کسی بری عورت سے کر سکتا ہے اچھوں کے لئے اچھی عورتیں موزوں ہیں۔ لہٰذا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے سیدتنا عائشہ جیسی طیبہ طاہرہ عفیقہ صدیقہ کو پسند فرمایامذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ آپ قطعی جنتی ہیں کہ آپ کے جنتی ہونے کی خبر مذکورہ آیت مبارکہ میں بالکل واضح طور پر دے دی گئی۔ اس گواہی کے باوجود جو بدباطن آپ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر زبان طعن دراز کرے وہ جہنم کی بھڑکتی آگ کا حقدار ہے۔

4 اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ۝ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۗ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ۝ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ

عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے (تمھیں اس پر اجر ملے گا) ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ (اتنا ہی) ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے (بہتان لگا کر) سب سے بڑا (بڑھ چڑھ کر) حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (ایسا) کیوں نہ ہوا (کہ) جب تم نے اسے (افواہ کو) سنا تھا (تو) کہا ہوتا کہ ہمیں (حق) نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں (جس میں ذرا سچ نہیں) الٰہی پاکی ہے تجھے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا (بہتان کی تردید کی ہوتی) اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے، تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں ،اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے (بہتان طرازی) میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا. جب تم ایسی بات (افواہ) اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے (اس حرکت کو) (معمولی) سہل سمجھتے تھے اور (مگر) وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور (ایسا) کیوں نہ ہوا جب تم نے (افواہ کو) سنا تھا یہ بڑا بہتان ہے ،اللہ تمہیں نصیحت

فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ۱۸۔النور)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی و بزرگی کی گواہی دے رہی ہے۔ ایک غزوہ سے واپسی کے موقعہ پہ آپ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ قافلے سے پیچھے رہ گئے تو بعض سیاہ دل بد باطن منافقوں نے آپ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگادی بعض سادہ لوح مسلمان انکے دام فریب میں آگئے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جب اپنے اوپر لگائی گئی تہمت کا معلوم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا کو سخت صدمہ پہنچا مخلص مسلمانوں نے اس وقت بھی آپ رضی اللہ عنہا کی عفت و پاکدامنی کے گن گائے چنانچہ اس موقع پر رب تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں اور ام المومنین کی طہارت عفت و عصمت کی گواہی دی۔ معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بی بی مریم سے افضل ہیں کہ بی بی مریم کی گواہی عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور سیدہ عائشہ صدیقہ کی عصمت کی گوہی خود رب نے دی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ ام المومنین جیسی طیبہ طاہرہ پر تہمت لگانا شیطانی کام ہے اور بے نظیر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بے نظیر زوجہ کی عظمت کا منکر شیطان کا پیرو کار ہے۔

باب نمبر 17

فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

1 لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ ⑩

ترجمہ آسان کنزالایمان

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا، اور ان سب (فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں خرچ کرنے والوں) سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(پارہ ۲۷ :الحدید)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ: مذکورہ بالا آیت مبارکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مبنی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ سب سے پہلے راہ خدا میں خیرات کی سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا انکار کرے وہ گمراہ ترین ہے کیونکہ وہ نہ صرف ان آیات کا منکر ہے بلکہ قرآن کا ہی

منکر ہے کیونکہ قرآن کی ایک آیت کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ لہذا ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص یا جماعت نار جہنم کی حقدار ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ کا نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام لہذا اس میں سارے سابقین صحابہ داخل ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے ان کے اعمال کی مقبولیت اور جنت کی سند رب عزوجل کی طرف سے آچکی۔

2 وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا (پیدا کیا) اس کو تکلیف سے، اور اسے (بچہ کو پیٹ میں) اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے (جبکہ حمل کی مدت چھ ماہ ہو) یہاں تک کہ جب اپنے زور (جوانی) کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا (تو) عرض کی اے میرے رب! میرے دل میں ڈال (توفیق عطا فرما) کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی (کہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائی) اور میں وہ کام کروں جو تجھے

پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ (اور) میں (ہر کام میں) تیری طرف رجوع لایا (متوجہ ہوا) اور میں (ظاہراً و باطناً) مسلمان ہوں ۔ (پارہ 26 الاحقاف)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر مبنی ہیں آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے اور سایہ کی طرح اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے ۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دعا مانگی جو آیت میں مذکور ہوئی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی دعا بارگاہ الہی میں کامل مقبول ہوئی آپ نے وہ نیک اعمال کیئے جو پوری امت میں کسی کو میسر نہ ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو ہی نبی کریم ﷺ کا یار غار بننے ، جامع قرآن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مسلمانوں کی غمگساری، غلاموں کی آزادی، راہ خدا میں گھر بار لٹا دینے اور دیگر بے شمار نیکیاں ہیں جس کا آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا آپ رضی اللہ عنہ چار پشت کے صحابی ہوئے۔ آپ کے والدین خود آپ اور آپ کی اولاد اور آپ کے کچھ نواسے اور پوتے صحابی ہوئے ۔ اللہ تعالی نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو قبل از اسلام بھی شرک و زنا ،شراب اور دیگر گناہوں سے محفوظ رکھا۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے یہ بھی

ثابت ہوا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قطعی جنتی ہیں کہ رب عزوجل ان کے لئے جنت کا وعدہ فرما چکا لہذا جو ان کے ایمان و تقوی، مقبول بارگاہ ہونے یا جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس آیت کا منکر اور جہنم کا حقدار ہے۔ ورنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تو یہ شان ہے کہ انہیں محبوب خدا کے پہلو میں قیامت تک سونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے مرتبے اور درجے کا کیا کہنا۔ سبحان اللہ

3 اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری (تقوی) کے لیے پرکھ (خالص کر) لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پارہ 26 الحجرات)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کو واضح کر رہی ہے اور انہی کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ کہ یہ بارگاہ نبوت ﷺ میں نہایت دھیمی آواز میں گفتگو فرمایا کرتے تھے مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ،حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بخشش ایسی ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالی کا ایک ہونا یقینی ہے مذکورہ آیت مبارکہ میں رب عزوجل نے ان کی بخشش کا اعلان فرمادیا اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے دل کو اللہ عزوجل نے تقویٰ و پرہیز گاری سے مزین فرمایا جو انہیں فاسق مانے ان کے جنتی ہونے کا انکار کرے وہ اس آیت کا منکر ہے۔

4 وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۴﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اس کے پاس آئے ، کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں ،اور وہ (نبی) جو یہ سچ (دعوتِ توحید) لے کر تشریف لائے اور وہ (مؤمنین) جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی (اللہ کا) ڈر (رکھنے) والے ہیں ، (اور وہ سب کچھ) ان کے لیے ہے ،جو وہ چاہیں (گے) اپنے رب کے پاس (سے پائیں گے)، نیکوں کا یہی صلہ ہے ،پارہ 24 الزمر

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مدح فرمائی گئی کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بڑے درجے والے ہیں کہ

انہوں نے سچائی لانے والے نبی ﷺ کی تصدیق فرمائی ان پر ایمان لائے اور صدیق کہلائے۔ ان کے لئے رب عزوجل نے فرمایا "لھم مایشاؤن" ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو یہ چاہیں سبحان اللہ کیا شان ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا منکر ہے وہ بڑا ہی بد بخت اور نارِ جہنم کا مستحق ہے۔

5 فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو (جنت کی) خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو، جو کان لگا کر (غور و فکر سے) بات (نصیحت) سنیں پھر اس کے بہتر (نصیحت پر) پر چلیں یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو عقل ہیں تو کیا وہ (شخص) جس پر عذاب (نازل ہونے) کی بات ثابت ہو چکی نجات (پانے) والوں کے برابر ہو جائے

گا پارہ ۲۳، الزمر

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیات مبار کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں جس میں آپ رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان فرمائے گئے۔ کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ سعادت مند ہیں جو نبی کریم ﷺ سے سن سن

کر اسلام پر عمل پیرا ہوئے اور صرف یہی نہیں بلکہ خود آپ رضی اللہ عنہ نے بھی تبلیغ دین میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ تبلیغ دین سے بھی بہت سے اصحاب نے اسلام قبول کیا یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے سن کر اور بہت سے اصحاب آپ رضی اللہ عنہ سے سن کر ایمان لائے اور اچھی باتوں کی اتباع کی۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں انہیں کامل عقل والا فرمایا گیا یقیناً کامل عقل وہی ہے جس سے دین ملے جو دین پر دنیا کو ترجیح دے وہ عقل کامل نہیں ایسے کامل عقل و کامل ایمان والی ہستی کو جو فاسق مانے یا سرے سے مسلمان ہی نہ جانے اس کی دنیا بھی تباہ اور آخرت بھی۔

6 هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۞ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

تم پر وہ اور اس کے فرشتے (بھی دعائے رحمت کرتے ہیں تا) کہ تمہیں (کفر و مصیبت کی) اندھیریوں سے (حق و ہدایت کے) اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے، ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے اور ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے، پارہ ۲۲

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سیدنا صدیق اکبر کے حق میں نازل ہوئی جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ ہم نیازمندوں کو حضور کے طفیل رب عزوجل نے کس عزت سے نوازا تو اس پر آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر یہ آیت کریمہ اتری جس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام بالخصوص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بڑے بلند درجے و مرتبے والے ہیں۔ کہ ان پر رب عزوجل درود بھیجتا ہے اور نزع یا قبر یا حشر یا دخول جنت کے وقت فرشتے یا پھر خود رب عزوجل انہیں سلام فرمائے گا یعنی تم امن و سلامتی سے رہو گے سبحان اللہ! سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا کیا پوچھنا جو بدبخت انہیں گمراہ مانے وہ اس آیت کا منکر ہے۔ اور وہ خود گمراہ ہو گئے

7 وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں (دینی لحاظ سے) فضیلت والے اور گنجائش (مال و دولت) والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مالی مدد نہ) دینے کی، اور چاہیے کہ معاف کریں

اور در گزریں، کیا تم اسے دوست (پسند) نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پارہ 18 النور

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہ الٰہی میں بڑی عظمت و فضیلت والے ہیں اور بعد انبیاء افضل الخلق ہیں کیونکہ مذکورہ آیت میں رب عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کو اولوا الفضل مطلقاً فرمایا بغیر کسی قید کے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی جگہ امامت کیلئے منتخب فرمایا کہ امام افضل ہی کو بنایا جاتا ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کرام سے افضل نہ مانے وہ قرآن کے فیصلے سے انکار کا مرتکب ہے۔

8 وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

جو سب سے بڑا پرہیزگار (ہے) جو اپنا مال (راہِ خدا میں) دیتا ہے (اس لیے) کہ ستھرا (پاک) ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔ پارہ 30 الیل)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! یہ آیات مبار کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں جس میں آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت بیان کی گئی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا بلکہ اس کے علاوہ بھی سات لونڈیوں اور غلاموں کو خرید کر آزاد فرمایا یا جو نہایت مخلص مومن تھے اور کفار کے ہاتھوں سخت مصیبت میں گرفتار تھے نیز مسجد نبوی کی زمین نبی کریم ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مال سے خریدی۔ غرضیکہ ان آیات میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بہت سے مناقب بیان کئے گئے۔ جیسے کہ ساری امت محمدیہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور پرہیز گار ہیں ان کے تمام صدقات و خیرات مقبول بارگاہ ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہر عمل میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے آپ رضی اللہ عنہ جو کچھ کرتے ہیں رضائے الٰہی پانے کے لئے کرتے ہیں۔ عنقریب اللہ عزوجل اپنی رضا ان دنیاوالوں پر ظاہر فرمادے گا کہ دنیا جان جائے گی کہ اللہ عزوجل ان سے راضی ہے اور بارگاہ الٰہی میں انکا کتنا بڑا مقام و مرتبہ ہے اور ایسا ہی ہوا اپنے پرائے سب نے ہی دیکھا یار غار کو یار مزار بننے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ جو بد نصیب آپ رضی اللہ عنہ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کفار کے طریقے پر ہے ورنہ بزرگوں کی فضیلت بیان کرنا اور ان کی عظمت ظاہر

کرنا سنت ہو۔ اللہ عزوجل کو بہت پسند ہے۔ الحمد للہ عزوجل ہم اہلسنت وجماعت اسی پر عمل پیرا ہیں چنانچہ جس کے گن گاتے ہیں انشاء اللہ عزوجل اسی کے ساتھ حشر ہو گا۔

9 اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اگر تم محبوب (رسول) کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت (سازش) سے انہیں (مکہ مکرمہ سے) باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے (صرف دو تھے) جب وہ دونوں (رسول اور صدیق اکبر) غار (ثور) میں تھے جب (رسول) اپنے یار (صدیق اکبر) سے فرماتے تھے غم نہ کھا (خوف نہ کر) بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (سکون قلبی) اتارا اور ان (غیبی فرشتوں) فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی (ارادے ناکام بنادیے) اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے پارہ:10 التوبہ

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خاص فضیلت معلوم ہوئی کہ آپ رضی اللہ عنہ کو یار غار کا لقب حاصل ہوا کہ ہجرت کے موقعہ پر آپ رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضور ﷺ کو کندھے پر اٹھا کر پہاڑ کی بلندی پر چڑھے پھر غار کو اندر سے صاف کیا پھر حضور ﷺ کی آرام کی خاطر خود کو سانپ سے کٹوایا آپ رضی اللہ عنہ کی تو یہ شان ہے کہ مذکورہ آیت میں آپ رضی اللہ عنہ کو دوسرا قرار دیا یعنی پہلے محبوب خدا ﷺ اور دوسرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی صحابیت قطعی ہے ایمان قرآنی ہے لہذا اس کا انکار قرآن کا انکار ہے ورنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تو شان ہی کچھ اور ہے آپ رضی اللہ عنہ فنافی الرسول کے مرتبے پر فائز تھے جب ہی تو پہلے یار غار پھر یار مزار کا شرف پایا۔

10 يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اللہ ہلاک (بے برکت) کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا (برکت دیتا) ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا (احسان فراموش) بڑا گنہگار،

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو، نہ کچھ غم،

(پارہ3البقرہ)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبار کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل آپ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر چالیس ہزار اشرفیاں چار طرح خیرات کیں دس ہزار دن میں دس ہزار رات میں اور دس ہزار چھپا کر اور دس ہزار اعلانیہ چنانچہ آیت کریمہ میں بیان ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے اجر کے مستحق ہیں اور ان کے اعمال مقبول بارگاہ ہیں دنیاوآخرت کے رنج و غم سے آزاد ہیں معلوم ہوا کہ شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت ہی بلند و بالا ہے۔

11 مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ آسان کنزالایمان

ان کی کہاوت (مثال) جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے،

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سیدنا عثمان غنی کے حق میں نازل ہوئی اس میں آپ رضی اللہ عنہ کی مدح بیان فرمائی گئی۔ انہوں نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک ہزار اونٹ مع سامان راہ خدا میں دیئے آپ رضی اللہ عنہ راہ خدا میں بے حد خرچ کیا کرتے اسی لئے آپ کے نام کیساتھ غنی کا اضافہ ہوا۔ جو سیدنا عثمان غنی جیسے مقبول بارگاہ الٰہی اور مقبول بارگاہ نبوت کو فاسق کہے وہ بدباطن و گمراہ ہے۔

12 مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو (اسلام کی سر بلندی کی کوشش کا) عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت (عہد کی پاسداری) پوری کرچکا اور کوئی (اس سعادت کو پانے کی) راہ دیکھ رہا ہے (منتظر ہے)، اور (آزمائش و بلا کے باوجود) وہ ذرا نہ بدلے (اپنے عہد پر قائم رہے) پارہ 21۔ الاحزاب

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ

عنہ اور دیگر صحابہ کاذ کر خیر بیان ہوا کہ انہوں نے رب عزوجل سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں جہاد کا موقع ملا تو ہم ثابت قدم رہیں گے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ سبحان اللہ اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی نیکیاں مقبول بارگاہ الہٰی ہیں ان کی قبولیت کا پروانہ رب عزوجل نے دے دیا ۔لہذا جو مردود یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کرام ایمان سے پھر گئے اور انہوں نے اپنا دین تبدیل کر دیا تو ایسا عقیدہ رکھنے والے کا خود اپنا ایمان سلامت نہ رہا۔ کیونکہ خود رب عزوجل نے مذکورہ آیت مبارکہ میں سیدنا عثمان غنی اور دیگر اصحاب کے بارے میں صاف صاف ارشاد فرمایا کہ وہ ذرا نہ بدلے چنانچہ رب عزوجل نے ان حضرات کے اخلاص کا دنیا میں ایسا صلہ دیا کہ صدیاں گزرنے کے باوجود دنیا انہیں عقیدت و محبت سے یاد کرتی ہے۔

13 وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے اور (دل سے) اللہ کی طرف رجوع (متوجہ) ہوئے انہیں کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (جنت کی) خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو، جو کان لگا کر (غور و فکر سے) بات (نصیحت) سنیں پھر اس

کے بہتر (نصیحت پر) پر چلیں یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو عقل ہیں تو کیا وہ (شخص) جس پر عذاب (نازل ہونے) کی بات ثابت ہو چکی نجات (پانے) والوں کے برابر ہو جائے گا۔ پارہ 23:الزمر)

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی یہ آیت مبارکہ آپ دونوں حضرات کی شان میں ہی نازل ہوئی کہ یہ حضرات بارگاہ رسالت ﷺ میں انتہائی دھیمی انداز میں گفتگو فرمایا کرتے تھے چنانچہ اللہ عزوجل نے ان کی تعریف و توصیف فرمائی کہ ان حضرات کے دل تقویٰ و پرہیزگاری سے مزین ہیں لہذا جوئی کوئی سیدنا صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہم کو فاسق مانے وہ اس آیت مبارکہ کا منکر ہے اور خود بہت بڑا فاسق ہے۔

14 وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

ایک نعمت تمہیں اور دے گا جو تمہیں پیاری (بڑی پسند) ہے (کفار کے مقابلے میں) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب مسلمانوں کو (کامیابی کی) خوشی سنادو۔ پارہ 28الصف

آیئے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اشارتاً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح فرمائی گئی کہ ان کے دور خلافت میں فتوحات ہوتی رہیں گی جو مسلمانوں کے لئے خوشخبریاں ہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ ان کی خلافتیں و فتوحات رب کو محبوب ہیں اس لئے انہیں خوشخبری فرمایا گیا۔

15 يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن (روز قیامت) سے ڈرتے

ہیں جس کی برائی (دہشت اور سختی) پھیلی ہوئی ہے اور (جو) کھانا کھلاتے ہیں
اس (اللہ) کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو. ان سے کہتے ہیں ہم
تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں
مانگتے (کیونکہ). بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن (روزِ قیامت) کا ڈر
ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے تو انہیں اللہ نے اس دن (روزِ قیامت) کے
شر سے بچالیا اور انہیں (ان کے چہروں کو) تازگی اور (دلوں کو) شادمانی دی.
اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور (جنتی) ریشمی کپڑے صلہ میں دیے. (وہ)
جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے. نہ اس میں دھوپ (گرمی) دیکھیں
گے نہ ٹھٹھر (سخت سردی) اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس
(پھلوں وغیرہ کے) کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیے گئے ہوں گے اور ان پر
چاندی کے برتنوں اور کوزوں (گلاس) کا دور ہوگا (پیش کیئے جائیں گے)
جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے. کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں (پلانے
والے خادموں) نے انہیں پورے اندازہ پر (جتنا پینا چاہیں اتنا) رکھا ہوگا اور اس
میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی (آمیزش) ادرک ہوگی وہ ادرک
کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس
خدمت میں پھریں گے ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہنے والے لڑکے (اتنے
حسین کہ) جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے اور جب

تو اد ھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے (ہر طرف امن و سکون و راحت) اور بڑی سلطنت (جسے زوال نہیں) ان کے بدن = پر ہیں کریب (باریک ریشم) کے سبز کپڑے اور قناویز (دبیز ریشم) کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ان سے فرمایا جائے گا(پارہ:29الدہر)

آئیے قرآن سمجھیں

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ و حضرت فاطمہ، حسنین کریمین اور خادمہ فضہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ انہوں نے حضرات حسنین کریمین کے بیمار ہونے پر تین روزوں کی منت مانی اور صحت یابی پر روزے رکھے مگر افطار کے وقت ایک دن مسکین، ایک دن یتیم، ایک دن اسیر آ گئے اور سوال کیا تو انہوں نے وہ روٹیاں ان کو دے دیں اور خود تینوں دن بھوکے رہے اور یہ عمل انہوں نے محض رضائے الٰہی کے لئے کیا جس کی گواہی خود قرآن دے رہا ہے چنانچہ ان کے لئے رب عزوجل کی طرف سے جنت کی بشارت سنائی گئی جس سے ثابت ہوا کہ یہ حضرات قطعی جنتی ہیں لہذا ان آیات سے خوارج عبرت حاصل کریں اور اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

باب نمبر18

تقلید آئمہ ضروری ہے

1 وَمَآ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے رہے تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو (پارہ ۱۷۔۔۔۔ الانبیاء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے تقلید کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ جو چیز معلوم نہ ہو وہ جاننے والے سے پوچھنا لازم ہے لہذا غیر مجتہد کو اجتہادی مسائل مجتہدین سے پوچھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے انہیں خود اجتہاد کرنا حرام ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ تقلید کرنا رب تعالی کا حکم ہے خاص کر آئمہ مجتہدین کی تقلید تو واجب ہے کہ جس چیز کا پتہ نہ ہو اس کو نہ تو چھوڑ دو اور نہ اپنے اندازے، تخمینے لگاؤ بلکہ اہل ذکر یعنی اہل علم سے پوچھو لہذا معلوم ہوا کہ شریعت میں تقلید لازمی و ضروری ہے۔

2 وَاِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ ؕ وَلَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ

وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان (فتح و سلامتی) یا ڈر (شکست و مصیبت) کی آتی ہے اس کا (لوگوں میں) چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار (خاص صحابہ) لوگوں کی طرف رجوع لاتے (اسکے متعلق پوچھتے) تو ضرور اُن سے اُس کی حقیقت جان لیتے (کہ کون سی خبر پھیلانی ہے) یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے (اسکی اطاعت کرتے) مگر تھوڑے (سوائے تھوڑوں کے)۔

(پارہ ۵ سورۃ النساء)

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں بھی تقلید کا ارشاد ملتا ہے مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو مجتہدین پر پیش کرنا اور ان سے سمجھ کر عمل کرنا شریعت کی تعلیم ہے۔ خود اپنی رائے کو صحیح سمجھنا اور اس پر اڑے رہنا گمراہی کا سبب ہے کہ اپنی ناقص و ضعیف رائے پر عمل کرنا کفار و منافقین کی پیروی کرنا ہے۔ ہر شخص صاحب اسرار نہیں ہوتا بلکہ یہ نعمت اللہ عزوجل کسی کسی کو دیتا ہے لہذا چاہیے کہ قرآن و حدیث پر براہ

راست ہر شخص عمل نہ کرے بلکہ انہیں مجتہدین آئمہ پر پیش کرے ان سے سمجھ کر عمل کرے ورنہ گمراہ ہوجائیگا۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں خوف و امن کی خبروں کا تذکرہ ہوا کہ ان خبروں کو اہل علم کے سپرد کردو اور چونکہ قرآن و حدیث ان خوف و امن کی خبروں سے زیادہ اہم اور نازک ہیں تو قرآن و حدیث تو علماء مجتہدین سے سمجھنا بدرجہ اولی لازم ہے۔ اس سے مسئلہ تقلید ثابت ہوا کہ امور دینیہ میں ہر کس و ناکس عالم و مفتی بننے کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی قرآن و حدیث کو اپنی رائے سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرے بلکہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ دینی امور میں آئمہ مجتہدین کی طرف متوجہ ہوں جن کا علم و فضل، زہد و تقویٰ اور دینی بصیرت مسلمہ اور سیرت و کردار بے داغ ہے۔

3 وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا (واضح ہوچکا) اور مسلمانوں کی راہ سے (اسلام سے ہٹ کر) جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر (گمراہی میں ہی) چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ (ٹھکانا ہے)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تقلید ضروری ہے کہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے اور حدیث مبارکہ میں بھی آیا ہے کہ ما راٰہ المومنون حسناً فھو عند اللہ حسن۔ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے لہذا ختم فاتحہ محفل میلاد گیارہویں اور اعراس بزرگان دین ،عامۃ المسلمین کے عمل ہیں اور اور مسلمان انہیں اچھا سمجھ کر کرتے ہیں لہذا یہ تمام عمل نیک ہیں لہذا ثابت ہوا کہ تقلید آئمہ ضروری ہے کیونکہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے تمام اولیاء ،علماء ،محدثین ،مفسرین مقلد ہوئے ۔انکی مخالفت کر کے غیر مقلد بنا مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کرنا ہے اور یہ راہ گمراہی کی طرف لیجاتی ہے ۔لہذا عقائد و اعمال معاملات و معمولات وہی ہونے چاہئیں جو ہمیشہ سے مسلمانوں کے رہے ہیں کسی بھی امر خیر کو حرام کہہ کر چھوڑ دینا در حقیقت مسلمانوں کا راستہ چھوڑ دینا ہے لہذا تقلید آئمہ لازم و ضروری ہے کیونکہ اجماع امت کی مخالفت سے انسان توفیق الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔

4 وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ

يَحۡذَرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں (اور بستیاں خالی ہو جائیں) تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ (ہر قوم) میں سے ایک جماعت (علم دین کے لیے مدینہ کو) نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی (باقی ماندہ) قوم کو ڈر سنائیں (رب کے عذاب سے ڈرائیں) اس امید پر کہ وہ (کفر و گناہ سے) بچیں۔ (پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ تقلید ضروری ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ غیر مجتہد یا غیر عالم کو مجتہد یا عالم کی تقلید کرنی چاہیے اور دینی امور میں اس ایک عالم یا مجتہد کی خبر معتبر ہے لہذا مسلمانوں کو اس ایک عالم یا مجتہد کے بتائے ہوئے مسائل پر عمل کرنا چاہیے۔

5 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں (مخلصین) کے ساتھ ہو

(پارہ 11 سورۃ توبہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ، مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے تقلید کی اہمیت واضح ہوئی کہ سیدھے راستے پر چلنے اور اس پر قائم رہنے کیلئے تقلید نہایت ضروری ہے چنانچہ اماموں، مجتہدین کی تقلید برحق ہے اور ہمارے چاروں امام سچے ہیں کیونکہ ان کے مقلدین میں ہی اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ اور ہونگے غیر مقلدوں میں کوئی ولی نہیں لہذا وہ برحق نہیں سیدھا راستہ وہی ہے جس میں اولیاء اللہ ہوں۔ لہذا معلوم ہوا کہ جس فرقہ میں اولیاء اللہ ہیں وہی برحق ہے کہ یہ صادقین کا فرقہ ہے۔ تو چاہیے کہ شریعت میں تقلید کر کے ہمیشہ سچوں کیساتھ ساتھ رہا جائے۔ اور اس فرقہ میں رہا جائے جس میں سچے لوگ ہوں اس کے لئے کسی مجتہد و امام کی تقلید ضروری ہے۔ بڑے سے بڑا متقی بھی نہ بری صحبت میں رہے نہ اکیلا رہے۔ بلکہ ہمیشہ اولیاء اللہ کے فرقہ میں رہے۔ اور وہ فرقہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت ہے ہمارے چاروں امام، غوث پاک، خواجہ غریب نواز، داتا گنج بخش، اعلیٰ حضرت اور بڑے بڑے اولیاء اللہ اسی جماعت میں ہوئے۔ جبکہ غیر مقلدین کے ہاں کوئی ولی نہ ہوا نہ ہو گا۔ لہذا غیر مقلدین کے فریب سے دور رہنا چاہئے اور قرآن پر عمل کرتے ہوئے سچوں اور اچھوں کی تقلید کرتے ہوئے ان کے ساتھ رہا جائے۔ کہ جس راستہ پر صالحین مجتہدین علماء امت و اولیاء اللہ ہوں وہی حق ہے۔

6 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ

تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿۵۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (مسلمان حکمران) ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو (شرعی فیصلہ کرو) اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔ پارہ ۵ النساء

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے مسئلہ تقلید ثابت ہوا کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ اور صاحب امر یعنی علمائے حق آئمہ مجتہدین وغیرہ کی اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔ یہاں اطاعت سے مراد تقلید ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ تقلید شریعت کا حکم ہے جو تقلید کا انکار کرے وہ جاہل اور قرآن سے ناواقف ہے۔

7 وَّ اتَّبِعۡ سَبِیۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾

اور اس کی راہ چل (اس کی پیروی کر) جو میری طرف رجوع لایا (متوجہ ہوا) پھر میری ہی طرف تمہیں پھر (لوٹ) آنا ہے تو میں (تمہارے اعمال کا بدلہ دے

کر) بتادوں گا جو (کچھ) تم کرتے تھے۔

(پارہ 21 سورۃ لقمان)

آئیے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ، مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تقلید اللہ کا حکم ہے مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا کہ نیک شخص کی اطاعت کر یہاں اطاعت سے مراد تقلید ہی ہے اور نیک شخص میں آئمہ مجتہدین، علمائے حقہ داخل ہیں لہذا معلوم ہوا کہ تقلید شخصی اعلیٰ چیز ہے سارے اولیاء اللہ مقلد گزرے کوئی غیر مقلد نہ ہوا اور راستہ وہی اچھا اور سیدھا جس پر اولیاء اللہ ہوں کہ آج تک سوا اہل سنت وجماعت کے وہابی، دیوبندی، مرزائی، رافضی، چکڑالوی، قادیانی کسی مذہب میں اولیاء اللہ نہیں لہذا مذہب اہلسنت وجماعت ہی اولیاء اللہ کا مذہب ہے اور اولیاء اللہ کی پیروی کا حکم مذکورہ آیت مبارکہ میں دیا گیا اور اولیاء اللہ تقلید کے قائل لہذا تقلید کا وجوب ثابت ہوا

باب نمبر:19

"منافق کی پہچان"

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ 1

ترجمہ آسان کنزالایمان

ان کے دلوں میں بیماری ہے (نفاق کی) (پ ا۔البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

منافق کی پہچان حضور سے بغض و حسد بھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلاف منافقین کے دل میں عداوت کے جو جذبات پرورش پا رہے تھے اور حسد اور غصہ کی جو چنگاریاں پنپ رہی تھی انکو قرآن پاک نے مرض سے تفسیر فرمایا ہے وہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روز افزوں عزت اور ترقی کو دیکھتے اور جوق در جوق شمع رسالت کے پروانوں کی تعداد بڑھتے دیکھتے تو حسد و عناد کے شعلے انکی قلب و روح میں بھڑک اٹھتے۔ لہذا مذکورہ آیت مبارکہ سے منافق کی یہ پہچان اور علامت معلوم ہوئی کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بغض و حسد رکھتے ہیں چنانچہ آج بھی ان منافقین کی نسل وہابی دیوبندیوں وغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان و عظمت سے جلتے بھنتے رہتے ہیں اور انکی پوری کوشش ہوتی ہے کسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان گھٹانے میں کامیاب ہو جائیں مگر مرتے دم تک بھی اس ناپاک

کوشش میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

2 وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور انکے لئے دردناک عذاب ہے، بدلا ان کے جھوٹ کا

(پ ا۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت سے منافقین کی ایک اور پہچان معلوم ہوئی کہ یہ جھوٹے بھی ہوتے ہیں اور اپنا عقیدہ ۔ دین اور اسلام اور مسلمانوں کے متعلق اپنے جذبات چھپاتے ہیں جیسے روافض و قادیانی وغیرہ ایسے لوگوں کو انکے جھوٹ کے ساتھ دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ تقیہ بدترین عیب ہے جس دین کی بنیاد تقیہ پر ہو وہ باطل ہے اور تقیہ باز سخت دردناک عذاب کا مستحق ہے اس سے روافض و قادیانی وغیرہ عبرت حاصل کریں جو تقیہ کو اپنے دین کا حصہ بنائے ہوئے ہیں اور تقیہ کر کے خود کو سنی ظاہر کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کا دین و ایمان لوٹنے کے درپے رہتے ہیں اللہ ایسے منافقوں سے محفوظ رکھے۔

3 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے (اصلاح کرنے) والے ہیں، سنتا ہے (خبردار) وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں، (پ ا۔ البقرۃ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں منافق کی ایک پہچان یہ بیان کی گئی کہ یہ منافقین دن رات فتنہ و فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں اسطرح کہ مومن و کافر اور بدمذہبوں سب کو راضی رکھتے ہیں کہ ہم پالیسی دان ہیں صلح کل ہیں جب انہیں باز رہنے کو کہا جائے الٹا بگوتے ہیں کہ ہم فساد کہاں مچا رہے ہیں ہم تو امن و اصلاح معاشرہ کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں بلکہ جسطرح سونا خالص اچھا ہے یونہی مومن خالص مبارک ہے صلح کلی فساد کی جڑ ہے جبکہ منافقین مسلمانوں کے خیالات کو منتشر کرکے اور مسلمانوں کے ایمان و اسلام کے تقاضوں کو پارہ پارہ کرکے انتشار پھیلانے میں مشغول ہیں اور اصلاح قوم کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں ورنہ انکی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اتحاد کا نام لے کر لوگوں کو عقائد حق سے متنفر کردیں اور انکے عقائد و اعمال بگاڑ کر بدمذہبیت کی راہ پر ڈال دیں اللہ ہر مسلمان کو ان کی پہچان نصیب کرے۔

4 وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں (پ ا۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

منافقین کی ایک پہچان یہ بھی معلوم ہوئی کہ یہ منافقین اہل ایمان کو بے وقوف اور احمق سمجھتے ہیں کہ دنیا کے عیش و آرام راحت و آسائش کو دین و ایمان کی خاطر قربان کرنے میں کوئی تامل نہیں کرتے۔ جبکہ ان منافقین کا حال یہ ہوتا ہے کہ دنیا کا عیش و آرام، عزت و مرتبہ پانے کے لئے اپنے دین و ایمان کو فروخت کر دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ صالحین و بزرگان دین کو برا کہنا ان پر طعن و تشنیع کرنا منافقین کا طریقہ ہے جیسے روافض صحابہ کو، خوارج اہل بیت کو، غیر مقلد امام ابو حنیفہ کو، وہابی اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں ان سب کو مذکورہ آیت سے عبرت پکڑنی چاہیے اور علمائے دین کو بے دینوں کے طعنوں سے دل برنہ کرنا چاہیئے کہ یہ بے دینوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے۔ رب نے ان سے خود بدلے لے لیا کہ انھیں جواب میں احمق فرمایا۔

5 وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔ (پ ا۔ البقرۃ)

"آئیے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ منافقین کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ تقیہ کرتے ہیں یعنی اپنا اول مذہب پوشیدہ رکھتے ہیں اور مسلمانوں سے ملتے وقت خود کو مسلمان اور اسلام کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور جب اپنے ہم مذہبوں کی مجلسوں میں جاتے ہیں تو انھیں یقین دلاتے کہ ہم اپنے مذہب پر قائم ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ ہماری بات چیت اور اٹھنا بیٹھنا اس وجہ سے نہیں کہ ہم ان کا دین قبول کر چکے ہیں بلکہ ہم تو ان کو بے وقوف بناتے ہیں اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اپنی مجلسوں میں مسلمانوں سے چھپ کر تبرا کرنا ان پر زبان طعن دراز کرنا منافقین کا کام ہے اور شریعت اور شریعت والوں کا مذاق اڑانا کفر ہے اور یہ منافقین اللہ کے نزدیک شیاطین ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت میں انکے لئے شیاطین کا لفظ استعمال ہوا لہٰذا اب جو انکی

خوشامد، تعریف یا تعظیم کرتا ہے وہ گویا شیاطین کی تعظیم کرتا ہے لہٰذا چاہیے کہ انکی مجلسوں میں جانا ان سے میل جول تعلقات، لین دین، دوستی، رشتہ داری سب ترک کر دی جائیں تا کہ ایمان کی حفاظت رہے جیسا کہ آجکل قادیانی وہابی، رافضی وغیرہ نظر آتے ہیں کہ مسلمانوں سے ملتے وقت اپنے مذہب کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور مسلمانوں میں گھلتے ملتے، کھاتے پیتے ہیں ان سے دوستیاں، رشتہ داریاں گانٹھنے کی کوشش کرتے ہیں پھر رفتہ رفتہ انکے عقائد و اعمال بھولے بھالے مسلمانوں میں رچتے بستے چلے جاتے ہیں۔ یہ منافقین جب اپنے ہم مذہبوں میں بیٹھتے ہیں جو بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کو خوب ہی بے وقوف بنایا اور انھیں اپنا ہم مذہب بنالیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کے لبادے میں چھپے ان منافقین کو پہچانیں اور ان سے دور رہیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

6 اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو اے مسلمانو! کیا تمہیں یہ طمع (خواہش) ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد اسے دانستہ (جان بوجھ کر) بدل دیتے۔ (پ ا۔ البقرۃ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے یہود کا احوال معلوم ہوا کہ یہ اپنی کتابوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صفات و کمالات شان و مرتبہ پڑھ چکے تھے اور جانتے تھے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم بے مثال نبی ہیں مگر لوگوں سے ان صفات کو چھپاتے تھے اور جانتے بوجھتے انکار کرتے تھے اور انکے علماء نے دیدہ دانستہ اوصاف کو بدل دیا تا کہ لوگوں پر نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان و عظمت نہ کھل سکے غور کریں تو یہی حال آج کے منافقین وہابی دیوبندی وغیرہ کا ہے کہ ان لوگوں کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصاف و کمالات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب، تصرف و اختیارات اور دیگر صفات لوگوں پر ظاہر نہ ہونے پائیں اسلئے انکے نام کے علماء اپنی کتابوں میں قرآن و حدیث کے معنی مفہوم کو بدل کر پیش کرتے ہیں اور ان آیات و احادیث کو چھپا جاتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان و عظمت کی دلیل ہوتی ہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ منافق کی پہچان یہ بھی ہے کہ یہ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کمالات کا انکار کرتے ہیں دعویٰ تو اسلام کا اور سچے عاشقوں رسول ہونے کرتے مگر محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کمالات بیان کرنے سے انکی زبان لڑکھڑاتی ہے اور فضائل بیان کرنے سے دم گھٹنے کی

کوشش کرنا کفار کا طریقہ ہے ایسا کرنے والا ہرگز مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسوں کی صحبت سے بچیں۔

7 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور بعض آدمی وہ ہیں کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو لائے (گواہ بنائے) اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو (سخت دشمن) ہے۔(پ ۲۔ البقرہ)

''آیئے قرآن سمجھیں''

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ منافقین کی ایک پہچان یہ ہے کہ منافقین مسلمانوں سے بڑی میٹھی باتیں کرتے ہیں اپنی چکنی چپڑی باتوں سے مسلمانوں کا دل موہ لیتے ہیں انکی محبت کا دم بھرتے ہیں اپنے مسلمان ہونے کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں اور اس پر اللہ عزوجل کی قسمیں بھی کھاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن جھگڑالو یہی ہیں جب انکے پاس کچھ طاقت آتی یا اقتدار و مرتبہ ملتا ہے تو انکی شر انگیزی سامنے آتی ہے اور اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فتنہ و فساد قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیتے ہیں اور انکے اموال و املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا معلوم کہ

زیادہ چکنی چپڑی باتیں کرنا منافقین کا کام ہے جیسا کہ وہابی دیوبندی روافض و قادیانیوں وغیرہ کی عادت ہے کہ ہنس ہنس کر میٹھی بولی بول کر بھولے مسلمانوں کواپنا گرویدہ بناتے ہیں جس پیشے میں بھی مسلمانوں کے ساتھ معاملات کا موقعہ ملے توانکساری ملنساری کا جھوٹا اظہار کر کے اپنا ہمنوا بناتے ہیں اور انتہائی ہوشیاری کے ساتھ انکے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور جب ان منافقین کی بدمذہبیت یاانکے اپنے چیلوں پر کوئی حرف آئے تو یہی محبت کادم بھرم بھرنے والے نقاب اتار کر سامنے آجاتے ہیں اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف کو شر انگیزی کرنے میں کوئی کسر نہیں انحھار کھتے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی پہچان رکھیں اور انکی باتوں میں آنے کے بجائے انھیں اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

8 وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب ان سے کہا جائے کہ (اپنی بخشش کے لیے) آؤ رسول اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو (انکار سے) اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور (تکبر) کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں (پ۲۸_المنفقون)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ ان منافقین کو طلب مغفرت کے لئے بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضری سے انکار ہوتا ہے انکی سوچ میں موجود فساد اور بگاڑ ایسے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے در پر حاضر ہونے سے روکتا ہے بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنی مغفرت کی دعا کروانا انھیں شرک و بدعت لگتا ہے وہ اپنی نمازوں اپنے روزوں تلاوت صدقات و خیرات حج و عمرے ہی پر نازاں ہیں اور اسے اللہ عزوجل کی رضا پانے کے لئے کافی سمجھتے ہیں اور یہ ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ور کرم پر حاضر ہو کر اسکی رحمتوں سے اپنے دامن کو لبریز کریں۔ غور سے دیکھیں ہمیں آج بھی اپنے اطراف میں وہابی و دیوبندی وغیرہ نظر آئینگے جو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضری اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں طلب مغفرت کو شرک و بدعت کہتے ہیں اور مسلمانوں کو اس سعادت سے روکنے کی کوششوں میں رہتے ہیں۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں کہ کسی طرح اس سعادت کو شرک و بدعت ثابت کر کے اپنے نام نہاد مذہب توحید کے خلاف ثابت کر دیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ نقاب کے پیچھے ان کے اصلی چہروں کو پہچانیں اور دامن محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں پناہ لیئے رہیں ورنہ یہ ایمان کے لٹیرے ایمان چھیننے میں ذرا منہ چوکیں گے۔

باب نمبر20

"میلاد شریف"

1 وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ٥

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو (پ۳۰ والضحیٰ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں کا زبان و عمل سے خوب اظہار و چرچا کرنا چاہیئے کہ اسکا خود قرآن حکم دے رہا ہے اور یقین بالیقین انبیاء کرام و اولیاء کرام اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمتیں ہیں اور خصوص بالخصوص نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کی سب سے بڑی اور عظیم نعمت ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے ہی ہمیں ایمان ملا قرآن ملا رحمٰن عزوجل ملا تو جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اتنی بڑی نعمت ہیں تو قرآن کے حکم کے مطابق ہمیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری کا خوب خوب چرچا کرنا چاہئے یعنی خوشی کا اظہار کرنا چاہیے چنانچہ الحمد اللہ عزوجل تمام عاشقان رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جشن ولادت خوب جوش و خروش سے مناتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کا خوب خوب چرچا کرتے ہیں وعظ و بیان

ذکر ولادت. قرآن خوانی و درود خوانی، محفل ذکر و نعت. لنگر و شیرنی کا اہتمام کرتے ہیں خوب چراغاں کرتے ہیں سبز جھنڈے لگاتے ہیں پرامن جلوس نکالتے ہیں غرض جسطرح بھی چرچا ہوسکتا ہے اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرتے ہیں لہٰذا جو کوئی اس چرچے کا انکار کرے اور جشن ولادت منانے سے روکے وہ بے دین و بدباطن ہے۔

2 وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں اپنے سے پہلی (نازل کی ہوئی) کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان (آخری) رسول کی (کی آمد کی) بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے (پ۲۸۔ الصف)

''آیئے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر ولادت فرما کر میلاد شریف منایا۔ بغور مطالعہ فرمائیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہیں ایک رسول کی خبر دیتا ہوں یا میں ایک رسول کے آنے کا اعلان کرتا

ہوں کیونکہ اعلان اور خبر اچھی بھی ہوتی ہے اور بری بھی اور چونکہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری اللہ عزوجل کی نعمت اور مومنین کے لئے بڑی خوشی کا سبب ہے اسلئے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جنکا نام احمد ہو گا چنانچہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی نعمت خوشی منانا سنت انبیاء ہے لہذا پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانا کار خیر اور باعث اجر و ثواب ہے اور جو اللہ عزوجل کی نعمت پر خوشی کا اظہار نہ کرے وہ بڑا ہی بدنصیب و محروم ہے۔

3 هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

ترجمہ آسان کنزالایمان وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (جنکے نسب و شرافت کو جانتے تھے) ایک رسول (محمد) بھیجا کہ ان پر اس (قرآن) کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں (پ ۲۸۔ الجمعہ)

"آئیے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف و توصیف کا بیان سنت الہیہ ہے اسی کو ہم محفل ذکر ولادت یا مجلس میلاد شریف کسے نام سے موسوم کرتے ہیں الحمد للہ عاشقان رسول اسی سنت الہیہ پر

عمل کرتے ہوئے محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں جسمیں نبی کریم رؤف ورحیم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات و صفات خصوصیات و معجزات اور ولادت شریف کا بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان قصائد و نعت شریف پڑھتے ہیں۔ یہی قرآن حکیم کا طریقہ کار ہے۔

4 وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا جبکہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔(پ٦۔ المائدہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا اللہ عزوجل کے احسانات کو یاد کرنا اور ان احسانات پر اسکا شکر ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اور اللہ عزوجل نے جو احسانات ہم پر کیے ان میں سب سے بڑا احسان پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری ہے جنکے سبب ہمیں ایمان ملا قرآن ملا رحمٰن عزوجل ملا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے ہمیں جینے کا ڈھنگ ملا پیار محبت اخوت بھائی چارے دلجوئی خیر خواہی کا جزبہ ملا احسان مروت رواداری

حاجت روائی کا شعور ملا اللہ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے ہم امتیوں پر کہ ہمیں ایسے رؤف و رحیم کریم آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا امتی بنایا تو جب یہ سب سے بڑا احسان پھڑا تو پھر کیوں نہ اس دن کی یاد منائی جائے اور اس دن کا شکر ادا کیا جائے جس دن یہ احسان ہم پر کیا گیا اور جسکا ہمیں قرآن پاک میں حکم دیا گیا چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل کے احسان اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یوم ولادت منائیں اور اپنے رب عزوجل کے احسان اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کریں اور شکرانے میں محفل وعظ و بیان ذکر و نعت منعقد کریں۔نوافل پڑھیں روزہ رکھیں کھانا کھلائیں شیرنی تقسیم کریں الغرض جس جس طرح ہوسکے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے رب عزوجل کے اس عظیم احسان کو یاد کریں۔

5 لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت (مشکل) میں پڑنا گراں (تکلیف دہ) ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (پ ۱۱۔ التوبہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا میلاد شریف ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فضائل و خصوصیات ذکر فرمائیں۔ چنانچہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا میلاد پڑھنا سنت الہیہ ہے اور قرآن میں مختلف پر انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی ذکر ہوا کہ انہوں نے بھی نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا لہذا میلاد شریف پڑھنا سنت انبیاء بھی ہے۔

6 لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت (قرآن و سنت) سکھاتا ہے۔ (پ ۴ ال عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ

ہے جیسا کہ لفظ من سے واضح ہوا کہ قرآن میں کسی اور نعمت پر من ارشاد نہ ہوا۔
کیونکہ تمام نعمتیں فنا ہو جانے والی ہیں مگر ایمان باقی اور ہمارے آقا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم جان ایمان ہیں تمام نعمتوں کو نعمت بنانے والے ہمارے
پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی ہیں تو جب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم رب عزوجل کی اتنی شاندار و بے مثال نعمت ہیں تو اس نعمت کا شکر
کیونکر نہ چاہئے۔ چنانچہ مسلمان اپنے رب عزوجل کی اس افضل و اعلیٰ نعمت کا شکر
ادا کرتے ہیں اور اس نعمت کے حصول کے دن کو عقیدت و احترام سے
مناتے ہیں جشن ولادت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کر اپنے قلوب کو روشن
کرتے اور ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ جشن ولادت نبی یا محفل میلاد شریف پر
اعتراض کرنے والے کفران نعمت کے مرتکب ہوتے ہیں اور بدبختی و محرومی
کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔

7 قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔

ترجمہ آسان کنزالایمان

عیسیٰ بن مریم نے عرض کی۔ اے اللہ! اے رب ہمارے! ہم پر آسمان
سے ایک خوان اُتار کہ وہ (دن) ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی
اور تیری طرف سے (تیری رحمت کی) نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے

بہتر روزی دینے والا ہے۔(پ ۷۔ المائدہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی نعمت کے نزول کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہوتا ہے اور بلاشک وشبہ ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت مائدہ (خوان) سے بڑی اور عظیم نعمت ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کو عید میلاد النبی کہنا اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منانا جائز بلکہ اللہ عزوجل کے شکر کی ادائیگی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ جس دن یا جس تاریخ میں اللہ عزوجل میں اللہ عزوجل کی کوئی خاص نعمت بندوں کو ملی ہو اس دن یا اس تاریخ کو عید بنالینا اور ہمیشہ اس دن یا اس تاریخ کو عبادات کا اہتمام کرنا، خوشیاں منانا سنت انبیاء ہے لہٰذا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منانا ثابت ہوا یوم میلاد النبی منانا نعمت کا شکر ہے رب عزوجل راضی ہوتا ہے۔

8 قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی (حلال کردہ) وہ زینت جو اس نے

اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ (نعمت) ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی (مسلمانوں) کی ہے. ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے (پ ۸ ۔ الاعراف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن دنوں کو اللہ عزوجل کے پیاروں سے کوئی خاص نسبت ہو جائے وہ اللہ کے دن بن جاتے ہیں جیسے شب معراج ،یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم .مائدہ کے نزول کا دن من وسلوٰی کے نزول کا دن وغیرہ لہٰذا ایسی تاریخیں اور دن اللہ کی نشانیاں ہیں مگر انکے لئے جو صابر ہیں او رشاکر ہیں مذکورہ آیت مبارکہ میں ان خاص دنوں کا تذکرہ کرنے کا فرمایا گیا یعنی ان دنوں تاریخوں کو یاد رکھو اور اس دن عبادات کا خاص اہتمام کرو اللہ کا شکرادا کرو چنانچہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے کیونکہ اس دن انہیں فرعون سے نجات ملی تھی لہٰذا معلوم ہوا کہ بزرگان دین کی یاد گاریں منانا ان تاریخوں میں عبادت کرنا سنت انبیاء ہے لہٰذا اگر سب سے بڑی نعمت کے نزول کے دن یعنی یوم ولادت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشی منائی جائے تو کیونکہ ناجائز ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ محفل میلاد وغیرہ سب جائز ہے اسکا انکار اور اسے ناجائز کہنا قرآن سے ناواقفیت ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ

الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ؕ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں (یہ کہتی ہیں کہ) یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ز اس طرح) کہاللہ پر جھوٹ باندھو (اپنی مرضی سے حلال حرام ٹھہرادو)، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا، اور انہیں اللہ کے دن (نعمتوں کے نزول کے دن) یاد دِلا بیشک اس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر سے والے شکر گذار کو. (پ ۱۴۔ النحل)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رب کی ہر چیز حلال ہے سوا ان چیزوں کے جسے اللہ ورسول نے حرام فرمادیا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بغیر دلیل کسی چیز کو حرام کہدینا اللہ پر جھوٹ ہے لہٰذا جو محفل میلاد شریف و دیگر اعراس کو بغیر ثبوت حرام کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں یہ تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ انھیں اللہ رسول نے حرام نہ فرمایا کیونکہ حلال وہ جسے اللہ ورسول حلال فرمائے اور حرام وہ جسے اللہ رسول حرام فرمائے اور جس سے خاموشی ہے وہ معاف ہے چنانچہ جب محفل میلاد شریف کو حرام نہیں فرمایا گیا تو وہ بلاشک وشبہہ حلال و جائز ہے جو اسے ناجائز کہے وہ اللہ پر جھوٹ باندھے کا مرتکب ہے۔

باب نمبر21

"شفاعت حق ہے"

1 يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

اس دن کسی کی شفاعت کام (فائدہ) نہ دے گی، مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن (اختیار) دے دیا ہے اور اس کی بات پسند (مقبول) فرمائی۔ (پ۱۶۔ طٰہٰ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے شفاعت کا حق ہونا ثابت ہوا کہ جس روز قیامت اسے شفاعت کا حق حاصل ہوگا جسے اللہ عزوجل نے شفاعت کا اذن عطا فرمایا یعنی وہ خاص محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں جنہیں شفاعت کی اجازت مل چکی ہے جنہیں شفیع المذنبین کا لقب عطا ہو چکا روز قیامت وہ ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمائنگے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کے منکر اس آیت کے بھی منکر ہیں اور شفاعت سے محروم بھی ہیں۔

2 وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کر بیٹھیں) تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر (جسمانی یا قلبی طور پر) ہوں اور پھر اللہ سے (تمہارے وسیلے سے) معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے (اللہ سے ان کے لیے معافی چاہے) تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (گناہ بخشنے والا) پائیں۔ (پ ۵۔ النسآء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ بھی نبی کریم شفیع المذنبین کی شفاعت کی دلیل ہے کہ گناہ گار معافی چاہنے کے لئے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو اور اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے پھر اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسکی شفاعت چاہیں تو وہ اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائے گا یقینا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں لہذا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت میں زمان و مکان کی قید نہیں قیامت تک اور روز قیامت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جسکی چاہیں گے شفاعت فرمائنگے اسکا انکار کرنے والے بڑے ہی بدنصیب اور محروم ہیں۔

3 مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم (بغیر اس کی اجازت) کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے (کوئی بھی اس کے علم کو نہیں جان سکتا) مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے آسمان اور زمین اور اسے بھاری (مشقت) نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑھائی والا ہے۔ (پ ۳۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندے روز قیامت رب کے ہاں شفاعت فرمائیں گے اور یہ شفاعت اللہ عزوجل کے اذن سے ہوگی جو شفاعت کا بالکل انکاری ہو وہ بے ایمان ہے معلوم ہو کہ جب اللہ عزوجل کے محبوب بندے حافظ و قاری شفاعت کرنے کا اذن پائینگے تو جو سب سے زیادہ محبوب رب العلمین ہے انکی شفاعت کا کیا عالم ہو گا لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے بندے اور خاص طور پر محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شفاعت فرمائینگے اسکا انکار محض بدبختی ہے۔

4 فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی (عبادت) نہیں اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا (اپنے معاش اور مشغلوں میں) پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا (کوئی حالت اس سے چھپی نہیں) (پ۲۶۔ محمد)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کا بیان ہوا یہ ہم پر مبارکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شفاعت کبریٰ کی دلیل ہے کہ اگر امتی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسکی معافی کی سفارش کریں یعنی امتیوں کی شفاعت فرمانے کا رب عزوجل اپنے محبوب کو حکم دے رہا ہے کہ بخشنا تو رب عزوجل ہی کو ہے مگر چاہتا یہ ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم شفاعت کریں اور رب عزوجل بخشے۔ یعنی کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارکہ سے مستغنی نہیں جو خود کو مستغنی سمجھے اسکے لئے آخرت میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نہیں۔

5 لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

لوگ شفاعت کے مالک نہیں (اختیار نہیں رکھتے) مگر وہی

جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار (وعدہ لے) رکھا ہے۔ (پ١٦۔ مریم)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں شفاعت کے حق ہونے کا اشارہ ملتا ہے کہ روز حشر وہ شفاعت کرینگے جسے اللہ عزوجل نے شفاعت کی اجازت دے دی ہے جیسے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے روز حشر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گناہ گاروں کی شفاعت فرمائینگے وہ مذکورہ آیت مبارکہ میں لایملکون سے کفار کی شفاعت کی نفی اور الہ سے اہل ایمان کی شفاعت کا اثبات ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ روز محشر اہل کی شفاعت کی جائے گی اور شفاعت وہی کرینگے جنہیں اللہ عزوجل اذن عطا فرمائے گا۔ شفاعت کے منکر مذکورہ آیت مبارکہ سے عبرت حاصل کریں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں شفاعت کے منکر ہو کر حشر میں شفاعت سے محروم رہیں۔

6 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ ۙ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے (آئندہ کریں گے) اور جو ان کے پیچھے ہے (جو کر چکے ہیں) اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ

پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہے (پ ۱۷۔ الانبیآء)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ روز حشر ان گناہ گاروں کی شفاعت فرمائی جائیگی جنھیں اللہ عزوجل نے شفاعت کے لائقوں میں سے چن کر پسند کرلیا۔ توجب شفاعت ہونا ثابت ہوا تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اللہ کے خاص بندے ہونگے جن کی شفاعت سے اللہ عزوجل گناہ گاروں کو معافی عطا فرمائے گا اور انکے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا توجب اللہ کے نیک بندوں کو شفاعت کا حق حاصل ہو گا تو یقین بالیقین محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو توشفاعت کا سب سے زیادہ حق حاصل ہو گا لٰہذا ثابت ہوا کہ شفاعت حق ہے اسکا منکر محروم ہے۔

7 وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور اس (اللہ واحد) کے پاس (کسی کی) شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن (اجازت عطا) فرمائے ،یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ،ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی، وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا

(ایمانداروں کو اذنِ شفاعت دی ہے) اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (پ۲۲۔ سبا)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ بھی شفاعت کے حق ہونے کو ثابت کرتی ہے کہ روز حشر اللہ عزوجل کے اذن سے شفاعت فرمائی جائے گی۔ اور شفاعت کرنے والے صالح مومن ایک دوسرے سے اطمینان کے لئے پوچھیں گے کہ رب نے کیافرمایا وہ کہیں گے شفاعت کی اجازت دی اور یہ شفاعت و اجازت بر حق ہے اس سے معلوم ہوا کہ روز قیامت اللہ عزوجل جن مقبول بندوں کو شفاعت کرنے کی اجازت عطافرمائے گا وہ انبیاء و اولیاء ہونگے جو اہل شفاعت فرمائیں گے۔ اور انکا شفاعت کی اجازت پانااور شفاعت کرنابر حق ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ شفاعت حق ہے جو شفاعت کاانکار کرے وہ آیات قرآنیہ کا منکر ہے۔

8 وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جن (بتوں) کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں (وہ کچھ بھی) شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے. ہاں (البتہ) شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق (توحید و

رسالت) کی گواہی دیں اور (اللہ کی ذات و صفات کا) علم رکھیں۔ (پ ۲۵۔ الزخرف)

"آئیے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں وضاحت کردی گئی کہ ہر ایک کی مجال نہیں کہ بارگاہ رب العزت میں شفاعت کرنے کی جرات کرسکے اور نہ ہی ہر شخص اس قابل ہے کہ اسکی شفاعت کی جائے بلکہ شفاعت کرنے کا مجاز وہی ہوگا جو اللہ عزوجل کی توحید کی گواہی دے اور اسکی یہ گواہی علم و یقین پر مبنی ہو جیسے انبیاء کرام و اولیاء اللہ علماء دین بلکہ عام مومنین بھی یہ سب شفاعت کرینگے۔ اسی طرح شفاعت صرف اسکی کی جائیگی جو اہل ایمان ہو یعنی اسکا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ جنکا خاتمہ کفر یا شرک پر ہوا انکے لئے شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ روز قیامت اللہ کے مقبول بندے اہل ایمان کی شفاعت فرمائینگے شفاعت حق ہے جو اسکا انکار کرے اسے مذکورہ آیت سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ شفاعت کا انکار کرکے کہیں وہ بھی شفاعت سے محروموں میں شامل نہ ہوجائے۔

باب نمبر22

"بیعت کا ثبوت"

1 يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

جس دن (روزِ قیامت) ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو (جس کا) اپنا نامہ (اعمال) داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے اور تاگے بھر (ادنی سا بھی) ان کا حق (نیکیوں کا اجر) نہ دبایا جائے گا

(پ ۱۵۔ بنی اسرائیل)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے بیعت کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ وہ مذکورہ آیت میں بیان ہوا اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو اگر کوئی صالح امام نہ ہو گا تو پھر اسکا امام شیطان ہو گا لہٰذا تقلید و بیعت سے انکار قرآن سے ناواقفیت کے سبب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے، تو جس نے عہد (بیعت کو) توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا (بیعت توڑنے کا وبال اس پر ہو گا) اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔ (پ۲۶_الفتح)

"آیئے قرآن سمجھیں" سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے بیعت کی حقیقت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ پر بیعت سنت صحابہ ہے خواہ بیعت اسلام ہو یا بیعت تقویٰ یا بیعت توبہ یا بیعت اعمال وغیرہ۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں بیعت رضوان کے متعلق ذکر ہے جو حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام مہاجرین و انصار صحابہ سے لی تھی یہ بیعت جہاد تھی یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیعت کو اللہ عزوجل سے بیعت فرمایا گیا مذکورہ آیت مبارکہ سے بھی بیعت کی حقیقت بخوبی واضح ہوئی لہٰذا بیعت کا انکار بدبختی ہے۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ

ترجمہ آسان کنزالایمان بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے (اے محبوب) تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا (ظاہر فرمایا) جو

(صدق و اخلاص)ان (مومنین) کے دلوں میں ہے تو (اس لیے) ان پر اطمینان (قلبی سکون) اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا(پ ۲۶۔الفتح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نیک صالح کے ہاتھ پر بیعت اللہ عزوجل کی رضا کا سبب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیعت صرف اسلام پر ہی نہیں ہوتی بلکہ اعمال پر بھی ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ آیت میں جہاد پر بیعت لی گئی۔ لہٰذا کسی نیک صالح شیخ سے بیعت نیک بختی کی علامت ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس (بات) پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو (مفلسی وغیرہ کے خوف سے) قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں (جھوٹ بولیں) گی (کہ کسی اور کے بچہ کو) جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں (اپنے پیٹ کا جنا ہوا بتائیں) اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرانی نہ کریں گی تو

ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے،
(پ ۲۸۔ا الممتحنہ)

''آیئے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیعت کے لئے ارشاد فرمایا جارہا ہے اور یہ بیعت اسلام پر استقامت کی بھی ہے اور اعمال پر بھی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ کسی نیک صالح متقی شیخ سے بیعت ضرور کرلینی چاہیے کہ اسمیں ایمان کی حفاظت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیعت ہوتے وقت اپنے عمومی و خصوصی تمام گناہوں سے توبہ کرے اور اس توبہ پر استقامت کی بھی بیعت کرے۔ پیر کو بھی چاہیے کہ اپنے مرید کے لئے دعا مغفرت کرے۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی وضاحت ہوگئی کہ مشائخ کے ہاتھ پر بیعت کرنا مومنین کی سنت ہے اور قرآن میں بھی اسکی حقیقت مذکور ہوئی لہذا بیعت کی اہمیت و افادیت یا اسکی حقیقت کا انکار جہالت اور نادانی ہے۔

باب نمبر:23

"عذاب قبر برحق ہے"

1 مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اپنی کیسی خطاؤں (کفر و سرکشی) پر (طوفانی عذاب میں) ڈبوئے گئے پھر (بعد ہلاکت) آگ میں داخل (عذاب قبر میں مبتلا) کیے گئے تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مدد گار نہ پایا (کہ انہیں عذاب سے بچاسکے) (پ۔۲۹۔نوح)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ سے عذاب قبر ثابت ہوا جیسا کہ مذکورہ آیت میں بتایا گیا کہ وہ قوم نوح طوفان میں غرق کر دی گئی پھر آگ میں پہنچائی گئی کہ انکے جسم تو طوفان نوح میں غرق ہوگئے مگر روحیں برزخ میں ہیں بعد قیامت انکے جسم و روح دونوں دوزخ میں ہونگے چنانچہ ثابت ہوا کہ عذاب قبر برحق ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ عذاب قبر دفن ہونے پر موقوف نہیں مگر دے کا جسم کہیں بھی ہو عذاب قبر ہو گا کہ نوح علیہ السلام کی قوم پانی میں غرق ہو گر بھی عذاب قبر میں گرفتار ہوئی لہذا جو فرقہ عذاب قبر کا منکر ہے وہ اس آیت پر غور کرے خود ہی واضح ہو جائے گا کہ وہ بد عقیدگی میں مبتلا ہے۔

2 اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

(دوزخ کی) آگ جس پر صبح و شام (وہ) پیش کیے (جلائے جاتے) جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی، حکم ہو گا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو، اور (اے محبوب اپنی قوم کو بتاؤ کہ) (پ ۲۴۔ المومنین)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عذاب قبر برحق ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں فرعون اور اسکے لشکر پر ہونے والے عذاب قبر کاذکر ہوا کہ دنیا میں تو یہ پانی میں غرق کر دیئے گئے مگر انکی روحیں عالم برزخ میں سخت عذاب میں مبتلا ہیں دوزخ کی گرمی تو ہر وقت رہتی ہی ہے اسکے علاوہ صبح و شام دوزخ کی آگ کی پیشی بھی بھگتے ہیں اور ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا اور پھر جب قیامت قائم ہوگی تو دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے یعنی فرعون اور اس کی قوم کے لئے دو عذابوں کا ذکر ہوا یعنی برزخ میں جہنم کی آگ پر پیش ہونا اور بعد قیامت دوزخ میں داخلہ عذاب قبر کا انکار کرنے والا ان آیات کو جھٹلانے والا ہے اور جہنم کا حقدار ہے۔

باب نمبر:24

"بعد وفات سننا"

1 وَسْــَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ۠

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمان کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے (بتوں وغیرہ کی دے دی) جن کو پوجا (گیا) ہو (پ ۲۵ ۔ الزخرف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ انبیاء کی حیات بعد وفات کا ثبوت پیش کر رہی ہے مذکورہ آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا جا رہا ہے کہ اے محبوب ان انبیاء کرام سے بلا واسطہ دریافت کرو اس سے معلوم ہوا کہ بعد وفات صالحین سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں کیونکہ مذکورہ آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا گیا کہ آپ گزشتہ انبیاء سے پوچھیں اور پوچھا اسی سے جاتا ہے جو سنے اور جواب دے لہٰذا معلوم ہوا کہ بعد وفات بھی انبیاء علیھم السلام حیات ہیں اور سب کچھ ملاحظہ فرما رہے ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں جو یہ عقیدہ رکھے کہ (معاذ اللہ) انبیاء علیھم السلام حیات

نہیں مٹی ہو گئے وہ انتہائی گستاخ انبیاء ہے اور اپنی اس گستاخی کے سبب خارج از اسلام ہے۔ ہر نمازی نماز میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام عرض کرتا ہے حالانکہ جو سلام نہ سن سکے اسے سلام کرنا منع ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ ہمارے آقا اپنے امتیوں کا سلام سماعت فرماتے ہیں

2 فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۷۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو صالح نے ان سے (نفرت سے) منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں (تھے)۔ (پ۸۔الاعراف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ جب صالح علیہ السلام اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد اس بستی سے گزرے تو انکی لاشوں سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا۔ لہٰذا انکی موت کے بعد آپ علیہ السلام کا ان سے خطاب فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ مردے سنتے ہیں تو جب کافر مردوں کا سماعت کا یہ عالم ہے تو اللہ کے محبوبوں کی کیا شان ہو گی وہ تو بعد وفات دور سے بھی سنتے ہیں مسلمانوں کی قبروں سے

گزرتے ہوئے انھیں سلام کرنے کا حکم ہے اگر وہ سلام سننے پر قادر نہ ہوتے تو یہ حکم کیوں دیا جاتا لہٰذا معلوم ہوا کہ مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں بلکہ احادیث کے مطابق دفنانے کے بعد مردہ جانے والوں کے قدموں کی چاپ تک سنتا ہے۔

3 فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ۠ ﴿۹۳﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو شعیب نے ان سے (بیزاری سے) منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم! میں تمہیں رب کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی تو کیونکر غم کروں کافروں کا۔ (پ۹۔ الاعراف)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مردہ مسلمان ہو یا کافر وہ سنتا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے ظاہر ہوا کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے انکی ہلاکت کے بعد خطاب فرمایا کہ تم لوگ اس قابل نہیں کہ تم پر غم و افسوس کیا جائے لہٰذا معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں بلکہ مومنوں کے قبرستان میں جانا ہو تو انھیں سلام کرنے کا حکم ہے جو سنتا نہ ہو اسے سلام کرنا ممنوع ہے اگر مدے سنتے نہ ہوتے تو انھیں سلام کرنا کیا معنی پھر یہ حکم ہی نہ آیا ہوتا۔

باب نمبر:25

''ایصال ثواب و فاتحہ جائز ہے''

1 وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں (قرب پانے) اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرے گا، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(پ اا۔ التوبہ)

''آیئے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں ایصال ثواب اور فاتحہ کا ثبوت ہے یعنی نیک اعمال کرکے اسکے ذریعے عرض کی جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بارگاہ الٰہی میں اسکی قبولیت کی دعا فرمائیں اور اللہ عزوجل ان اعمال کو قبول فرماکر انھیں اسکا ثواب عطا فرمائے اسی کو ایصال ثواب اور فاتحہ کہتے ہیں کہ نفلی عبادت یا صدقہ وغیرہ کا ثواب فلاں فلاں کو عطا کردے لہٰذا معلوم ہوا کہ ایصال ثواب دین میں داخل ہے اور اسکا انکار محض جہالت اور

حماقت ہے۔

2 وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۰

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور (اس مال کے) وہ (بھی حقدار ہیں) جو ان کے بعد (قیامت تک) آئے (آئیں گے) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے، (پ۲۸_الحشر)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ گزرے ہوئے مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا مستحسن عمل ہے چنانچہ ایصال ثواب و فاتحہ میں بھی اگلے پچھلے اور تمام موجود مسلمانوں کے لئے بخشش و بلندی درجات کی دعائیں کی جاتی ہیں لہٰذا بزرگان دین صحابہ کرام و اہلبیت اولیاء اللہ کے عرس، ختم، نیاز فاتحہ یہ سب نہ صرف جائز بلکہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے چنانچہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ تمام صحابہ و اہلبیت اور اولیاء کرام سے عقیدت و محبت

رکھے انکے لئے بلندی درجات کی دعائیں کرے اور تمام مسلمانوں زندہ ہوں یا وفات پاچکے ہوں دعائے مغفرت کرے۔

3 رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (پ ۱۳۔ ابراھیم)

”آیئے قرآن سمجھیں“

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں بھی مسلمین مسلمات کے لئے دعائے خیر کرنا ثابت ہوا خواہ یا وفات پاچکے ہوں۔ الحمد اللہ ایصال ثواب کو ماننے والے اور فاتحہ و نذرونیاز وفات دعائے مغفرت کے قائل قرآن کریم کو صحیح طور پر سمجھنے والے ہیں۔ بزرگان دین کے عرس و فاتحہ اور مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت و ایصال ثواب میں یہی امر پیش نظر ہوتا ہو کہ مومنین کے لئے بلندی درجات و بخش کی دعائیں کی جائیں کہ یہ عین سعادت اور خود اپنے ثواب میں بھی اضافے کا سبب ہے۔

4 اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

وہ (فرشتے) جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد (طواف کرتے) ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے (تیری رحمت و علم ہر چیز کو گھیرے ہے) تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ (دین اسلام) پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (پ ۲۴ـ المؤمن)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ مومنین کے لئے دعائے مغفرت کرنا سنت ملائکہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی غائبانہ دعائے مغفرت صرف زندوں ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ جو وفات پاچکے اور جو قیامت تک مسلمان ہونگے ان سب کے لئے ملائکہ دعائے مغفرت کرتے ہیں اور بلاشبہ فرشتے کوئی بھی کام بغیر اللہ کے حکم کے نہیں کرتے ہیں لہٰذا یہ بھی واضح ہو گیا کہ مومنین کے لئے دعائے مغفرت میں اللہ عزوجل کی رضا بھی ہے چنانچہ ایصال ثواب و فاتحہ کے ذریعے مسلمانوں کی بخشش و مغفرت یا بلندی درجات چاہتا ہے تو اپنے خاص بندوں کو انکے حق میں دعاء مغفرت دعائے خیر کا حکم اور اسکی توفیق عطا فرماتا ہے عرس بزرگان دین و ایصال ثواب و فاتحہ کا یہی مقصد ہے۔

باب نمبر:26

''غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے''

1 يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو دین خدا کے مدد گار ہو جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں (اپنے پیرو کاروں) سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو (بلانے میں) کر میری مدد کریں۔ (پ ۲۸۔ الصف)

''آیئے قرآن سمجھیں''

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا جائز بلکہ سنت انبیاء ہے جیسا کہ آیت مبارکہ میں مذکور ہوا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے تبلیغ دین کے لئے مدد طلب کی معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا نہ ہی شرک ہے اور نہ ہی ایاک نستعین کے خلاف ہے۔ عیسائیوں کو نصاریٰ اسلئے بھی کہا جاتا ہے کہ انکے مورثوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا نحن انصار اللہ یعنی ہم اللہ کے مدد گار ہیں اگر غیر اللہ سے مدد لینا حرام ہوتا تو یہ نام ہی شرک ہو جاتا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مصیبت اور ضرورت کے وقت اللہ کے بندوں سے مانگنا نہ صرف جائز بلکہ

انبیاء علیھم سلام کی سنت ہے۔

2 فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو بیشک اللہ ان کامددگار ہےاور جبریل اور نیک ایمان والے،اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں، (پ۲۸۔التحریم)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خود قرآن پاک بالکل صاف صاف لفظوں میں یہ بانگ دہل یہ اعلان کر رہا ہے کہ اللہ عزوجل تو مددگار ہے ہی مگر باذن پروردگار عزوجل ساتھ ہی ساتھ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام اور اللہ عزوجل کے مقبول بندے یعنی انبیاء کرام علیھم السلام اور اولیا عظام رحمھم اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی مددگار ہیں لہذا یہ سمجھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا نری جہالت و حماقت اور قرآن سے ناواقفیت ہے۔ جہاں غیر اللہ کی مدد کی نفی ہے وہاں حقیقی مدد مرآد ہے ورنہ اللہ عزوجل کی اجازت سے اسکے بندے بندوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

3 وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر (معاون) کردے، وہ کون میرا بھائی ہارون، اس سے میری کمر مضبوط کر (میری قوت بڑھا) پارہ ١٦(٥۔ طٰہٰ)

:"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بندوں کا سہارا مانگا جیسا کہ آیت مذکورہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو تبلیغ دین کے لئے فرعون کے پاس جانے کا حکم ارشاد ہوا تو آپ علیہ السلام نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لئے بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ لہٰذا واضح ہو گیا کہ اللہ کے سوا کسی اور سے مدد و قوت حاصل کرنا توکل کے خلاف نہیں اور نہ ہی شرک ہی لہٰذا غیر اللہ کی مدد شرک سمجھنا کم فہمی کے سبب ہے۔

4 وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (ظلم کرنے) پر باہم (ایک دوسرے کو) مدد نہ دو

(پ٦۔ المائدہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد لینا جائز ہے جیسا کہ قرآن پاک میں خود بیان ہوا کہ اللہ عزوجل ایمان والوں فرمارہا ہے کہ نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے میں ایک دوسرے کی مدد کرو بیان یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ مجھ سے مدد طلب کرو۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں سے مدد لینا جائز ہے حرام یا شرک نہیں

5 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تَنصُرُوا۟ ٱللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے (تو) اللہ (تمہارے دشمن کے مقابل) تمہاری مدد کرے گا اور (حق کی راہ پر) تمہارے قدم جمادے گا۔ (پ۲۶۔ محمد)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں کی مدد لینا ہرگز شرک نہیں جب رب عزوجل کو کسی کی مدد کی حاجت نہیں وہ عظیم و قدرت والا ہے پھر بھی وہ اپنے بندوں سے اپنے دین کی مدد لے رہا ہے تو بندہ تو پھر عاجز و مجبور اور دوسروں کا محتاج ہے وہ کیسے کسی کی مدد سے بے پرواہ ہوسکتا لہٰذا اللہ عزوجل نے جب بندوں کو ایک دوسرے کا محتاج بنایا ہے تو پھر یقیناً کسی بندے کا بندوں سے مدد لینا بالکل جائز ہوا ہرگز شرک نہیں۔

6 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ ۲۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے بھی غیر اللہ سے مدد مانگنے کی تعلیم دی جارہی ہے کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو اور یہ دونوں ہی غیر اللہ ہیں تو معلوم ہوا کہ مصیبت اور ضرورت کے وقت صبر اور نماز کے زریعے مدد لی جائے ورنہ اللہ چاہے تو بغیر صبر اور نماز کے بھی مدد فرمادے اور مشکل سے نکال لے مگر مومنین کو فرمایا جارہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو اس طرح غیر اللہ سے مدد لینا جائز ہوا۔

باب نمبر:27

"کرامات اولیاء حق ہیں"

1 فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

تو اسے اس کے رب نے (اس کی دعا کو) اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا، جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق (موسمی پھل) پاتے کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا، بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی (بے حساب) دے (پ ۳۔ ال عمران)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء برحق ہیں۔ مذکورہ آیت مبارکہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے متعلق ہے جو اللہ عزوجل کی خاص ولیہ تھیں آپ رضی اللہ عنہا کو بے موسم غیبی پھل خود بخود مل جاتا آپ رضی اللہ عنہا کی کرامت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ پھل جنت سے عطا ہوتے تھے جو آپ رضی اللہ عنہا کے کمرہ خاص میں رکھے ہوئے مل جاتے تھے

ان میں جنتی پھلوں سے آپ رضی اللہ عنہا کی پرورش ہوئی۔ یقیناً اللہ عزوجل جب چاہے جو چاہے اپنے محبوبوں کو عطا فرماتا ہے جو کرمات اولیاء کا انکار کریں انھیں یہ آیت مبارکہ بغور پڑھنی چاہیے کہ بے موسم غیبی پھل حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو عطا ہو جانا کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔

2 وَهُزِّيٓ إِلَيۡكِ بِجِذۡعِ ٱلنَّخۡلَةِ تُسَٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبٗا جَنِيّٗا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں (پ ۱۶۔ مریم)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ میں کرامات اولیاء کا ثبوت ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ بھی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے متعلق ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں دردزہ کے وقت بیٹھی تھیں وہاں کھجور کا ایک خشک ڈنڈا تھا آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا گیا کہ اسے ہلاؤ تمھارے ہاتھ کی برکت سے ابھی یہ ڈنڈ ہرا ہوگا پھل لائے گا اور کھجوریں تم پر گریں گی انھیں تم کھالینا۔ یقیناً خشک درخت سے پھل گرنا خرق عادت میں ہے مگر ولی کی کرامت سے ممکن ہے درخت سے پکی ہوئی کھجوریں بغیر ہاتھ لگائے بھی گر سکتی تھیں مگر آپ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ لگنا اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ ولی کے ہاتھ کی برکت سے سوکھے

ٹنڈ وخشک درخت بھی ہر بھرے اور بار آور ہو جاتے ہیں۔

3 قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ ۖ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ كَرِیۡمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

(پھر اس کے بعد) اس (ایک دوسرے شخص) نے عرض کی جس کے پاس کتاب (اسم اعظم) کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے (پلک جھپکنے) سے پہلے پھر (سلیمان نے کہا حاضر کرو) جب (فوراً ہی) سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے. تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری. اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو (اس کا اپنا ہی نقصان ہے کیونکہ) میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔ (پ۱۹۔النحل)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے کرامات اولیا کے حق ہونے کی بخوبی وضاحت ہو رہی ہے مذکورہ آیت مبارکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے شاگرد حضرت آصف برخیا کے متعلق ہے جو اولیاء اللہ میں سے تھے مذکورہ آیت مبارکہ سے آپ رضی اللہ عنہا کی قوت رفتار قدرت و اختیار و حاضر ناظر ہونے کا

اندازہ ہوتا ہے جو آپکی عظیم کرامت کا ثبوت ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے ملکہ بلقیس کے تخت کا مقام کسی سے معلوم نہ کیا بلکہ پلک جھپکنے سے قبل انتہائی وزنی تخت بغیر کسی بیل گاڑی وغیرہ کے سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آئے چنانچہ معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء برحق ہیں اور اسکا انکار بے دینی ہے۔

باب نمبر:28

"مقامات مقدسہ کا ادب"

1 وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ۔ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ (عنقریب) نیکی والوں کو اور زیادہ دیں۔ (پ ا۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیت مبارکہ میں بنی اسرائیل کو بیت المقدس یا اریحا جانے کا حکم ہوا بیت المقدس انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے اور نہایت مقدس جگہ ہے اس مقدس شہر میں داخل ہونے کے احکامات بنی اسرائیل کو دیئے گئے اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ متبرک و مقدس مقامات کی تعظیم کرنی چاہیے یہی شریعت کی تعلیم ہے۔ ان مقامات مقدس کی تعظیم کی برکت سے نہ صرف یہ کہ نیکیاں قبول ہوتی ہیں بلکہ ان نیکیوں کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے جیسا کہ آیت میں مذکور ہوا۔ غرضیکہ مقامات مقدس جہاں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے وہاں

جا کر توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا قبولیت کا سبب ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں ذکر ہوا اور انھیں توبہ اور پھر عبادت کرنے کے لئے اس شہر مبارک میں بھیجا گیا کہ توبہ بھی مقبول ہو اور اطاعت بھی اس سے معلوم ہوا کہ مزارات انبیاء و اولیاء پر حاضر ہو کر توبہ و استغفار کرنا اور دعا کرنا بہت بہتر ہے کہ یہ مقامات مقدس ہیں اور انکی تعظیم نیک بختی کی علامت ہے۔

2 وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع (لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ) اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

(پ ا۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مقدس و متبرک مقامات کے ادب و تعظیم کا حکم ہمیں قرآن نے دیا ہے جیسا کہ آیت مبارکہ

میں مقام ابراھیم کی تعظیم و ادب اور فضیلت و اہمیت بیان ہو گئی لہذا معلوم ہوا کہ مقامات مقدسہ کی تعظیم و ادب نہ صرف جائز بلکہ عین سعادت ہے۔

3 اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے (پ۱۶۔ طٰہٰ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ مبارک و مقدس جنگل اور وادیاں بھی قابل تعظیم و ادب ہیں جیسا کہ آیت مذکورہ میں موسیٰ علیہ السلام کو مقام طویٰ میں رب عزوجل تعظیماً نعلین پاک اتارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ساتھ ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ تعظیماً و ادباً پاؤں سے جوتے اتار لینا سنت نبوی علیہم سلام ہے لہذا اب اگر کوئی مزارات انبیاء و اولیاء یا حرمین شریفین میں تعظیماً ننگے پاؤں رہے تو اسکا ایسا کرنا شریعت کے خلاف نہیں جو اسے شریعت کے خلاف سمجھے وہ خود بہت بے ادب ہے۔

4 اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے (ان کے درمیان طواف) کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف (اپنی خوشی) سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ (پ ۲۔البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ جس چیز کو جس جگہ کو نیک لوگوں سے نسبت ہو جائے وہ چیز اور مقام مقدس و متبرک اور محترم بن جاتے ہیں جیسا کہ آیت مبارکہ میں صفا و مروہ کا بیان ہوا کہ صفا مروہ پہاڑ حضرت ہاجرہ کے قدموں کی برکت سے اللہ کی نشانی بن گئے اور قابل تعظیم و احترام قرار پائے لہذا معلوم ہوا کہ مقدس و معظم چیزوں اور مقامات کی تعظیم دین میں داخل ہے جو اسے دین سے خارج سمجھے وہ بہت بڑا جاہل ہے اور قرآن سے ناواقف ہے۔

5 لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

مجھے اس (مکہ) شہر کی قسم کہ (کیونکہ) اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور (پ ۳۰۔البلد)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ جس مقام کو اللہ عزوجل کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ مقام معظم و محترم ہو جاتا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت میں اللہ عزوجل نے مکہ معظمہ کی قسم ارشاد فرمائی کیونکہ مکہ معظمہ میں اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت گاہ بھی ہے یہی وہ شہر ہے جسے حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بسایا یہیں پہ مقام ابراھیم ہے یہیں پہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کی ایڑی مبارک سے زم زم کا چشمہ جاری ہوا اور سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے قدموں کی برکت سے صفا و مردہ پہاڑیاں مقدس و متبرک قرار پائیں یہی وہ شہر ہے جہاں ہر سال حج ہوتا ہے غرضیکہ کہ یہ وہ مقام ہے جسے صالحین کی نسبت حاصل ہوئی تو اللہ عزوجل ہوئی تو اللہ عزوجل نے اسے محترم و مقدس ٹھرادیا یہاں تک کہ مذکورہ آیت مبارکہ میں اس شہر کی قسم ارشاد فرمائی لہذا معلوم ہوا کہ مقامات مقدس کا ادب و تعظیم نیک بختی و سعادتمندی کی علامت ہے۔

6 وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر (مکہ مکرمہ) کی

(پ ۳۰ _ التین)

"آئیے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے "امان والے

شہر "یعنی مکہ معظمہ کی قسم ارشاد فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے محبوبوں سے نسبت پانے والے مقام متبرک و مقدس ہو جاتے ہیں مکہ معظمہ کو پیارے آقا اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت ہے کہ یہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت گاہ ہے قرآن نازل ہوا، معراج شریف عطا ہوئی اسی مکہ معظمہ کو بی بی ہاجرہ واسمعیل علیہ السلام سے بھی نسبت ہے کہ آپ نے اس شہر کو بسایا اسی شہر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت ہے آپ علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو تعمیر فرمایا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اللہ کے محبوبوں کے قدم جہاں جاتے ہیں ان مقامات کو معظم و معتبر بنا دیتے ہیں لہذا ان مقامات کا ادب اسلام میں بڑی اہمیت و فضیلت رکھتا ہے۔

باب نمبر:29

"وسیلہ جائز ہے"

1. أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

وہ مقبول بندے (عیسیٰ و عزیر) جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ (مقبول بندے تو خود) آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید (بھی) رکھتے اور اس کے عذاب سے (بھی) ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

(پ ۱۵۔ بنی اسرائیل)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے وسیلہ ثابت ہوا۔ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبولین اپنے رب کی رضاو قرب پانے کے لئے وسیلہ ڈھونڈتے ہیں چنانچہ وسیلہ کا انکار بے دینی ہے اس عقیدے سے بچنا لازم ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ عزوجل کے محبوبین و مقربین کے وسیلے سے دعا مانگیں اور انکے ذریعے رب عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کریں تاکہ رب عزوجل اپنے مقبولوں کے صدقے انکی دعاؤں کو قبول

فرمائے۔

2 وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا انکے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے (انکار کر بیٹھے) تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

(پ ا۔البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ وسیلہ کا بڑا واضح ثبوت ہے اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا بڑا پرانا طریقہ ہے۔ اہل کتاب جب بھی مشرکین سے جنگ کرتے تو نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کافروں پر فتح مانگتے تھے اور اللہ عزوجل انھیں فتح عطا فرماتا تھا چنانچہ معلوم ہوا کہ وسیلے کا منکر بہت بڑا جاہل اور قرآن سے ناواقف ہے مذکورہ آیت مبارکہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اللہ والوں کے وسیلہ

سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

3 فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان

(پس پالیئے) آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (پ ا۔ البقرہ)

"آیئے قرآن سمجھیں" سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت کریمہ سے بھی وسیلہ جائز ہونے کی بخوبی وضاحت ہو رہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے نکل کر رب کی بارگاہ میں جو کلمات ادا کیئے وہ کلمے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے توبہ کرنے کے تھے تفاسیر میں منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام کی پریشانی انتہا کو پہنچ گئی تو انھیں ایک دن یاد آیا کہ انہوں نے اپنی پیدائش کے وقت عرش اعظم پر لکھا دیکھا تھا کہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ اس سے انھیں معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کا وہ درجہ ہے کہ ان کا نام عرش اعظم پر رب کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے چنانچہ الہام ہوا یا رب کی طرف سے سکھایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے دعائے مغفرت کریں چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی جسے رب عزوجل نے قبول فرمایا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ کی بارگاہ میں اسکے مقبولوں کے وسیلے سے دعا مانگی جائز ہے بلکہ سنت آدم علیہ السلام ہے۔

4 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (رضا پانے کے لیے) وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح (کامیابی) پاؤ، (پ٦۔المائدہ)

"آیئے قرآن سمجھیں" سبحان اللہ! مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں بھی وسیلہ کے جائز ہونے کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ ایمان والوں کو وسیلہ تلاش کرنے کا حکم ارشاد فرمایا جارہا ہے یہاں وسیلہ میں اعمال داخل نہیں کیونکہ اعمال اتقواللہ میں آگئے لہذا اعمال کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو انبیاء اولیاء کا وسیلہ بھی ڈھونڈنا چاہیے کیونکہ کوئی مومن بغیر وسیلہ رب تک نہیں پہنچ سکتا۔ صرف ایمان و تقویٰ رب تک نہیں پہنچا سکتے بلکہ اسکے محبوبوں کا وسیلہ ایمان و اعمال کو بحفاظت تمام منزل مقصود تک پہنچاتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو نیک اعمال کے ساتھ کوئی اور وسیلہ بھی ڈھونڈنا ضروری ہے لہذا شیخ طریقت پیر کامل کی تلاش کا ماخذ یہی آیت مبارکہ ہے۔

5 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

ترجمہ آسان کنزالایمان

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی، کی ہم نے (جنت میں) ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل (کے ثواب) میں انہیں کچھ کمی نہ دی سب آدمی اپنے (اپنے) کیے (اعمال کے مطابق) میں گرفتار ہیں (پ ۲۷۔ طور)

"آیئے قرآن سمجھیں"

سبحان اللہ! مذکورہ آیت مبارکہ سے وسیلہ ثابت ہوا کہ اگر مومنوں کی اولاد مومن ہوگی تو خواہ ادنیٰ درجے کی ہو اور والدین اعلیٰ درجے میں مگر اولاد کو والدین کے وسیلے سے انکے ساتھ اعلیٰ درجے میں رکھا جائیگا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ ماں باپ کے وسیلے سے اولاد کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور اولاد کا اعلیٰ تو اولاد وسیلے سے والدین کا درجہ بلند دیا جائے گا اور اولاد کے کا اعلیٰ تو اولا د کے وسیلے سے والدین کا درجہ بلند کر دیا جائے گا اور اولاد کے پاس پہنچا دیا جائیگا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ وسیلہ مومنین کے کام آتا ہے جو وسیلے کا انکار کریں انکے لئے وسیلہ ہے بھی نہیں۔

باب نمبر:30

غیر اللہ کے نام سے منسوب جانور حلال ہے

1۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّ لَا سَآىِٕبَةٍ وَّ لَا وَصِیْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وسیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں۔ (پارہ ۷ سورۃ المائدہ)

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جانور کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنا اسے حرام نہیں کر دیتا بلکہ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام پکارنا حرام کرے گا۔ جن چار جانوروں کا مذکورہ آیت میں ذکر کیا گیا وہ جانور تھے جنہیں مشرکین عرب بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کا دودھ گوشت حرام سمجھتے تھے انکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ان جانوروں کا گوشت حرام نہیں

ہو گیا بلکہ حلال ہے اگر یہ جانور حرام ہوتے تو پھر کافر سچے تھے چنانچہ معلوم ہوا کہ حلال وہ ہے جسے اللہ حلال کرے حرام وہ ہے جسے اللہ نے حرام فرمایا اور جس سے خاموشی رہی وہ معاف ہے چنانچہ محفل میلاد شریف، گیارہویں شریف اور اعراس وغیرہ ان میں تقسیم ہونے والا لنگر سب حلال ہے حلال کو حرام سمجھنا کفار کا طریقہ ہے اور اللہ پر بہتان باندھنا ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ترجمہ آسان کنزالایمان:

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار (شدید مجبور) ہو نہ یوں کہ خواہش (لذت) سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے (ضرورت سے کچھ زائد کھائے) تو اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

"آیئے قرآن سمجھیں"

مذکورہ آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حلت کے ثبوت کے لئے نص ضروری نہیں حرمت کے لئے نص ضروری ہے لہذا جس چیز کے حلال و حرام ہونے کا قرآن و حدیث میں بالکل ذکر نہ ہو وہ حرام نہ ہوگی بلکہ حلال ہوگی۔ لہذا غیر اللہ کے نام سے منسوب جانور مثلاً غوث پاک کی گیارہویں کا بکرا، یا میلاد

شریف میں لنگر کی گائے وغیرہ جانور حلال ہیں البتہ ایسا جانور جس کے ذبح کے
وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا یا دانستاً اللہ کا نام نہ لیا گیا یا غیر خدا کے نام کے ساتھ خدا کا
نام بھی لیا گیا تمام صورتوں میں جانور حلال نہ ہوگا لہذا معلوم ہوا کہ حلال و حرام
اپنی طرف سے نہ ٹھہرانا چاہیے رب عزوجل کی ہر چیز حلال ہے سوا ان چیزوں کے
جسے اللہ و رسول نے حرام فرمادیا بغیر دلیل کسی چیز کو حرام کہہ دینا اللہ پر جھوٹ
باندھنا ہے چنانچہ جو میلاد شریف، گیارہویں شریف و دیگر اعراس کے لنگر
و شیرینی کو حرام کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں یہ تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ اللہ
رسول نے انہیں حرام نہ فرمایا:

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا
مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ

ترجمہ آسان کنزالایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ میں (تمھارے حرام کیے
ہوئے کو) نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی
کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور (سؤر) کا گوشت وہ
نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا
(پارہ ۸: الانعام)

آیئے قرآن سمجھیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی حرمت شریعت

میں نہ ملے وہ حلال ہے حلال ہونے کے بعد دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ مذکورہ آیت میں حرام نہ پانے کو حلت کی دلیل بنایا گیا کہ چونکہ وحی الٰہی میں ان چیزوں کی حرمت نہ آئی لہٰذا حرام نہیں لہٰذا گیارہویں بارہویں چھٹی شریف واعراس وغیرہ کے فاتحہ کے کھانے حلال ہیں کیونکہ ان کے حرام ہونے کا ذکر نہیں ہوا ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جانور کی زندگی میں اسے کسی بزرگ وغیرہ کے نام سے منسوب کرنا یا پکارنا اس جانور کو حرام نہیں کر دیتا البتہ وقت ذبح غیر خدا کا نام لینا جانور کو حرام کر دیتا ہے۔ لہٰذا گیارہویں شریف میلاد شریف وغیرہ کے کھانوں کو یہ کہہ کر حرام قرار دینا کہ یہ کھانا غیر اللہ کے نام پر پکایا گیا ہے محض جہالت ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے۔

☆☆☆☆☆☆
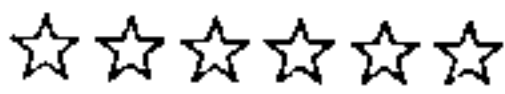
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا، والدین، ازواج، اولاد، داماد، سسر، نواسے
چچے، پھوپھی اور رضاعی رشتہ داروں کا خوبصورت تذکرہ

مؤلف
ابوتراب مولانا محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

والضحیٰ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور 0300-7259263

"دار الاسلام" کی تراثِ علمیہ

نمبر	کتاب	مصنف	قیمت
1	المُبین مع تنقید وتبصرہ	حضرت سید محمد سلیمان اشرف بہاری	260
2	الرشاد	پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف بہاری	8[illegible]
3	نُزْهَةُ الْمَقَالِ فِي لِحْيَةِ الرِّجَال	علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری	50
4	شرح المرقاۃ مع رسالہ وجود رابطی	مولانا عبدالحق خیر آبادی، برکات احمد ٹونکی	200
5	امام احمد رضا؛ ایک ہمہ جہت شخصیت	کوثر نیازی	10
6	ابحاثِ ضروری	ولی اللہ لاہوری، فقیر محمد جہلمی، خورشید احمد سعیدی	80
7	الروض المجود (وحدۃ الوجود)	علامہ فضل حق خیر آبادی، محمود احمد برکاتی	80
8	علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات	خوشتر نورانی (ایڈیٹر جام نور)	160
9	حیاتِ استاذ العلماء مولانا یار محمد بندیالوی	علامہ غلام سعید حق (دار العلوم نعیمیہ کراچی)	80
10	مولودِ کعبہ کون؟	مولانا قاری محمد لقمان قادری NET	50
11	من هو معاويه؟	مولانا قاری محمد لقمان قادری NET	80
12	اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ الله	مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری NET	15
13	نورِ ایمان (دیوان)	مولانا عبدالسمیع بیدل رام پوری NET	40
14	توضیح صاحبین	فیصل خان (راول پنڈی) NET	100
15	احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام	تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی NET	25
16	عقائد اہل سنت وجماعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی NET	25
17	دفاعِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	سندھی، پہاروی، بدایونی، جھنگوی، قاسمی NET	100
18	افضلیت سیدنا صدیق اکبر؛ اجماعِ امت	فیصل خان NET	100
19	دیوانِ فضل حق خیر آبادی	تحقیق: ڈاکٹر سلمہ فردوس سیہول	000
20	خیر الامصار، الستۃ الضروریہ، حفظ المتین	مولانا خیر الدین خیوری دہلوی	000
21	مسند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	امام ابو بکر احمد بن علی مروزی	000
23	کلیاتِ کافی	مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی	000

ادارے کی دیگر کتب کی فہرست

نمبر	کتاب	مصنف	قیمت
۱	مناقب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	علامہ مفتی شفقات احمد نقشبندی مجددی	200
۲	افضلیت شیخین	علامہ مفتی شفقات احمد نقشبندی مجددی	150
۳	اقوال وافکار نقشبند	محمد صادق قصوری	200
۶	تذکرہ خاندان نبوت	ابوتراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	300
۷	آیئے قرآن سمجھیں	ابوتراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	220
۸	بے مثل رسول ﷺ کے بے مثل واقعات	علامہ محمد شہزاد قادری ترابی مدظلہ	160
۹	تذکرہ علمائے امرتسر	محقق عصر حکیم محمد موسیٰ امرت سری صاحب	240
۱۰	فہرستِ رسائل فتاویٰ رضویہ	ندیم احمد ندیم نورانی مدظلہ	200
۱۱	خطباتِ محرم	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	300
۱۳	تعریفاتِ علوم درسیہ (اردو)	شیخ الحدیث علامہ محمد عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ	240
۱۴	دورِ جدید کے بعض مسلم مسائل ایک بازدید	خوشتر نورانی	160
۱۵	فلاح ونجات کی تدبیریں	امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	30
۱۶	شمشیرِ بے نیام بر گستاخ بے لگام سیرتِ غازی ممتاز حسین قادری	مصنف: مولانا سجاد حیدر قادری خصوصی عنایت: جناب دلپذیر اعوان قادری	300
۱۷	کنز التعریفات	علامہ محمد ظفر قادری عطاری مدظلہ العالی	170
۱۸	خلفاء راشدین	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	80
۱۹	اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت	مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ	300
۲۰	سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	300
۲۱	انوار الحدیث	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	200
۲۲	مصنف عبدالرزاق	مولانا محمد کاشف اقبال مدنی مدظلہ	200

داتا دربار مارکیٹ لاہور 0300-7259263